

جنونِ عشق  
بقلم کرن ناز  
مکمل ناول

سر جانے دیں پلینز سر غلطی ہو گئی آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔

وہ سگریٹ کاش لیتے ہوئے دنیا سے بے خبر جیسے اسے کوئی مخاطب ہی نہ ہو۔۔۔

باس ایسڈ لے آیا۔۔۔ سر نہیں سر نہیں۔۔۔ ڈیول اتنی جلدی معاف نہیں کرتا اپنے ساتھ دھوکا کرنے والوں کو۔۔۔

اسکی گرے آنکھیں اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ معافی مانگتا ڈیول نے اسکے چہرے کو جلادیا۔۔۔

چیخ سے جارج تک کانپ گیا لیکن ڈیول اپنے چہرے پر شیطانی ہنسی سجائے بیٹھا رہا۔

جارج۔۔۔ جی۔ جی باس ختم کر دو اسے اور لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کہ کسی گندی ندی میں ڈال دو۔۔۔

جی باس۔

ماہی اٹھ جائو جلدی

ہاں ابھی اٹھ جائو گی

تمہارا آج یونیورسٹی کافر سٹ ڈے ہے اور تم سورہی ہو پھر لیٹ ہو جائو تو مجھے مت کہنا۔۔۔

وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی یار یہ پڑھائی کس نے بنائی ہے وہ سیلپر پہنتی ہوئی فریش ہونے گئی۔۔۔۔

وہ واش روم کے گیٹ سے آدھا منہ بہار نکال کر کچھ سوچتے ہوئے میرب سے مخاطب ہوئی جو اس وقت بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔

ویسے میرب ٹائم کیا ہوا ہے 9:15 ہو رہے ہیں میرب سمجھی اب اسے ہوش آئے گا ٹائم کا سن کر لیکن وہ مابلج ہی کیا جو فکس ٹائم پر کہیں پہنچے۔۔۔۔

اچھا میں سمجھی 11 بج گئے ہیں۔۔۔۔

میرب شوکڈ ہو گئی پتہ نہیں کیا بنے گا اس کا اور مسکراتے ہوئے روم سے چلی گئی۔۔۔۔

ہو گئے ہیں اور تم اتنی آرام سے یہاں بیٹھی ہوئی ہو ابھی چینیج 9:30 ناشتے کی ٹیبل پر ز کیا بیگم بھی کرنا ہے۔۔۔۔

ہاں ماما پہنچ جائوں گی یار ٹائم پر جسے جانا ہو گا وہ پریشان نہیں ہے باقی سب پریشان ہیں اچھا ماہی تم جلدی ناشتا کرو۔۔۔۔

میں نے کہا تھا کہ ٹائم پراٹھا دینا لیکن میری کوئی سنے تو نہ وہ سیڑھیوں سے نیچے آتی باپ کی طرف مخاطب ہوئی جو بریک فاسٹ کے لئے ٹیبل پر بیٹھے اب اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بیٹا آرام سے آپ گر جائو گی۔۔۔۔

آپ پلیز ڈرائیور کو بلائیں مجھے یونی کے لیے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔

بیٹا لیکن۔

لیکن کیا ڈیڈ۔۔۔۔

بیٹا ڈرائیور تو نہیں ہے۔۔۔۔

اب میں کس کے ساتھ جائوں گی۔۔۔۔

آنکھیں نم ہوتی ہوئی اور ناک سرخ ہوتی دیکھ کر مرتضیٰ خان جیسے فوراً اٹھ کر اس کے پاس کھڑے ہوئے۔۔۔۔

بیٹا اس میں رونے کیا بات ہے۔۔۔۔

بابا میں لیٹ ہو رہی ہوں یونی کا فرسٹ ڈے ہے میرا کیا امپریشن پڑے گا کلاس کے سامنے۔

چلو میں ڈروپ کر دیتا ہوں۔۔۔۔



نہیں آپ کی تو میٹینگ ہے میں خود چلی جائو گی ڈرائیو کر کہ وہ کہتے جیسے اپنے شوز کہ پیچھے سے  
ٹھیک کرتی وہاں سے نکلی کہ مرتضیٰ نے پیچھے بے روکا۔۔۔۔۔

یٹانا یاب۔۔۔

جی بابا۔۔۔

بیٹا آج آپکے بھائی آنے والے ہیں اس لیے آج جلدی گھر آ جانا۔۔۔

اوہ والو بھئی آج آرہے ہیں۔۔۔۔۔

مرتضیٰ خان اسے خوش دیکھ کر جیسے مسکرائے جی بیٹا۔۔۔

بابا آج تو مزہ آنے والا ہے پھر بہت۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو ہے چلو اب آپ لیٹ ہو رہی ہو۔۔۔۔۔

ارے ہاں چلیں بابا اللہ حافظ۔۔۔۔۔

ہاں ٹھک ہے لیکن دیکھ کر ڈرائیو کرنا جی ڈیڈ

باس۔۔۔؟ جارج کی آواز سنتے ہی وہ پیچھے مڑا۔۔۔

میرے پیارے جارج۔۔۔

چہرے پر وہی شیطانی مسکراہٹ ہاتھ میں پکڑا شراب کا گلاس وہی گرے نشیلی آنکھیں جو اسکی شخصیت میں چار چاند لگا رہی تھی وائٹ شرٹ جس کے بٹن آگے سے کھلے سلیفس کو فولڈ کئے ہوئے سنہیری بال جو اس وقت بے ترتیب تھی۔۔۔۔

باس یہاں سب ہو گیا ہے تو اب کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھتا ہوا اپنے روم کی ونڈو کے آگے کھڑا شراب کا آخری گھونٹ پیتے ہوئے مسکرایا اور کھڑکی سے باہر دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

جارج بابا کی کوئی کال آئی۔۔۔؟

یس باس۔۔۔ وہ آپ کو پاکستان بلانے کا کہہ رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس بار جارج کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

پاکستان کی ٹکٹ بک کروادو اب ہم پاکستان جا رہے ہیں

وہ دیکھتا ہوا روم سے باہر نکلا اور جارج بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے گیا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں یونی کافر سڈ ڈے کیسا ہو گا۔۔۔۔۔ نایاب اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

کہ اچانک کار کا بریک لگا وہ دو منٹ کے لئے شو کڈ ہو گئی۔۔۔۔

اب اسے کیا ہوا۔۔۔ وہ جلدی سے کار سے نکلی تو دیکھا کار کا ٹائر پنچر تھا۔۔۔۔۔  
 اسنے اپنا دایا پیر ٹائر پر مارا اور اپنے بالوں کی لٹھوں کو پیچھے کئے جو مزید پریشان کر رہی تھی۔۔  
 یا اللہ اب میں کیا کرونگی۔۔۔۔۔ اسے جیسے کچھ یاد آیا اور فوراً کار سے اپنا فون نکال کر ایک نمبر  
 ڈائل کیا۔۔۔۔۔

بابا کبیر آپ کہاں ہیں۔۔۔

جوانکا بہت پرانہ اور وفادار ملازم تھا۔۔۔۔۔

بیٹا میں تو کار ریپئیر کروانے آیا ہوں آج بڑے صاحب آنے والے ہیں نہ تو کار کی تھوڑی  
 ریپئیرنگ کروا رہا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا کبیر میری کار بھی کھراب ہو گئی اور میں یہاں کیفے کے پاس ہوں جلدی پلیز۔۔۔  
 ٹھیک ہے بیٹا آپ پریشان نہ ہوں میں یہاں قریب میں ہی ہوں دو منٹ میں آتا ہوں۔۔۔۔۔  
 ٹھیک ہے بابا کبیر جلدی۔۔۔۔۔

اوکے بی بی صاحبہ۔۔۔

اسنے جیسے غصے سے اپنی ہتھیلیوں کو آپس میں بھیچا اور غصے سے کہا۔۔۔۔۔

آج کا دن ہی خراب ہے پتہ نہیں اب کیا ہوگا

اونچی ٹال پونی جو قمر کو

چھوڑ ہی تھی منہ پر گرتی ہوئی کچھ لٹھے بڑی بڑی آنکھیں جو دیکھتے ہی کسی کو دیوانہ بنانے کے لئے کافی تھی سفید دودھیار نگت کرتی اور جینس میں ملبوس اسٹالر کو مفلر کی طرح گردن کے گرد لپیٹا ہوا تھا وایچ کو باندھتے ہوئے یونی میں انٹر ہوتے ہوئے اپنے آپ سے باتیں کرنے لگی بیگ کے اسٹیپ کو کندھے پر ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ یہ یونی میں بڑی خاموشی لگی ہوئی ہے لگتا ہے میں ہی آج سب سے جلدی آگئی ہوں چلو مایلیج بیٹا لگ جا کلاس ڈھونڈنے۔۔۔۔۔ وہ تیز قدم کے ساتھ چلتی ہوئی یک دم رکی اور اپنی آنکھوں پر رکھے کسی کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کیا اور پھر ہاتھ کو اپنی آنکھوں پر سے ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اوہ مائے ڈیئر ایلی۔۔۔ :

اوہ ماہی تو نے مجھے کیسے پہچانہ کہ میں ہوں۔۔۔۔۔

ارے ایلی تجھے کیسے نہیں پہچانوں گی تو ہی وہ جن ہے جو میرے ساتھ بچپن سے ہی ساتھ ہے۔۔۔۔۔

ایلی ہنستے ہوئے بولی ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ہاں ماہی نے ایلی کو احساس دلایا وہ ایلی اور ماہی ہی کیا جو وقت پر کہیں پہنچے۔۔۔۔۔

ایلی بولتے ہوئے ہنسی ماہی بھی اسکی اس بات پر کھل کھلائی چل ٹھیک ہے اب کلاس میں چلتے ہیں ہم ویسے بھی بہت لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ دونوں اپنا آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈتے ہوئے ایک کلاس کے باہر کے جس کے اوپر بڑا

ڈیپارٹمنٹ لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ (I.T) س

ایلی نے ماہی سے کہا۔۔۔۔۔ یہ رہی کلاس۔۔۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔ وہ دونوں کلاس میں انٹر ہوئی۔۔۔۔۔

انٹر ہوتے ہی ایلی تیز آواز میں سب کو ہیلو کہا جو انکو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے اور ایلی کے ہیلو پر ہوش میں آئے۔۔۔۔۔

ایلی نے ماہی کو مخاطب کیا یہ سب ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

ماہی نے ایلی سے کہا شاید ہم بہت خوبصورت لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

ایلی دانت نکالت نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اگر ہمیں یہ ایسے ہی دیکھتے رہے تو مجھ سے مار کھائے گے۔۔۔۔۔

ماہی نے ایلی کو آگے چلنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔۔ کہ اچانک سے ایک لڑکی نے زوردار آواز میں اعلان کیا۔۔۔۔۔

کلاس زرا دیکھو تو ہماری کلاس میں ایک نئی اجوبہ آیا ہے۔۔۔۔۔

اس کے بولتے ہی پوری کلاس کی ایک دفع پھر ان پرائٹنیشن ہوئی۔۔۔۔۔

اور زوردار قہقہہ پوری کلاس میں گونجنے لگے۔

ماہی نے مدھم آواز میں خود سے کہا کہ۔۔۔

بیوقوف لڑکی یہ بول کر تم نے بہت غلط کیا اور مسکرا نے لگی۔۔۔۔

کہ اتنے میں ایلی نے ہنستے ہوئے اس لڑکی سے کہا۔۔

سوری بٹ اپنے یہ اجوبہ کسے کہا۔۔۔۔

ماہم نے پھر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اوف کورس تمہیں کہا لڑکی کے روپ میں لڑکا ہو تم دیکھو تو زرا اپنے آپ۔۔۔

اس سے آگے وہ اور کچھ کہتی ایلی نے مسکراتے ہوئے اس کے کھلے ہوئے بالوں کو اپنے ہاتھ

میں پکڑ کر کہا۔۔۔۔۔

کہ اب بولو تم نے کیا کہا۔۔۔

پوری کلاس میں یک دم خاموشی ہو گئی۔۔۔۔

میں نے کہا کہا جنگلی بلی مجھے چھوڑو پلیز بچاؤ مجھے۔۔۔۔

ہاں میں جنگلی بلی ہوں۔۔۔ اتنے میں ماہی نے آگے بھڑ کر دونوں کو دور کیا کہ اتنے میں

پروفیسر کلاس میں آ گئے۔۔۔۔

ہیلو کلاس پلیز سب اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔۔۔۔

ایلی نے اسے اپنے دانت دکھائے جو ابھی تک اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔

ایلی اپنی جگہ پر جا کر بیٹھی اور بیل چبانے لگی اس کے کرل بال قمر کو چھو رہے تھے فیڈ ڈجینس اور شرٹ میں وہ بالکل لڑکا لگ رہی تھی اس کے ہاتھوں میں بندھے ہوئے ڈھیر وینڈ اس کے ہاتھ پر بندھے تھے۔۔۔۔

سفید دودھیارنگت نشیلی آنکھے جو اس وقت ماہم کو ڈرا رہی تھی۔۔۔۔

چلے تو کلاس سب ون بائے وب اپنا انٹرو دیں۔۔۔۔

ماہی نے ایلی کو ہنستے ہوئے دیکھا اور اس کے پاس سرگوشی کرنے لگی۔۔۔۔

اب اسے کھانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔

ایلی نے مسکراتے ہوئے ماہی کو دیکھا اور کہا۔۔۔۔۔

مائے ڈیر ماہی۔۔۔۔ آپکو پتہ ہے مجھے پیپرز نہیں پسند۔۔۔۔

ماہی اسکی بات پر کھل کھلائی۔۔۔۔

سر عمیر نے ایلی سے کہا۔۔۔۔ یس یو پلیز اسٹینڈ اپ آپ اپنا انٹرو دیں۔۔۔۔

ایلی کھڑے ہوتے ہی کہا۔۔۔۔ مائے نیم اس ایلی اور کہتے ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

پوری کلاس پھر ہنسنے لگی۔۔۔۔

ماہی نے پھر ایلی کو غور سے دیکھا۔۔۔۔

ایلی نے پھر کھڑے ہو کر کہا سوری سرمائے نیم اس علینا جواد۔۔۔۔

سرنے تنزیہ مسکراہٹ منہ پر سجائی۔۔۔۔ اس سے کہا میں بھی یہی سوچ رہا تھا او کس فورڈ کے  
 بچے ہمارے ہاں کیسے۔۔۔۔  
 پوری کلاس پھر زور سے ہنسنے لگی۔۔  
 یس مس اینڈیو۔۔۔ ماہی فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔  
 سرمائے نیم اس مایلیج احمد۔۔۔  
 اوکے

نایاب یونی میں انٹر ہوئی۔۔۔ یار لگتا ہے میں بہت لیٹ ہو گئی۔۔  
 اس نے کار سے نکلتے ہی اپنا گلاسسیس ٹھیک کیا اور بیگ کو کندھے پر سہی کرتے ہوئے بڑے  
 بڑے قدم بڑھتی آگے بڑھی۔۔۔۔  
 اوہو۔۔ دیکھو تو زرا ہماری یونی میں ایک اور بیٹری آئی ہے۔۔۔۔  
 دور کھڑے کچھ لڑکوں کے گروپ نے ہوٹنگ کی۔۔۔  
 آ۔ بھائی زرا دیکھتے ہیں بیٹری بھی ہے یا نہیں۔۔ وہ ہنستے ہوئے اس کے پاس دائرہ بنا کر کھڑے  
 ہو گئے۔۔۔



نایاب ان سب کو اپنے آس پاس دیکھ کر بہت گھبرائی اسکی ناک سرخ ہو گئی اور آہستہ آہستہ کانوں کی لو بھی سرخ ہو گئی۔۔۔ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں پر لگے چشمے کو وہ ٹھیک کرنے لگی۔۔

اوہ۔۔ مس بیٹری کیا نام ہے۔۔

کیا بد تمیزی ہے پلیر سائنڈ ہو جائیں وہ کہہ کر آگے بڑھی۔۔۔

اچانک ایک لڑکے نے اسکے ہاتھ سے فائل چھین لی۔۔۔

اب اسکی آنکھوں میں اڈتے آنسو کاریلابن گیا اور اسکے گلابی گالوں کو چھوتا ہوا زمین پر گرنے لگا۔۔۔

دیکھیں پلیر میری فائل دیں۔۔

دور کھڑے اسٹوڈنٹس بھی اب انکے پاس کھڑے ہو گئے اور اس تماشے کو دیکھنے لگے کہ

اچانک سے لڑکیوں کے کھڑے ایک گروپ میں سے ایک لڑکی نے کہا۔۔۔

ارے یہ تو شہیر خان کی بہن لگ رہی ہے۔۔

جو اتنا ہینڈ سم اور مشہور بزنس مین ہیں

دور کھڑی ایک لڑکی نے کہا۔۔

تمہیں کیسے پتہ۔۔۔

یار لاسٹ ٹائم اس کی برتھ ڈے پک سوشل میڈیا پر تھی۔۔

اچھا۔۔۔

یار ایلی یہ کیا ہو رہا ہے پوری یونی یہاں کیوں کھڑی ہے۔۔  
 ایلی نے ماہی ک ہاتھ کے اشارے کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔۔  
 چلو یار دیکھتے ہیں۔۔

ہاں چل۔۔ ماہی اور ایلی بڑے بڑے قدم بڑھتی وہاں پہنچی۔۔  
 ایلی نے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے آگے پہنچی جہاں نایاب خان کی ریگنگ ابھی ہو رہی تھی۔۔۔  
 ماہی نے نایاب کو دیکھ کر ایلی سے کہا۔۔

یار یہ کون ہے اتنی کیوٹ۔۔  
 ایلی نے اسکی طرف غصے سے دیکھا اور کہا۔۔۔  
 میری چھوٹی بہن ہے۔۔

ماہی ہنسنے لگی۔۔۔

ایلی نے آگے بڑھ کر اس لڑکے کو اپنی طرف مخاب کیا جو نایاب کان کا چشمہ ہاتھ میں لیے ہنس  
 رہا تھا۔۔۔

ایکسیوزمی۔۔۔ ایلی کی آواز پر وہ پلٹا۔۔۔ میرے خیال سے یہ چشمہ آپ مجھے دے دیں۔

ایلی نے وہ چشمہ اسکے ہاتھ سے لیا اور ماہی کو دیا۔۔۔ ماہی نے نایاب کو اس گول دائرے سے لے کر باہر آگئی۔۔۔

اوہ۔۔۔ تو اب یہ کون ہے۔۔۔ نوفل نے قمر پر ہاتھ رکھ کر ایلی کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور ہنسنے لگا۔۔۔۔

لڑکی ہو یا لڑکا۔۔

ایلی نے اپنی جیکٹ سے ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔

تم جیسو کے لیے میں لڑکا ہی ہوں۔۔۔

اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ ایلی نے اسکی کولر کو پکڑا اور دانت پستے ہوئے کہا۔۔۔

آئندہ اگر کسی لڑکی کو پریشان کیا نہ تو منہ توڑ کر ہاتھ میں دے دوں گی۔۔۔

اتنے میں نوفل اسکا ہاتھ اپنی کولر سے ہٹاتا کے وائس پرنسپل نے انٹری ماری۔۔۔

ایکسیکوزمی اسٹوڈینٹس۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

ایلی نے فوراً نوفل کا کالر چھوڑا اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔۔

نوفل میرے اسٹاف روم میں ملو۔۔

ایلی اسکو دیکھتے ہوئے وہاں سے کھسک گئی۔۔۔

دور بیٹھی مایہج نایاب کو چپ کر وار ہی تھی ک اچانک سے ایلی آگئی۔۔۔

کیا تم ٹھیک ہو۔۔۔

نایاب نے اپنا گلاسٹیس آنکھوں پر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔

اب مجھے چلنا چاہیے۔۔ اور فوراً کہ کر نایاب وہاں سے چلی گئی۔۔۔

ماہی نے ایل کی طرف دیکھا اور کہا اب ہمیں بھی چلنا چاہیے۔۔۔

ایل نے اپنا بیگ لیا اور اللہ حافظ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

ویلم ٹوپاکستان \* سر \*

جارج نے دھیمے سے لہجے میں ڈیول سے کہا

ڈیول نے آنکھوں پر سے بلیک گولز کو آہستگی سے اتار ابلک تہری پیس میں ملبوس سنہری بال

جو جیل سے بنے تھے

وہ مسکرایا اور جارج کو دیکھے بغیر جیسے خود سے باتیں کر رہا ہوتا ہے پر بل سجائے کہا

پاکستان کافی بدل گیا ہے

جارج نے ہنستے ہوئے اپنا چہرہ نیچے کیا اور مسکراتے ہوئے کہا جی باس

چلو چلتے ہیں ڈیول نے گولز کو ایک پھر اپنی آنکھوں پر سجائے اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے

تیز قدموں کے ساتھ اپنی کار تک پہنچا جہاں پہلے ہی گارڈ دروازہ کھولے کھڑا تھا

میں لوزر ہی رہوں گی  
میرا سب ایسے ہی مزاق بنائے گے۔۔۔ وہ اپنے چہرے پر پانی کی چھیٹے مارتے کہ رہی تھی  
وہ سنک پر ہاتھ رکھے سامنے  
لگے بڑے شیشے میں اپنا آپ دیکھنے لگی  
کیا واقعی نایاب خان لوزر ہے۔۔۔ وہ کبھی کچھ نہیں کر سکتی۔  
اسنے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا  
واش بیسن میں ابھی بھی  
پانی بہ رہا تھا  
اب وہ اپنے چہرے پر ہاتھ لگا کر دیکھنے لگی  
ہاں شاید میں لوزر ہی ہوں۔۔  
سہی کہ رہا تھا وہ مجھے بیٹری۔۔۔  
ہاں میں بیٹری ہی ہوں وہ بھی کھراب۔۔  
وہ روتے ہوئے ایک بار پھر منہ پر پانی مارنے لگی۔۔۔  
گیٹ پر نوک ہو اوہ واشر روم سے باہر آئی ہاتھ میں ٹوول لئے وہ اب اپنا چہیرا آہستہ  
آہستہ تھپکا رہی تھی۔۔۔

آجائے۔۔

بی بی صاحبہ آپ کو بڑے صاحب نے بلایا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں آتی ہوں

میرب یار کوئی کتنا ماصعوم

کیسے ہو سکتا ہیں

ماہی نے چاول کا چمچہ پلیٹ میں رکھتے ہوئے میرب سے پوچھا

میرب کھانا کھانے میں جو مصروف تھی اچانک اسکی بات پر چونکی

کیا مطلب

مطلب یہ

ماہی نے اسے سمجھانے والے انداز میں اسے بتایا

یار پتا ہے میرب آج ہماری یونی میں ایک لڑکی کی ریگینگ کی کچھ آوارا لڑکوں نے وہ اپنے

ہاتھوں کو نچاتے ہوئے بتا رہی تھی

یار وہ مطلب بہت ہی کیوٹ تھی اور پتا ہیں وہ لگ بھی بہت امیر رہی تھی

ماہی نے کسی راز سے پردہ ہٹانے والے انداز میں بتایا

میرب جو اس وقت اسکی باتوں میں گہم تھی اسکی بات پر ہسنی

یار ہنسوں مت

ماہی نے میرب کو جیسے ڈانٹا اچھا ٹھیک ہیں پھر کیا ہوا  
میرب نے اسکا موڈ ٹھیک کرتے ہوئے کہا اچھا پھر  
پھر وہ جیسے جتلانے والے انداز میں میرب کو بتا رہی تھی  
پھر ہم نے ان لڑکوں کو ٹھیک کیا

کیا واقعی تم بے

ماہی تھوڑا حقلائی ہاں

مطلب ہم نے ہاں ٹھیک ہیں یار ایللی نے ان لڑکوں کو ٹھیک کیا بس

ماہی نے میرب کے آگے جیسے ہتھیار ڈالے

میرب اب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی

کے اتنے میں زکیہ بیگم ان دونوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔ کتنی بار کہا ہے

کے ماہی انسانوں کی طرح رہا کرو پڑھائی کے اداروں میں۔۔۔۔ تم وہاں علم لینے جا رہی ہونا

کے گنڈا گردی۔۔۔۔۔ اب بڑی ہو گئی ہو زکیہ بیگم نے اسے سمجھایا میرب نے ماہی کو چھیڑا سنا

تم نے اب تم بڑی ہو گئی ہو۔۔۔۔

ماہی نے جیسے ماں کی غلط فہمی دور کی امی وہ کچھ لڑکے بیچاری لڑکی کو تنگ کر رہے تھے ہم نے تو بس اسے بچایا تھا

وہ بات ٹھیک ہے

زکیہ بیگم نے ماہی کے کندھے پر ہاتھ رکھا

لیکن تمہیں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اب تم بہت بڑی ہو چکی ہو یونی میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اب تم اسکول میں نہیں پڑھتی جہاں تم اور علینہ بچوں کو ڈراؤ، دھمکاؤ تمہیں آگے بہت کچھ کرنا ہے زکیہ بیگم اب افسردہ لہجے کے ساتھ کہنے لگی تمہارے بابا کے جانے کے بعد میں نے یہ گھر بہت مشکلوں سے سنبھالا ہے اور میرب بھی جو ب کرنے لگی گھر کی ضروریات کے لیئے ورنہ میں تو اس کے ماسٹر کے بعد اس کے ہاتھ پیلے کرتی۔۔۔ میرب نے زکیہ بیگم کو ٹوکا

یار امی میری شادی بھی ہو جائے گی ماہی نے زکیہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا اچھا نہ امی جان ٹھیک ہے اب آپ کھانا کھائے اور زکیہ بیگم مسکرا نے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا شیر، میرا بیٹا شہیر خان مرتضیٰ خان نے اپنے بیٹے کو گرم جوشی سے گلے لگاتے ہوئے کہا شہیر اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے مسکرایا

ڈیڈ کیسے ہیں آپ



میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ سفر کیسا رہا

جی ڈیڈ ٹھیک تھا... یار اسنے جیسے کچھ ڈھونڈتے ہوئے کہا

ڈیڈ یہ چشمش کہاں ہیں

مرتضیٰ خان نے اسے ڈانڈتے ہوئے کہا شیریں مانا وہ تمہاری چھوٹی بہن ہیں لیکن وہ اب بڑی

ہو گئی ہے اسے برا بھی لگ سکتا ہیں

شیریں نے ایک ہاتھ اپنے پیچھے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا

ڈیڈ وہ چاہے کتنی ہی بڑی کیوں ناں ہو جائے لیکن میری وہ کیوٹ سی چشمش ہی رہے گی

کہاں ہیں وہ مجھے ویکم بھی نہیں کیا اسنے

مرتضیٰ خان نے اسکی طرف دیکھا اور پھر پیار سے اسکے ماتھے پر بوسا دیا اور آنکھوں میں اڈتی

نمی کو صاف کیا

بیٹا میں نے تمہیں بہت مس کیا

شہیر خان نے باپ کو گلے لگاتے ہوئے کہا وہ ڈیڈ روئے نہیں میں یہی ہوں اب آپ کے پاس

مرتضیٰ خان نے اسے ایک بار پھر گلے لگایا شہیر نے باپ سے کہا ڈیڈ بھوک لگی ہیں آپ نے تو

زیادہ ہی مجھے اموشنل کر دیا باپ بیٹا ہنستے ہوئے پارکنگ ایریا سے باہر چلے گئے

دروازے پر دستک سنتے ہوئے اس نے پینٹ برش کو اپنے دانتوں میں لیئے آجائے کہا  
 "اھم اھم" جو اس وقت پینٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔۔

"اھمائی گوڈ" کی آواز پر وہ پیچھے پلٹی

یہ تم نے اپنا کیا حال بنایا ہوا ہے

شیری نے اسے حیرانگی سے کہا شیری اس کے کچھ قریب ہوتے ہوئے نایاب کی ناک پر  
 لگے ہوئے پینٹ کو اپنی انگلی سے چھوا میری کیوٹ سی بلی

شیری بھائی آپ کب آئے وہ اس کے گلے لگتی شیری نے اسے یاد دلایا جب میری  
 کیوٹ سی چشمش پینٹ کر رہی تھی

یار بھائی سوری

میں نے آپ کا ویکم نہیں کیا

کوئی بات نہیں شیری نے نایاب کی شرمندگی کو دور کیا یار بھائی آپ پلیز بیٹھیں ناکھڑے کیوں  
 ہے یہاں آکر بیٹھیں اس نے شیری کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

اور یار میں نے سنا ہے کہ ہماری ڈول اب بڑی ہو گئی ہے یونی میں بھی ایڈمیشن لے لیا ہے  
 شیری نے اسے چھیڑا

یار بھائی ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ شیری نے ہنستے ہوئے نایاب کو گلے لگایا

بتاؤ تو یار اب اس میں شرمانے کی کیا بات ہے نایاب نے ہنستے ہوئے شہیر کو بتایا جی بھائی آج میری یونی کا فرسٹ ڈے تھا

اچھا کسی نے پریشان تو نہیں کیا

اگر کوئی تمہیں تنگ کرنے کی کوشش بھی کرے تو مجھے بتانا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے شہیر نے نایاب کو اپنے سے دور کرتے ہوئے ایک سانس میں کہتے ہوئے سمجھایا۔۔۔۔

ناياب شیرى كا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

بھائی یار سانس تو لیں ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی نایاب خان کو تنگ کرے نایاب نے فخریہ انداز میں شیرى سے کہا۔۔۔۔

شیرى نایاب کی بات پر کچھ دیر خاموش رہا پھر اسے ایک بار پھر اپنے گلے لگاتے ہوئے ہنسا۔۔۔

پھر منہ ہی منہ میں اپنے آپ سے کہنے لگا

تمہیں کوئی کچھ کہ بھی نہیں سکتا آخر بہن کس کی ہو اور شیطانی مسکراہٹ سجائے ایک گہری سوچ میں چلا گیا بھائی آپ نے کچھ کہا نایاب کی آواز پر وہ چونکا ہاں اس نے اپنی ٹائی کو مزید ڈھیلا کرتے ہوئے کھڑا ہوا جلدی فریش ہو جاؤ ہم تمہارا کھانے پرویٹ کر رہے ہیں

وہ مسکراتا ہوا چند قدم آگے بڑھا اور نایاب کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پلیز یہ اپنا کیٹی فیس واش کر کے آنا مجھے تمہیں اصلی روپ میں دیکھنا ہے  
بھائی

وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔  
اور وہاں بیٹھی نایاب اب یہ سوچ رہی تھی کہ اگر بھائی کو آج والے سین کے بارے میں پتا چل جاتا تو اس نے یہ خیال اپنے دماغ سے جھڑکا اور فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

comm on, hurry up,

بلیک ہیوی بائیک پر بیٹھا ہوا شخص بلیک جینس بلیک جیکٹ بلیک ہیلمٹ وائٹ شوز میں ملبوس  
بائیک کو اسپید دیتے ہوئے کوئی ریسرگ رہا تھا  
دوسری جگہ بلیک کار میں بیٹھا ہوا شخص بلو شرٹ میں ملبوس بھورے بال لمبی کھڑی ناک  
بھوری خوبصورت آنکھیں ہلکی بیرڈ جو اسکی خوبصورتی کو اور نہخار رہی تھی  
تم تیار ہو

بائیک پر بیٹھے شخص نے کار میں بیٹھے شخص کو اپنی طرف مخاطب کیا

yes,bro i am ready....

اسنے ہاتھ کا اشارہ دیا

1,2,3,Goooooooo....

اب وہ دونوں شخص ہوا کی روانگی سے روڈ پر سے غائب ہو رہے تھے  
تم مجھ سے بچ کر رہنا دیکھنا ابکی ریس تو میں ہی جیتو گا مسٹر بلاج شاہنواز  
کیوں نہیں مسٹر ریان خلیل

جیسے آپ چھلی ریس جیتے آئے ہو کار میں بیٹھے بلاج شاہنواز مسکراتے ہوئے کار کو مزید آگے  
بھگاتا ہوا روڈ پر لایا

کار میں بیٹھے بلاج نے آواز میں پیچھے رہ جانے والے ریان خلیل کو مخاطب کیا  
ریان بڑی پلینز مجھے ہر ادو  
اور وہ کھکھلایا

بلاج شاہنواز کار سے اترتے ہوئے کوئی مغرور شہزاد الگ رہا تھا  
پیچھے سے آتے ریان خلیل نے اپنی بائیک کو بریک لگایا  
اب یار پلینز یہ نہیں کہنا کہ تم نیکس ٹائم ریس جیتو گے  
بلاج نے جیسے ریان خلیل کو چھیڑا  
نہیں بڑی

تم جیتو یا میں ایک ہی بات ہیں

ریان خلیل جیسے تیار تھا ہارنا ماننے کو  
 بلاج مسکرایا یا رتم بہت تیز ہو گئے ہو

ریان نے بانیک پر ہیلمٹ رکھا اور بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا آخر دوست کس کا ہوں  
 اچھا چلو ٹھیک ہے بلاج نے اسکی بات کاٹی ریان گھر پہنچنا ہیں بابا ڈیز پرویٹ کر رہے ہونگے  
 اچھا چلو ٹھیک ہیں

وہ دونوں ایک بار پھر اپنی بانیک اور کار میں بیٹھے

ریان نے ہیلمٹ پہنتے ہوئے کہا

بلاج ایک بار پھر ہو جائے

بلاج جیسے اب اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پایا یا رریان ہد ہیں

سر مسٹر جونس آپکا ویٹ کر رہے ہیں

نشیلی آنکھیں بکھرے سلکی بال جو اس وقت بیترتیب تھے ہاتھ میں پکڑا شراب کا گلاس تھری

پیس میں ملبوس

دور کھڑی کھڑی لڑکی جو چھوٹی شرٹ پہنے سامنے کھڑی ڈانس میں مسروف تھی

سر مسٹر جونس آگئے ہیں

ہم... ڈیول نے اب دور کھڑی لڑکی سے نظر ہٹاتے ہوئے جارج کو دیکھا.... جارج نے ایک بار پھر اپنا جملہ مکمل کیا

ٹھیک ہیں چلوں

ڈیول نے شراب کا گلاس رکھتے ہوئے جارج کے ساتھ تھوڑی دور بیٹھے عمر دراز انسان جو اس وقت کچھ گارڈز کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا

جونس کے پاس بیٹھی لڑکی اب ڈیول کو گھور رہی تھی

مسٹر جونس اب ڈیول کو اپنی طرف آتا دیکھ کر فورن کھڑے ہو گئے  
ہیلو مسٹر شہیر خان

جونس نے بہت گرم جوشی کے ساتھ اپنا ہاتھ شہیر خان کے آگے کیا  
شہیر نے بھی اپنا ہاتھ جونس کے ہاتھ میں دیا

کیسے ہو شہیر خان

جونس اب شہیر کا حال حوال پوچھ رہا تھا

مجھے تھوڑا کام ہیں اچھا ہو گا ہم اپنی میٹنگ جلدی ختم کر لے

شہیر نے جونس سے دو ٹوک بات کی

جونس نے شہیر خان کی بات سن کر پاس کھڑے اپنے ایک گارڈ کے کان میں کچھ کہا

ٹھیک ہیں سر... اب شہیر خان نے اپنے رائٹ ہینڈ جارج کے کان میں کچھ سرگوشی کی  
شہیر نے کھڑے ہوتے ہوئے جونس سے کہا  
میں امید رکھتا ہوں آپکو ہماری ڈیل پسند آگئی ہوگی  
شہیر نے پاس بیٹھے جانس سے کہا  
ایسے کیسے ہو سکتا ہیں کہ ڈیول کی دی ہوئی چیز کبھی خراب نکلے.... سیدگار کا دھواں اڑاتے ہو  
مسٹر جونس نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا  
جواب مسٹر جونس کی بات پر مسکرا رہا تھا  
ٹھیک ہیں تو اب باقی کی ڈراگنز جارج آپکے گارڈ کو دیں دیگا... شہیر نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ  
ڈالے کہا  
ٹھیک ہیں  
تو اب مسٹر شہیر ہماری طرف سے ڈیل پکی ہیں.... جونس نے خوش دلی کے ساتھ ہاتھ ملاتے  
ہوئے شہیر سے کہا  
جارج کا ایک گارڈ ہاتھ میں سوٹ کیس لیے شہیر کے لیفٹ ہینڈ جارج کے آگے اپنا سوٹ کیس  
والا ہاتھ بڑھایا  
جارج نے مسکراتے ہوئے سوٹ کیس لے لیا



شہیر اب ایک بار پھر جو نس سے ہاتھ ملا کر وہاں سے روانہ ہو گیا  
 ڈیول نے جارج کو گاڑی کے پاس جانے کا اشارہ کیا اور خود اس لڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا  
 جسے وہ کافی دیر سے ڈانس کرتا دیکھ رہا تھا

ہیلو سویٹ ہارٹ

او ہیلو

وہ شراب کے نشے میں مدہوش تھی

اسنے ڈیول کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

تھوڑی دیر ڈانس کرنے کے بعد ڈیول اسے اپنے ساتھ کار کی طرف لے آیا

دور کھڑا جارج اب ڈیول کو اپنی طرف آتا دیکھ کر مسکرایا

جارج نے کار کا گیٹ کھولا اور شہیر اب روز کو اپنے ساتھ کار میں بیٹھا کے اپنے فارم ہوس لے

آیا

روز کار سے نکلنے کے بعد ڈیول کے ساتھ اسکے کمرے میں چلی گئی

ڈیول اب روز کے اور قریب ہو ڈیول نے روز کی قمر پر اپنا ہاتھ رکھا... اور اسے دیوار کے

ساتھ لگا گیا ڈیول اب روز کے بالوں کو کان کے پیچھے کرنے لگا

تمھاری آنکھیں بہت خوبصورت ہی روز نے ڈیول کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

ڈیول نے مسکراتے ہوئے روز کی گردن پر کس کی  
اور اس طرح روز نے ڈیول کی بانہوں میں پوری ..... ڈیول روز خواپنے ساتھ بیڈ تک لے آیا  
رات گزاری

کمرے میں ہلکی دھوپ پھیلی ہوئی تھی جب ڈیول کی آنکھ کھولی  
ڈیول نے اپنے اوپر سے روز کا ہاتھ ہٹایا بیڈ کے کراؤن سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتا ہوا باہر آگیا  
روز ابھی تک سو رہی تھی

ڈیول کے باہر آتے ہی جارج نے کہا  
سر آپکے ڈیڈ کی کال آئی ہیں آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں  
ٹھیک ہیں....

شرٹ کے بٹن لگاتے ہوئے ڈیول کار کی چابی جارج نے ہاتھ سے لیتا ہوا باہر جانے لگا  
سر

جارج کی آواز پر وہ پلٹا  
اسکا کیا کرنا ہیں جارج نے روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
ڈیول نے اپنی شیطانی ہنسی کو چہرے پر سجائے  
جارج سے کہا

جو ہم ہمیشہ کرتے ہیں

..... جارج نے ہنوٹوں کو دانتوں میں دباتے ہوئے مسکرایا

.... اور فورن روم کی طرف چلا گیا

.... ڈیول ہنستا ہوا فارم ہاوس سے چلا گیا

..... جبکہ جارج اب روز کے ساتھ بیڈ پر تھا

..... کار کے بونٹ پر بیٹھی ایللی جو کافی دیر سے ماہی کا ویٹ کر رہی تھی

اب اس کی نظر دور سے آنے والی نایاب پر پڑی ایللی نے نایاب کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ سے

..... کہا

کتنی مغرور ہے یہ چشمش ایک تو اس دن میں نے اس کی اس آوارہ نوافل سے جان بچائی اور اس

..... چشمش نے ہمارا تھینکس بھی نہیں کیا

اور اب انور تو مجھے ایسے کر رہی ہے جیسے جانتی ہی نہیں ہے ایللی نے اپنے شوز کے لیس ٹھیک

کرتے ہوئے کہا۔۔

... ہیلو ایللی نے پیچھے مڑ کر حیرانگی سے دیکھا

بلیک فریم کا چشمہ بلو شرٹ اونچی ٹیل پونی کی بے نایاب نے اپنا ہاتھ عیسیٰ کے آگے بڑھایا

ہائے

کیسی ہو۔۔۔۔

.... ایللی نے نایاب سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں

ناياب نے مسکراتے ہوئے

... ایللی سے کہا

.... جی میں بھی ٹھیک ہوں

.... وہ ایکچولی مجھے آپ کا تھینکس کہنا تھا اس دن بھی میں جلدی میں چلی گئی تھی

ناياب نے اپنی شرمندگی ظاہر کرتے ہوئے ایللی سے کہا اس میں تھینکس کی کیا بات ہے

اٹس اوکے یہ تو میرا فرض تھا۔۔

ایللی نے نایاب کی شرمندگی ختم کرتے ہوئے کہا آپ کی دوست کہاں ہے مجھے ان کا بھی

... تھینکس کرنا تھا نایاب نے کچھ سوچتے ہوئے ایللی سے کہا

ماہی۔۔ سوری۔۔ مایلیج۔۔ ایللی نے ماہی کا نام لیتے ہوئے کہا میں اس کا ہی ویٹ کر رہی

... ہوں ابھی تک نہیں آئی

.... ایللی نے موبائل میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

.... آپ پریشان نہ ہو ماہی آجائے گی لیٹ ہوگئی ہوں گی

ناياب نے ایللی کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

لیٹ تو ہمیشہ ہی ہوتی ہے آج کچھ ذیادہ ہی لیٹ ہے ایلی کی بات پر نایاب ہنسنے لگی۔۔۔  
 ..... بائی داوے۔۔۔ میرا نام علینا شاہنواز ہیں اور مجھے پیار سے میرے دوست ایلی کہتے ہیں  
 اور تمہارا نام کیا ہے چشمش ایلی نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا میرا نام نایاب خان ہے

---

ناياب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
 .... ايلي نے ناياب کو کہا تم مجھے ايلي کہ سکتی ہو  
 .... ايلي نے ببل پھولاتے ہوئے کہا

ناسِ نیم نایاب نے ایلی سے کہا تو اب آپ ماہی کا ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔  
 .... ناياب نے ايلي سے کہا

.... ہاں ماہی آجائے تو ساتھ جائیں گے

.... ناياب نے اپنا بیگ بونٹ پر رکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی نایاب نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے ایلی سے  
 .... کہا

.. ضرور کیوں نہیں بونٹ سے کھسکتے ہوئے ایلی نے نایاب سے کہا تم بیٹھو نا

.... نہیں میں ٹھیک ہوں

.. نایاب نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے ایللی سے کہا  
 .... مرضی ہے ایللی نے کندھے اچکاتے ہوئے نایاب سے کہا  
 اور دونوں باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔۔

... چلو یار کلاس میں چلتے ہیں لگتا ہے آج ماہی نہیں آئے گی  
 ایللی نے کار کے بونٹ سے اٹھتے ہوئے کہا نایاب نے بھی اپنا بیگ اٹھایا اور دونوں کلاس  
 کی جانب چلی گئی۔۔۔۔

.... ایللی اور نایاب کلاس میں اینٹر ہوئی  
 ..... دور بیچ پر کچھ لڑکیاں گروپ بنائے ہنسنے میں مصروف تھی  
 اور ہوٹنگ کی بھی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔

.. یہاں کیا ہو رہا ہے  
 .... نایاب نے ایللی سے پوچھا  
 .... یار مجھے کیا پتا تمہارے ساتھ ہی تو آئی ہوں میں  
 .... ایللی نے نایاب کو دانت پیستے ہوئے کہا اچھا آگے تو چلو  
 .... دیکھتے ہیں یار وہاں ہو کیا رہا ہے

... یہ پرکٹیاں اتنا شور کیوں کر رہی ہیں ایللی نے جیکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے نایاب سے کہا

ہاں چلو نایاب اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ایلے کے پیچھے گئی۔۔  
ہیلو گرلز۔۔۔

.... ایلے نے اپنے ہاتھوں کی مدد سے لڑکیوں کو آگے پیچھے کیا  
..... بیچھے میں بیٹھاریاں خلیل اب ایک لڑکی کی تعریف کرنے میں مصروف تھا  
اففف۔۔۔ تمہارے لمبے سنہرے بال، تمہاری آنکھیں، کتنی گہری ہیں... ایسا لگتا ہے کہ کسی  
.... کے انتظار میں ہیں

.. ہاتھ باندھے ایلے اب ریان خلیل کی باتوں پر مسکرا رہی تھی  
.... اور یہ تمہاری آنکھیں

..... انھی آنکھوں میں ڈوب مرو... اور اپنی اس جھیل کو بھی کہیں اور لے جاؤ  
چلیں گرلز اب اپنی جگہ پر جائیں ڈرامہ ختم ہوا۔۔۔

ایلے نے اپنے ہاتھوں کے اشارے سے لڑکیوں کو جانے کا اشارہ کیا۔۔  
.... ہے یو... کیا میں آپ کو ن ہیں

.... ماہم نے ہنستے ہوئے ریان سے کہا  
.... یہ ہماری کلاس کی جنگلی بلی ہے

ریان تم اس کے منہ نہیں لگو کہیں تمہیں بھی زخمی نہ کر دے.... ماہم نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے ایللی کی طرف دیکھتے ہوئے ریان سے کہا ----

.... تو میری چھوٹی چوہی مجھ سے بچ کر رہیں

.... کیونکہ میں اب تم پر کسی بھی وقت اب وار کر سکتی ہوں

.... ایللی نے تنطیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے ماہم سے کہا

. جواب اپنی جگہ کی طرف جارہی تھی ----

.... اور مسٹر آپ

.... ایللی نے اب ریان خلیل کو اپنی طرف متوجہ کیا

جو بہت مزے سے ایللی اور ماہم کو لڑتے دیکھ رہا تھا ----

.... یس یو... اب آپ کو انویٹیشن دینا پڑے گا کیا

.... اٹھو یہ ہماری جگہ ہے ایللی نے اپنے ہاتھ قمر پر رکھتے ہوئے کہا

.. سوری آپ کا نام لکھا ہوا ہے کیا

.... یہاں ریان نے اپنا ہاتھ اپنی برابر والی کرسیوں پر پھیلاتے ہوئے کہا

.... ایللی نے اب اسکا جائزہ لیا



وائٹ ٹی شرٹ، نیوی بلو جیکٹ، کھڑے بال، ہاتھوں میں باندھے بینڈز، ہلکی بیرڈ، کسی فلم کا ہیرو لگ رہا تھا۔۔۔

ریان نے اپنے پیرسیدھے کرتے ہوئے ببل کو چباتے ہوئے ایلی سے کہا۔۔۔۔  
.... جنگلی سائنڈ کی طرح دو چیر پر بیٹھے ہو یہ ہماری جگہ ہے ہم بیٹھتے ہیں یہاں ایلی نے اپنی آنکھیں باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

.... اوہ مس بندری

..... یہ جنگلی سائنڈ کسے کہا

ریان نے چیر پر بالکل سیدھا ہوتے ہوئے ایلی سے کہا ہو۔۔  
.... بندری تم نے مجھے بندری کہا

... اور جنگلی سائنڈ کو سائنڈ نہیں کہوں گی تو اور کیا کہوں

.... ایلی نے اپنے کرل بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

.... ٹھیک ہے روز یہاں بیٹھتی ہو تو آج کہیں اور بیٹھ جاؤ

.... ریان نے دوسری چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

... ایلی ہم کہیں اور بیٹھ جاتے ہیں

.... نایاب نے ایلی کا بازو پکڑتے ہوئے کہا

.... دیکھو تمہاری دوست کتنی کیوٹ ہے کتنی عقلمند ہے تھوڑی عقل اس سے ہی لے لو

.... ریان نے نایاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

... نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ریان سے نظرے چرائی

.... ہاؤ کیوٹ

.... تم کتنی کیوٹ ہو چشمش

... ریان نے آنکھ مارتے ہوئے اور چھیڑتے ہوئے کہا

.... ایللی نے نایاب سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

.... کیوں ہم کہیں اور جائیں ہم یہیں بیٹھیں گے

.... ایللی نے نایاب کو گھورتے ہوئے کہا

.... اور تم جنگلی سانڈ... ہمت کیسے ہوئی تمہاری میری دوست کو چشمش کہنے کی

.... اور میرے سامنے میری دوست سے فلرٹ کر رہے ہو

.... ایللی نے ریان کو گھورتے ہوئے کہا

.... اب دیکھنا میں بھی پھیں بیٹھوں گی

... ایللی نے ریان کا بیگ پیچھے پھینکا

.... اور چیر پر بیٹھ گئی

.... بیوقوف لڑکی دماغ تو خراب نہیں ہے تمہارا بندری  
 ... میرا بیگ پیچھے کیسے پھینکا  
 ... ریان نے غصے سے ایلی سے کہا  
 .... ان ہاتھوں سے ایلی نے اپنی بتیسی نکالتے ہوئے اپنا ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے کہا  
 .... ریان اب منہ پھلائے ہاتھ باندھے بیٹھ گیا  
 .. کہاں پھنس گیا  
 ... ایلی مسکراتے ہوئے دل میں کہنے لگی  
 تم مجھے جانتے نہیں ہوا بھی۔۔۔  
 ... ریان۔ خلیل نے اپنے دائیں دیکھا جہاں نایاب بیٹھی تھی  
 .... اور اب ریان کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی  
 .... ریان نے اپنی بائیں جانب دیکھا جہاں ایلی اب اسے پوری بتیسی دکھا رہی تھی  
 .... ایلی نے اپنا شو ز ریان کی بلیک جینز پر لگایا  
 .... کیا کر رہی ہو بندری  
 .... میری جینز خراب کر دی ریان نے اپنی جینز صاف کرتے ہوئے کہا  
 .... لگتا ہے بچپن میں گر گئی تھی

.... ایللی نی ریان کی بات کو سر سے گزارا

..... ریان نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے وہاں سے نکل گیا

... اور ماہم کو ایک بار پھر فلائینگ کس دیتا ہو واپس آگیا

.... ہاؤ چیپ

... ایللی لے نایاب کو دیکھ کر کہا

نایاب نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے پتا نہیں کا اشارا دیا پھر دونوں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔۔۔

یہ میرب کی بچی ہیں نا پوری رات اپنے ... ایللی تو آج میری جان لیلے گی میں اتنی لیٹ ہو گئی ہو ... آفس کے قصے سناتی رہتی ہیں

ماہی اپنے بیگ میں فائل رکھتے ہوئے خود سے باتیں کر رہی تھی ... یونی تھوڑے ہی فاصلے پر تھی ....

... اچانک ماہی کے ہاتھ پیچھے سے آتی کار سے لگا اور ساری فائل روڈ پر بکھر گئی

.... اور ماہی اپنا ہاتھ پکڑے کھڑی پیپرز کو دیکھتی رہی

... آپ ٹھیک تو ہیں

... کار سے آتے شخص نے ماہی سے کہا ... جواب پیپرز اٹھا رہی تھی

... میں آپ کی مدد کے دیتا ہو

.... اور وہ ماہی کے پیپرزاٹھانے لگا

.... سوری وہ پتا نہیں کیسے لگ گئی... اسنے ہچکچاتے ہوئے ماہی کے ہاتھ میں پیپر زدے

.. اپنی سوری اپنے پاس رکھو

کار کیا آجاتی ہیں زمین پر چلتے لوگ کیڑے مکوڑے لگنے لگتے ہیں.. ماہی نے غصے سے پاس

.... کھڑے شخص سے کہا

وائیٹ شرٹ میں ملبوس آگے سے کچھ کھولے بٹن سلفس فولڈ بھورے بال ہلکی سی بیرڈ....

.. میں آپ کو سوری کہہ تو رہا ہو کہ غلطی سے ہوا

... ماہی نے اپنا ہاتھ پکڑتے ہو آہ بھری

کیا ہوا آپ کے ہاتھ کو لائے دیکھائے اسنے ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا.... چلیں

... ڈاکٹر کے چلتے ہیں

.... دماغ کھراب ہیں کیا مسٹر تمھارا

.... ماہی نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑایا

..... کیا مطلب

... اسنے کچھ حیران ہوتے ہوئے کہا

...ماہی نے جنجھلاتے ہوئے کہا  
 ...ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی  
 ...شکل سے تو کوئی بگڑے ہوئے نواب لگ رہے ہو  
 دیکھے میس میں بے آپکے ساتھ کوئی بد تمیزی نہیں کی وہ تو آپکے ہاتھ میں میری وجہ سے لگی ہیں  
 ....اس لیں کہا  
 ....بہت شکریہ آپکا  
 ...لیکن مجھے آپکی مدد کی ضرورت نہیں ہیں  
 ...اگر اتنا ہی شوک ہیں نامد کا تو ناگاڑی چلانا چھوڑ دو  
 ....سارا موڈ کھراب کر دیا جاہل انسان نے  
 ...ماہی اپنا بیگ ٹھیک کرتے ہوئے تیز قدموں سے وہاں سے روانہ ہو گئی  
 ....اجیب ہیں یار  
 ....وہاں کھڑا شخص ابھی تک شوگڈ میں تھا بے ہوا کیا.... وہ اب اپنی کار میں بیٹھا اور مسکرایا  
 مایہج اسے دور جاتی دیکھائی دیں رہی تھی ٹیل پونی جو قمر تک جھول رہی تھی کرتی جینس میں  
 ..ملبوس اسٹلر کو گردن میں لپیٹے ہوئے اپنی دہن میں جا رہی تھی  
 .....اب تو کلاس ہی ختم ہونے والی ہوگی کلاس میں جانا مطلب انسلٹ کروانے کے برابر ہیں

..... ماہی نے کینیٹین کے باہر کھڑے ہوتے ہوئے سوچا.. چلو یار کینیٹین میں ہی بیٹھ جاتی ہو

یہی ایلی کو بھی بلا لو گی ماہی نے اپنا موبائل چیک کیا

..... اففففففف

... ایلی کی اتنی مس کالز

یار ایلی اب پکا مار دے گی مجھے... ماہی نے پریشان ہوتے ہوئے ایک ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھا چلو

... خیر ہیں... اب کینیٹین میں ہی بیٹھ جاتی ہو

... ماہی نے چپس پیٹس چائے منگوائی اور بیٹھ گئی

باہر کھڑے بڑے بڑے درخت جو ہوا سے جھول رہے تھے ٹھنڈی ہوا جو سردی میں اور ازا فا

.... کر رہی تھی

پتا نہیں کہا سے آتے ہیں ایسے لوگ ہاتھ ہی پکڑ لیا پاگل انسان نے میرا ماہی نے کچھ دیر ہونے

... والے واقعے کو یاد کیا

اللہ تو ایسے لوگوں کو اتنا دیتا کیوں ہیں جو ہم جیسے لوگوں کو کیڑے مکوڑے سمجھے... ماہی نے

... بسکٹ کا بائٹ کھاتے ہوئے سوچا

... ایلی کی نظر اب کینیٹین پر پڑی جہاں ماہی اکیلی بیٹھی چائے بسکٹ کھا رہی تھی

!!... اوہ تو یہ میڈم یہاں بیٹھی ہیں

ایلی نے ماہی کو دور سے گھورتے ہوئے دیکھا تو نایاب نے بھی ماہی کو دیکھا چلو چلتے ہیں.... ایلی نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ماہی کے پاس جا کر بیٹھ گئی

میم آپکو کچھ اور کھانا ہیں تو میں منگوادیتی ہو... ایلی نے ماہی کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا...

یار ایلی قسم سے میں لیٹ ہو گئی تھی تو سوچا اب تو کلاس ہی ختم ہونے والی ہوگی تو میں یہاں کینٹین میں ہی بیٹھ گئی

ایلی یار آئی سویر وہ میرب کی بچی ہے نہ اس نے پوری رات اپنے افس کے قصے سنائے ہیں....

... پھر یار ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا اب میرب خود بھی افس کے لیے لیٹ ہو گئی

... اور میں بھی یونی کے لیئے مانی نے گھبراتے ہوئے ایلی کو وضاحت دی

جواب ماہی کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

جیسے ابھی ماہی کو کھا جائے گی ناہی نے بسکٹ کا ایک بائیٹ ڈرتے ہوئے لیا یار ایلی اب ایسے

.... کیوں دیکھ رہی ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے

ماہی نے بسکٹ کو آہستہ سے چباتے ہوئے ایلی سے کہا۔۔

موبائل۔۔



ایلی کے اچانک موبائل کہنے پر ماہی تھوڑا پریشان ہوئی کیا موبائل ---  
 ایلی نے ایک بار پھر ماہی کے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے موبائل کہا --  
 ماہی نے ٹیبل پر رکھا ہوا موبائل اٹھایا اور اچانک یاد آنے پر کہا اچھا موبائل ---  
 یار پتا نہیں لگا یہ کب سائیلیٹ پر لگ گیا۔۔۔

... ماہی نے ایلی کے غصے میں اور اضافہ کیا  
 میں ماہی تیرا قتل کر دوں گی ایلی کہ چیر سے اٹھتے ہی ماہی بھی اب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی  
 .... ماہی کی بچی کتنی بار کہا ہے کہ ٹائم پر آ جایا کر لیکن تو نے تولیٹ کمرس کا بھی ریکارڈ توڑ دیا ہے  
 ... اب ایلی ماہی کے آگے پیچھے بھاگ رہی تھی

... ماہی اب کینیٹین میں لگی کچھ چیئرس کے آگے پیچھے ایلی کو بھگا رہی تھی  
 یار ایلی پلیز معاف کر دے آئندہ نہیں ہو گا ایسا ماہی نے ایلی کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسکی  
 سامنے لگی کچھ چیئرس کے پاس کھڑی اب اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی

.... سوری یار ایلی

ماہی نے اب اپنے کان پکڑتے ہوئے ایلی سے کہا ---  
 ... اور تجھے ایک سین بھی تو بتانا ہے ماہی کو جیسے کچھ یاد آیا کونسا سین

...ایلی نے کچھ حیرانگی سے ماہی کو دیکھا

...تو بیٹھ تو بتاتی ہوں نا میں

...ماہی نے ایلی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

ایلی نے اپنا غصہ کم کرتے ہوئے اپنی جگہ پر بیٹھی کینٹین میں بیٹھے کافی اسٹوڈنٹ ماہی اور

....ایلی کو بھاگتے دیکھ رہے تھے

...تو بیٹھ تو کافی پیئے گی میں کافی اوڈر کرتی ہوں

...تو آرام سے بیٹھ ماہی نے ایلی کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کافی لے آئی

....نایاب ماہی اور ایلی کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی

ماہی نے کافی کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے اب نایاب کو نوٹس کیا ہیلو ماہی کے ہیلو کہنے پر نایاب نے

...ہائے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

ماہی نے اب نایاب کا انٹرو ماہی سے کرایا۔۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میری بہت ہیلپ کی تھی اس دن نایاب نے ماہی کا شکریہ

....کیا

ارے کوئی بات نہیں تمھاری جگہ اگر کوئی اور بھی ہوتا تو ہم ایسا ہی کرتے..... اور تم تو ویسے بھی بہت کیوٹ سی چشمش ہو ماہی نے نایاب کی ناک کو چھوتے ہوئے کہا نایاب نے.... مسکراتے ہوئے اپنا چشمہ ٹھیک کیا

ماہی نے مسکراتے ہوئے ایللی کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہی تھی اچھا ٹھیک ہے یار.... بتاتی ہوں میں اب ایسے تو نہیں دیکھ.... ماہی نے مسکراتے ہوئے ایللی کو دیکھا

.... جواب ماہی کو گھور رہی تھی ہاں میں سین بتاتی ہو کے ہوا کیا... ماہی نے ایللی کو گھورتے دیکھا تو فورن ٹاپک چینج کیا

ایللی نے نے بل پھلانا اسٹارٹ کیا نایاب بھی دلچسپی سے ماہی کا سین سننے کے لیے بیتاب بیٹھی... تھی

ماہی نے کچھ گھنٹے پہلے ہونے والے واقع نایاب اور ایللی کو سنا نا شروع کیا اور ہاتھوں اور منہ کے... فنی فنی ایکسپریشن دیے

... جس سے نایاب کے ہنس ہنس کر پیٹھ میں گرھے بندنے لگی اور ایللی کا بھی موڈ ٹھیک ہوا پتاہیں میرا ہاتھ پکڑ کر کہتاہیں چلیں میں ڈاکٹر کے لے جاتا ہوں ماہی نے اپنا منہ ٹیڑھا کرتے... ہوئے اور ہاتھوں کے ایسے ایکسپریشن دیے

... دور بیٹھے ٹیبل پر بیٹھا بلاج شاہنواز جو ریان کے ساتھ بیٹھا کافی دیر سے ماہی کو دیکھ رہا تھا

... اب وہ ماہی کی ایکٹنگ پر ہنسے بغیر نہیں رہ سکا

... ایک تو اس بندری نے مجھے جنگلی سانڈ کہا اور تو مجھ پر ہی ہنس رہا ہیں

ریان جو آدھے گھنٹے سے اپنی اور ایللی کے درمیان ہونے والی بھس کے بارے میں بلاج کو بتا رہا تھا ..

... بلاج کے اچانک ہنسنے پر جیسے جھنجھلا ہا

نہیں یار میں تیری بات نہیں ہنس رہا تو بول کیا بول رہا تھا... بلاج ریان کی بات پر جیسے ہوش ... میں آیا

... تو کسے دیکھ رہا ریان نے پیچھے مڑ کر دیکھا

تو اسکا ہاتھ ہی کیک کی طرح کاٹ دیتی ہمت کیسے ہوئی اسکی تیرا ہاتھ پکڑنے کی... ایللی اب ماہی ... کو ہاتھوں کے اشارے سے بتا رہی تھی

... ہا یہ بندری تو ہیں جس سے میری لڑائی ہوئی تھی

.. ریان نے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا بلاج سے کہا

!!.... اچھا

... بلاج کے کہنے پر ریان مڑا

ہاں یار یہی تو ہیں پاگل لڑکی جو مجھ جیسے ہینڈ سم لڑکے کو جنگلی سانڈ کہے رہی تھی... ریان نے  
... ہینڈ سم پر زور دیتے ہوئے کہا

.... اچھا... بلاج نے ریان کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا اور کافی پینے میں مصروف ہو گیا  
.... ہا ہا ہا

... اب بہت ہنس لیے یار اب اپنا انڈو تو

... ماہی اور ایللی کی آواز پر نایاب بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

ناياب نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا میرا پورا نام نایاب خان ہے اور میرے بابا کا نام  
مرتضیٰ ہے میرے بابا بہت ہی جانے مانے بزنس مین ہیں ہم دو ہی بہن بھائی ہیں  
میں سب سے چھوٹی ہوں اور مجھ سے بڑے میرے ایک بھائی ہیں شہیر خان جو کچھ  
دن پہلے ہی لنڈن سے آئیں ہیں بھیا زیادہ تر لنڈن میں ہی رہتے ہیں پھر بابا کے انسٹ  
کرنے پر پاکستان آئے ہوئے ہیں نایاب نے کافی کا سپ لیتے ہوئے اپنی بات مکمل کی

.....

اوہ---

اچھا تم مرتضیٰ انکل کی بیٹی ہوا ایللی نے نایاب سے کہا بابا کو اکثر شہیر خان اور مرتضیٰ خان کا نام لیتے سنا ہے وہ ہمارے پہلے بزنس پاٹرنر تھے لیکن دوست تو ابھی بھی ہیں ایللی نے مسکراتے ہوئے کہا.....

... ماہی نے چپس کھاتے ہوئے ان دونوں کی باتوں کو سن رہی تھی اچانک کہنے لگی.....

... کہا پھنس گئی میں امیروں میں

... نایاب نے اب ماہی کی بات پر ہنستے ہوئے ماہی سے پوچھا

... آپکے بابا کیا کرتے کہا

میرے بابا کوئی جانے مانے بزنس مین تو نہیں ہیں اور میرے بابا کی ڈیپتھ ہوئے تین سال ہو گئے ہیں...

... ماہی نے اداس مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا

!!... اوہ سوری

.. اٹس اوکے... نایاب کے سوری کرنے پر ماہی نے کہا

ہم دو بہنیں ہیں میں سب سے چھوٹی ہو اور میرب مجھ سے بڑی ہیں.. میرب ایک فیشن

... ڈیزائننگ کمپنی میں جو کرتی ہیں ماما ہاؤس وائف ہیں

یٹاشہیر کام کیسا چل رہا ہے تمہارا۔۔۔۔۔

مرتضیٰ خان نے پاس بیٹھے اپنے بیٹے شہیر خان سے کہا جو اس وقت کوئی سے لفت اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جی ڈیڈ کام سب بہت اچھا چل رہا ہے۔۔۔۔۔ شہیر ہنستے ہوئے مرتضیٰ خان سے کہا۔۔۔۔۔  
مرتضیٰ خان نے ایک بار پھر شہیر خان کو مخاطب کیا  
اور میرے جونس والی ڈیل فائنل ہو گئی اب کی بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
شہیر ہنستے ہوئے کوئی کا گھنٹ پیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
جی ڈیڈ۔۔۔۔۔

ایسا یو سکتا ہے شہیر کوئی کام کرے اور وہ ہونہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
شہیر نے بہت کونفیڈینٹ ہو کر کہا جس پر مرتضیٰ مسکرایا۔۔۔۔۔  
یہ بھی ہے۔۔۔۔۔

ویسے ڈیڈ ہماری کیوٹ چشمش کب آئے گی یونی سے میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں  
اسکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر خان نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے مرتضیٰ خان سے کہا۔۔۔ بیٹا آنے والی ہوگی  
ڈرائیور گیا ہے لینے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرتضیٰ خان نے شہیر خان کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



بہت معصوم ہے بیٹا اب تم اسکا نام لیا کرو چشمش مت کہا کرو بڑی ہو گئی ہے وہ۔۔۔۔۔  
 مرتضیٰ خان نے اب کی بار شہیر خان کو ڈانٹتے ہوئے کہا جس پر شہیر بہت مسکرایا۔۔۔۔۔  
 میرے لیے تو وہ میری چھوٹی سی کیوٹ سی چشمش ہی رہے گی۔۔۔۔۔ شہیر نے باپ کو  
 چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بہت معصوم ہے یار میری بیٹی بلکل اپنی ماں کی طرح مرتضیٰ خان اداسی سے مسکراتے ہوئے  
 کہا۔۔۔۔۔

جس ہر شہیر نے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کمون ڈیڈ پلیرز آپ اداس تو نہ ہو بس  
 وہ اسٹارٹ سے ہی اکیلے اکیلے رہی ہے اس لیے ایسی ہے ڈری سہمی۔۔۔۔۔  
 شہیر نے باپ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی ڈیڈ اسکی کوئی دوست بھی تو نہیں بنی آج تک۔۔۔۔۔  
 شہیر نے مرتضیٰ کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر مرتضیٰ خان غصے سے شہیر کو دیکھا۔۔۔۔۔  
 ہاں وہ اس لیے اسکی دوست کا دل تم پر جو آ جاتا تھا۔۔۔۔۔  
 اسلیے پھر وہ ان سے دوستی نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

اب کی بار شہیر کا کہنا پورے لائیچ میں گونجا جس پر مرتضیٰ خان بھی ہنسے۔۔۔۔۔  
 ڈیڈ۔۔۔۔۔

نایاب کی آواز پر شہیر اور مرتضیٰ دونوں مسکرائے لو آگئی ہماری پرسنس۔۔۔۔۔  
مرتضیٰ خان نے شہیر سے کہا۔۔۔۔۔

ڈیڈ بھنیا اسلام و علیکم نایاب نے باپ بھائی کو سلام کیا اور انکے گلے لگی۔۔۔۔۔  
ارے واہ آج پرسنس بہت خوش ہے۔۔۔۔۔

مرتضیٰ خان نے نایاب کو خوش دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔  
جس پر شہیر نے بھی کہا ہاں بھئی چشمش بہت خوش ہو۔۔۔۔۔  
نایاب نے ہنستے ہوئے کہا

.... بھنیا پہلی بات اب میں بڑی ہو گئی ہوں  
آپ مجھے چشمش مت کہا کریں۔۔۔۔۔

بابا آپ کہے بنیا کو نایاب نے منہ بناتے ہوئے شہیر کی شکایت مرتضیٰ سے لگائی۔۔۔۔۔  
جس پر مرتضیٰ خان نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے شہیر کو ڈانٹا۔۔۔۔۔  
ہاں بئی میری بیٹی بڑی ہو گئی ہے اب شہیر تم اسے چشمش مت کہا کرو۔۔۔۔۔  
شہیر نے جیسے دونوں کے سامنے ہتھیا ڈالتے ہوئے کہا اچھا نہیں کہو گا۔۔۔۔۔  
اب یہ بتاؤ کیا بات ہے اتنی خوش تمہیں میں نے نہیں دیکھا آج تک۔۔۔۔۔

شہیر نے نایاب کو تنگ کرتے ہوئے کہا جس پر مرتضیٰ خان نے بھی ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔۔

ناياب نے بالوں کو کان کے پیچھے تھوڑا اتراتے ہوئے کہا۔۔۔

میری فرینڈ ز بن گئی ہیں

جس پر شہیر کی ہنسی کنٹرول نہیں ہو پائی اور وہ ہنس ہنس کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

ناياب اداسی سے مرتضیٰ خان کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جس پر مرتضیٰ خان نے شہیر کو ڈانٹا۔۔۔۔۔

شہیر بیٹا بہن کی بات سنا جو جس پر شہیر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کیا

سوری نایاب۔۔۔۔۔

ناياب نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا۔۔۔۔۔

بھئیآ آپ کو پتہ ہے میری 2 فرینڈ ز بنی ہیں اور وہ اتنی اچھی ہیں۔۔۔۔۔

میرا اتنا خیال رکھتی ہیں اور آج جو ہم نے مزا کیا بہت

ناياب نے ایکسائٹڈ ہوتے مرتضیٰ اور شہیر کو بتانے لگی جس پر مرتضیٰ خان نے کہا چلو یہ تو اچھی

بات ہو گئی ہماری بیٹی کی اتنی اچھی دوست بن گئی۔۔۔۔۔

اور بھئیآ پتہ ہے آپکو

نایاب نے شہیر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میری ایک جو دوست ہے وہ تو پوری لڑکا ہے اس سے لڑکے بھی ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔

اب کی بار شہیر نے ہنستے ہوئے نایاب جو دیکھا۔۔۔۔۔

اور جو دوسری دوست ہے وہ تو بھلیا اتنی پیاری ہے معصوم سی کیوٹ سی۔۔۔۔۔۔۔

مرتضیٰ خان نے کہا بھئی اپنی فرینڈز کو کسی دن لاؤ ہمارے گھر ہم بھی ملیں جسکی ہماری بیٹی اتنی تعریف کر رہی ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے موبائل سے نگاہ ہٹاتے ہوئے نایاب سے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بھئی اب تو ملنا پڑ گا تمہاری دوستوں سے۔۔۔۔۔

کل میری برتھ ڈے پارٹی میں انہیں بھی انوائٹ کرنا۔۔۔۔۔۔۔ نایاب نے ہنستے ہوئے شہیر سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ھلیا وہ تو میں نے پہلے ہی سوچا ہوا تھا آج میں جانو گی انہیں انوائٹ کرنے۔۔۔۔۔۔۔

شہیر اور مرتضیٰ اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پائے۔۔۔۔۔

ہاں بھئی اب آپ دونوں ہنستے رہیں مجھ پر بھلے میں اب مائنڈ نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔۔

نایاب نے ایک ہاتھ قمر پر رکھتے ہوئے شہیر سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

جو نایاب کو کافی ہیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں جلدی سے فریش ہونے کے بعد انہیں انوائٹ کرنے جائوگی آج تو میرا بہت بڑی دن ہے  
 نایاب نے مرتضیٰ خان کو دیکھتے ہوئے کہا اور فورن اپنے روم کی طرف جانے لگی۔۔۔۔۔

بیٹا دھیان سے نایاب اور کھانا کھا کر جانا۔۔۔۔۔

مرتضیٰ نے پیچھے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں باہر سے کچھ کھالوں گئی۔۔۔۔۔

ناياب نے مرتضیٰ کو دیکھے بغیر روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

لگتا ہے اب تو واقع ملنا پڑے گا نایاب کی دوستوں سے

شہیر نے مسکراتے ہوئے مرتضیٰ سے کہا جو اب شہیر سے کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

شیری اب اسکی کسی دوست سے فلرٹ نہیں کرنا اور اسکی دوستی رہنے دینا پلیز۔۔۔۔۔

مرتضیٰ نے جیسے شیری کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یار ڈیڈ اس میں میری کیا غلطی ہے اب آپکا بیٹا ہے ہی اتنا ہینڈ سم کے وہ خود مجھ سے فلرٹ

کرنے لگتی ہیں۔۔۔۔۔

شیری نے اکیکھ ہاتھ کو اپنے بالوں میں گھوماتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اب کی بار مرتضیٰ اور شیری دونوں ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

سدھر جاؤ شیریں مرتضیٰ نے شہیر کو کہتے ہوئے چائے کا گھونٹ لیا اور شہیر اب مسکرا رہا تھا۔

دروازے پر دستک دینے کے کچھ منٹ بادز کیا بیگم نے دروازہ کھولا  
سامنے کھڑی نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں ز کیا بیگم کو سلام کیا  
ز کیا بیگم نایاب کو دیکھ کر تھوڑا حیران ہوئی  
و علیکم سلام

جی بیٹا آب کون ز کیا بیگم نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا  
...جی انٹی میں ماہی کی دوست ہو

... زکیا بیگم نے جلدی سے نایاب کو اپنے گلے سے لگایا  
... ارے بیٹا تم نایاب ہو

...جی انٹی میں نایاب ہونا یا بے چشمہ ٹھیک کرتی ہوئے کہا  
....ماہی بہت باتیں کرتی ہیں تمھاری

... اندر آجاونا

... ماہی اور میرب جو باتوں میں مصروف تھی نایاب کو دیکھ کر خوش ہوئی  
.. اور نایاب ان میں گھل مل گئی

... میرب اور زکیا بیگم کو نایاب ہیت پسند آئی

میری ماما بھی بچپن میں آپکی طرح باتیں کرتی تھی مجھ سے... نایاب نے مایوسی سے مسکراتے

... ہوئے زکیا بیگم سے کہا

جس پر زکیا بیگم نے ماہی کو گلے لگایا ارے بیٹا تم میری بیٹی تو ہو اور ہم تمھاری بہنیں ماہی اور

.... میرب نے بھی نایاب کو مایوس دیکھ کر کہا

... جس پر نایاب خان بہت خوش ہوئی

ناياب کو جیسے کچھ یاد آیا... ارے انٹی میں باتوں میں بھول ہی گئی میرے بھیا کی کل بررتھڈے

.... ہیں میں آپ لوگوں کو انوائٹ کرنے آئی ہو

... زکیا بیگم نے نایاب سے کہا بیٹا ہم زروز آتے لیکن کل تو ہمارے رشتے داروں میں شادی ہیں

.... نایاب خان ایک دم اداس ہو گئی

زکیا بیگم نایاب کو اداس دیکھ کر جلدی سے کہا ارے بیٹا ماہی آجائے گی جس پر نایاب خان بہت

.... خوش ہوئی

... انٹی ماہی کو میں لیںے آئی ہو وہ مجھے ایللی کو بھی انوائٹ کرنا ہیں مجھے اسکا گھر نہیں پتا

... ارے بیٹا ہالے جاو لیکن جلدی آجانا

میں ریڈی یو کر آتی ہو ماہی تو جیسے انتظار میں تھی زکیا بیگم کے ہا بولنے پر اور روم میں تیار  
... ہونے چلی گئی

اسے تو بس موکا چائے ایللی کے گھر جانے کا میرب کی بات پر نایاب اور زکیا بیگم نے ہا میں کہا  
..... اور تینوں مسکرانے لگی

.... یہ رہا ایللی کا گھر... ایللی کے گھر کے پاس ماہی نے کار رکھواتے ہوئے ڈرائیور سے کہا  
... جو اس وقت نایاب خان کے ساتھ ایللی کے گھر کے باہر کھڑی تھی  
.... دروازہ ایک لڑکے نے کھولا

جس کا ہولیا بلکل ایللی جیسا تھا وہی ہاتھوں میں بینڈز پھٹی ہوئی جینز گردن میں اٹکا ہوا ہیڈ فون اور  
.... ببل چباتے ہوئے ماہی سے کہا.... او ماہی تم کافی دنوں کے بعد آئی ہو کیسی ہو  
... اور یہ تمہارے پیچھے چشمش کون نے ایڈم نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا  
... نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ماہی کے پیچھے ہو گئی

بد تمیز ناسلام نادعا اور میں تم سے بڑی ہو آپی کہا کرو مجھے ماہی نے ایڈم کا کان کھینچتے ہوئے  
..... کہا

... ایللی ہیں گھر پر ماہی نے ایڈم سے کہا  
.... جی ہاں وہ اس وقت گھر پر ہی ہیں



... ماہی ایڈم کے بال بکھراتے ہوئے اندر کی طرف چلی گئی

.. پیچھے کھڑی نایاب بھی اندر جانے لگی جب ایڈم نے اسکا راستہ روکھا

تم کون ہو چشمش ایڈم نے ایک ہاتھ دروازے پر رکھتے ہوئے نایاب سے پوچھا نایاب نے اپنا

..... چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ایڈم سے کہا میں ایللی کی فرینڈ ہوں

ماہی اندر ایللی کے روم میں گئی تو وہاں ایللی منہ پھولائے غصے میں منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی

... تھی ... سمجھتا کیا ہیں خود کو جنگلی سانڈ پوری کلاس کے سامنے مجھے بندری کہ دیا

... اوو میری پیاری ایللی کس پر اتنا غصہ آیا ہوا ہے ماہی نے ایللی سے کہا

ماہی تو کب آئی ایللی ماہی کے گلے لگی۔ میں جب آئی جب تو غصے میں بڑبڑا رہی تھی ارے یار

... چھوڑ تو غصے کو ایللی نے ماہی سے کہا تو کیسے بتا کیسے آئی

ارے یار وہ میں نایاب کے ساتھ آئی ہو ماہی نے ایللی سے کہا اچھا نایاب کے سے ساتھ پھر کچھ

یاد آنے پر دونوں کو ہوش آیا اووووونوووونایاب اور وہ دونوں روم سے باہر کی طرف

..... بھاگی

تم کون ہو ایڈم نے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے چالاک عورتوں کی طرح نایاب سے کہا میرا

نام نایاب ہے... اور۔۔۔ اور

.... نایاب کو کھلاتا دیکھ کر ایڈمی نے ڈرانے والے انداز میں نایاب سے پوچھا

... اور۔۔۔ اور کیا

... اور میں ایللی کی فرینڈ ہوں... نایاب نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ایڈم سے کہا  
ایڈم نایاب کے اور قریب آنے لگا نایاب کی ناک سرخ ہو چکی تھی کانوں کی لواب آہستہ آہستہ  
گردن اور گال بھی سرخ ہو گئے ایڈم کو قریب آتا دیکھ نایاب اور پیچھے ہونے لگی اب ایڈم کو  
.... اور مزہ آنے لگا نایاب کو ڈرانے میں

..... ایڈم ایللی کی آواز پر ایڈم پیچھے مڑا  
... تم سدھرو گے نہیں

ناياب جلدی سے بھاگ کر ماہی کے پاس چلی گئی یار یہ ایسا ہی ہے ایڈم نام ہے اسکا ایللی کا بھائی  
.... تمہیں ایسے ہی تنگ کر رہا تھا تم پریشان نہ ہو ماہی نے نایاب کو پریشان دیکھ کر مسکرا کر کہا  
یہ کیسے بن گئی تم دونوں کی دوست ایڈی نے ہنستے ہوئے ایللی سے کہا

... ہا ہا ہا زیادہ دانت نہیں نکالو ایللی نے ایڈم کو ہنستے دیکھ کر اس کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا  
... بس بن ہی گئی ماہی نے ایڈم سے کہا

اچھا اب کچھ کھانے کے لیئے لے آؤ ہم کمرے میں ہیں ایللی ایڈم کو اوڈر دیتے ہوئے  
... کمرے کی طرف جانے لگی

میں دوست تمھاری ہے یا میری جاؤ خود بنو ایڈم نے ہیڈ فون جان میں لگاتے ہوئے ایللی سے  
... کہا

جب تمھارے وہ چیپ دوست آتے ہیں تو میں نہیں لاتی ان کے لئے ایللی نے ایڈم کو جتلاتے  
... ہوئے غصے سے کہا

اچھایا رلاتا ہوں میں اتنا بھڑکوں نہیں ایڈم نے ہیڈ فون  
... اتارتے ہوئے کہا

نایاب، ماہی، ایللی اب ایللی کے روم میں بیٹھی گپشپ کر رہی تھی تم آؤ گی نامیرے بھائی کی برتھ  
... ڈے پارٹی میں نایاب نے ایللی سے کہا

ہاں چشمش میں ضرور آؤں گی نایاب نے ایڈم کے ہاتھ سے بنے کوکیز کا بائٹ لیتے ہوئے کہا  
ٹھیک ہے پھر میں ویٹ کروں گی ایک بار پھر تینوں باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔  
یار کیا پہنو مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا۔۔۔۔

نایاب نے ورڈراپ میں کپڑے چیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
یار چشمش تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔

شہیر نے روم میں آتے ہوئے نایاب سے کہا یار بھیا بس کنفیوز ہو کے کیا پہنو۔۔۔  
آج کا دن اسپیشل ہیں نہ اسلیے نایاب نے شہیر کی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم کچھ بھی پہنلو تم پر سب اچھا لگتا ہیں کیوں کے میری بہن ہیں ہی اتنی پیاری چشمش شہیر نے  
نایاب کی ناک پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب جلدی سے تیار ہو جاؤ سب مہمان آگئے ہیں شہیر نایاب سے کہتا ہوا روم سے باہر چلا  
گیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے یہ ڈریس صحیح لگ رہا ہیں نایاب نے خود سے کہتے ہوئے کہا اور ڈریس ہاتھ میں پکڑے  
چینج کرنے چلی گئی۔۔۔۔

یار میرب پلیرز آج کے لیے دیدوں اپنا ڈریس تمہیں پتا ہیں نہ نایاب والوں کے وہاں بہت امیر  
لوگ آئے ہو گے اور میرے پاس کوئی اچھا ڈریس نہیں ہیں۔۔۔۔ پلیر یار اپنا ڈریس دیدوں  
آج کے لیے پلیرز ماہی نے میرب کا ڈریس ہاتھ میں لیتے ہوئے میرب کی منت کی۔۔۔۔  
اچھا ٹھیک ہیں پہنلو لیکن پلیرز یہ ڈریس خراب نہ کرنا۔۔۔۔  
میرب نے ماہی سے کہا۔۔۔۔

جس پر ماہی میرب کے گلے لگ گئی میرب یار تم میری سب سے اچھی بہن ہو جس پر میرب  
مسکرا نے لگی۔۔۔۔

اچھا اب ریڈیو ہو جاؤ ایلی آنے والی ہو گی تمہیں لینے زکیا بیگم نے ماہی سے کہا۔۔۔۔۔  
جی امی اور ماہی تیار ہونے چلی گئی

یار یہ شرٹ صحیح لگ رہی ہیں۔۔۔۔؟ ایڈم ہیں نہ ایللی نے شرٹ ہاتھ میں پکڑے ایڈم سے کہا۔۔۔

ہاں اچھی ہیں یہ شرٹ ایڈم نے ایللی کے ہاتھ میں پکڑی شرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ٹھیک ہیں پھر میں یہ ہی پہن کر جاؤ گی ایللی نے ایڈم کو دیکھتے ہوئے کہا اور تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

کہا رہ گئی یہ لوگ نایاب جو بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی اور خود سے بول رہی تھی۔۔۔

چشمش کیا ہوا۔۔۔

شہیر کی آواز پر نایاب پلٹی۔۔۔

کچھ نہیں بھیا بس میں اپنی فرینڈز کا ویٹ کر رہی ہوں نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا نایاب اور شہیر یہاں آؤ مجھے تم دونوں کو اپنے دوستوں سے ملوانا ہیں مرتضیٰ خان نے نایاب اور شہیر سے کہا جو اس وقت دونوں اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔ مرتضیٰ خان کی آواز پر وہ دونوں مرتضیٰ کے پاس چلے گئے۔۔۔۔۔

نایاب جو اس وقت باتوں میں مصروف تھی ایلی اور ماہی کو دیکھتے ہی بھاگتی ہوئی انکے پاس آئی۔۔۔۔

یار چشمش تم بہت پیاری لگ رہی ہو ایلی اور ماہی نایاب کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔  
نایاب خان جو اس وقت ریڈ فروق میں تھی لائٹ میکپ اسٹریٹ بال جنھیں پیچھے کھلا چھوڑا تھا کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں بڑی بڑی آنکھوں پر چشمہ اسکی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

نایاب خان نے مسکراتے ہوئے شکریہ کہا۔۔ ہارماہی تم تو مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔

ماہی جو اس وقت واقع بہت خوبصورت لگ رہی تھی بلیک فروق لائٹ میکپ بڑی بڑی آنکھیں جنھیں سر میں سے سجایا گیا تھا لمبے خوبصورت بال جنھیں سٹریٹ کر کے پیچھے کھلا چھوڑا تھا کانوں میں پہنی بڑی بڑی جھمکیاں ہاتھوں کی مدد سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے ماہی نے کچھ.... اتھروٹے انداز میں نایاب سے کہا وہ تو میں ہوں ہی بہت حسین ماہی

.... نایاب ماہی کی بات پر ہنستے ہوئے ایلی کو دیکھنے لگی

.... جو شاید بہت دیر سے ماہی اور نایاب کی باتیں سن رہی تھی

... ایلی تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو نایاب نے ایلی کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا

ایلی سدا بہار لڑکی ہے اس کے سٹائل میں کبھی چینجنگ نہیں آتی ماہی نے نایاب سے مسکراتے ہوئے کہا ایلی کے وہی ہلکے کرل بال ہاتھوں میں بینڈز جینز شرٹ میں ملبوس یونی والی ایلی لگ رہی تھی ایلی نے بل پھلاتے ہوئے نایاب کو آنکھ ماری اچھا چلو میں تم لوگوں کو اپنے..... بابا سے ملواتی ہوں

ناياب نے ایلی اور ماہی سے کہا چلو ٹھیک ہے ایلی نے ایک ہاتھ جیکٹ میں ڈالتے ہوئے نایاب سے..... کہا

بابا نایاب نے مرتضیٰ خان کو مخاطب کیا جو کچھ اپنے بزنس پارٹنر سے باتوں میں مصروف تھے..... نایاب کی آواز پر وہ پلٹے

ایکسیوزمی مرتضیٰ خان نایاب اب ماہی اور ایلی کو مرتضیٰ خان سے ملواتی رہی تھی بابا یہ علیہ ہے اسلام و علیکم، نایاب کے ملوانے پر ایلی نے مرتضیٰ سے سلام کیا و علیکم السلام بیٹا کیسی ہیں..... آپ ایلی ہونا آپ بہت تعریف سنی ہے آپکی نایاب سے

ایلی نے مسکراتے ہوئے نایاب کو دیکھا اور بابا یہ ماہی ہے میرا مطلب ماہیج اسلام و علیکم ماہی نے مرتضیٰ خان سے سلام کیا و علیکم السلام بیٹا آپ لوگوں کی نایاب بہت تعریف کرتی ہے اور نایاب سے جیسا آپ لوگوں کے بارے میں سنا تھا آپ لوگ بالکل ویسے ہی ہو مرتضیٰ خان نے..... نایاب کو گلے لگاتے ہوئے کہا شکریہ انکل

ویسے آپ کی بیٹی بھی بہت اچھی ہے اس لیئے اسے سب اچھے لگتے ہیں ماہی نے نایاب کو  
.... دیکھتے ہوئے مرتضیٰ خان سے کہا

آپ لوگ انجوائے کریں مرتضیٰ خان کہتے ہوئے اب کچھ اور لوگوں کا ویکم کرنے لگے

.....

ماہی نے نایاب کا گھر دیکھتے ہوئے نایاب سے کہا یار نایاب تمہارا گھر تو بہت حسین ہے جیسے  
موویز میں دکھاتے ہیں بالکل ویسا ہی ہے شکریہ نایاب نے ایلی اور ماہی کے ساتھ چلتے ہوئے  
..... کہا

گارڈن کو بہت ہی خوبصورت سجایا گیا تھا چھوٹی چھوٹی ققموں سے سجا گارڈن بہت شاندار لگ رہا  
..... تھا

ایلی نے ماہی سے کہا گفٹ دے دیتے ہیں ناہاں ماہی نے نایاب سے کہا ہم گفٹ لائے تھے اس  
.... کی کیا ضرورت تھی

ناياب نے ماہی اور ایلی سے کہا جب تمہاری برتھ ڈے پارٹی میں آئیں گے تو گفٹ نہیں لائیں  
.... گے ایلی نے نایاب کو چھیڑا اچھا چلو میں بھائی سے ملواتی ہوں تمہیں



نایاب نے مسکراتے ہوئے ایلی اور ماہی سے کہا دور کھڑا شہیر خان بلیک تھری پیس میں ملبوس بالوں کو جیل سے بنائے ہوئے ہاتھ میں پہنی رسٹ واچ ایک ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک کا..... گلاس پکڑے کچھ لوگوں سے باتوں میں مصروف تھا

بھیا نایاب کے کہنے پر شہیر خان پیچھے پلٹا بھیا مجھے آپکو اپنی فرینڈز سے ملوانا تھا نایاب نے گرم... جوشی سے شہیر سے کہا

شہیر کی نظریں اپنے پاس کھڑی ماہی پر پڑی ہیلو ایلی کے ہیلو کہنے پر شہیر نے اپنی نظریں ماہی سے ہٹائی یہ ہیں

.... میرے بھائی شہیر خان

نایاب کے کہنے پر ایلی اور ماہی نے بھی شہیر سے ہیلو کہنے کے بعد برتھڈے وش کیا ایلی اور ماہی..... کے کہنے پر شہیر خان نے مسکراتے ہوئے تھینکس کیا

... اب نایاب نے انٹرو کروانا شروع کیا

... بھیا یہ ایلی ہیں نایاب نے ایلی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اچھا... آپ ہیں ایلی بہت تعریف سنی ہیں نایاب کے منہ سے

اور یہ ماہی ہیں سوری مطلب مایلیج شہیر نے ماہی کی طرف دیکھتے ہوئے دل میں کہا بہت

... خوبصورت ہیں ماہی کے ہیلو کہنے پر شہیر خان کو جیسے ہوش آیا

... یہ آپکا برتھڈے گفٹ ہیں ماہی نے بیگ آگے بڑھاتے ہوئے شہیر سے کہا

.... اوہ اسکی کیا ضرورت تھی

... شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا

... ایللی نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا یہ تو ہمارا فرض تھا جس پر شہیر مسکرانے لگا

.... انجوائے دا پارٹی شہیر کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

..... مرتظیٰ خان نے نایاب ایللی ماہی کو بلایا آ جاؤ بچوں کیک کٹ ہو رہا ہیں

کیک کٹ ہونے کے دوران مسلسل شہیر کی نظرے ماہی پر تھی اور ماہی بار بار کنفیوز ہو رہی تھی .

ناياب اب ایللی اور ماہی کے پاس کھڑی تھی یار میں تو بہت تھک گئی نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک ... کرتے ہوئے کہا

جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا ابھی پارٹی شروع ہوئے ٹائم بھی نہیں ہوا اور تم .. تھک بھی گئی

جس پر نایاب مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا میں بہت جلدی تھک جاتی ہو اور تینوں مسکرانے .  
.... لگی

ماہی کو کسی کی نظریں اپنے اوپر محسوس ہوئی ماہی کے سامنے شہیر خان اپنے کچھ دوستوں سے  
..... باتیں کرتا ہوا ماہی کو دیکھ رہا تھا

ماہی کی نظر اچانک شہیر خان پر پڑی شہیر خان نے ایک دلکش مسکراہٹ سجائے ماہی کو دیکھ رہا  
.... تھا

ماہی نے گھبراتے ہوئے اپنی نظریں نیچی کر لی دور کھڑے شہیر خان کو ماہی کا شرمنا دل کو  
..... بھایا.... جس سے شہیر خان کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی

شہیر کال ریسو کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ایلی اب مرتضیٰ خان سے باتوں میں مصروف تھی جی بابا کافی تعریف کرتے ہیں آپ کی ایلی نے  
..... مرتضیٰ خان سے کہا جس پر مرتضیٰ خان مسکرایا

..... یہ کیا کیا آپ نے

ماہی کی آواز پر ایلی ماہی کے پاس آگئی سوری میم میں نے دیکھا نہیں آئی ایم سوری ویٹر نے ماہی  
..... سے معافی مانگتے ہوئے کہا

جواب اپنی فروق صاف کر رہی تھی ماہی نے ویٹر کو گھبراتا دیکھ کہا کوئی بات نہیں ویٹر اب وہاں  
..... سے چلا گیا تھا

کیا ہوا نایاب نے ماہی کے پاس آتے ہوئے کہا کچھ نہیں ماہی کے ڈریس پرویٹر نے ڈرنک گرا دی نایاب کے پوچھنے پر ایللی نے جواب دیا وہ نایاب واشروم کہاں ہے ماہی نے نایاب سے..... پوچھا چلو میں لے کر چلتی ہوں

نہیں تم اپنی پارٹی انجوائے کرو میں چلی جائو گی آریو شور..... تم چلی جائو گی نایاب نے ماہی سے..... پوچھا ہاں میں چلی جائو گی

..... نایاب نے ماہی کو راستہ بتایا اور خود مرتضیٰ کے بلانے پر چلی گئی

.... ایللی اب دور کھڑی ایڈم سے کال پر بات کر رہی تھی

ماہی نے ایک روم کے باہر کھڑے ہوتے خود سے کہا ہاں اس میں ہو گا واشروم ماہی نے روم

.... میں اینٹر ہوتے کہا سارا ڈریس خراب کر دیا ہے میرب تو چھوڑے گی نہیں مجھے

.... ماہی نے ڈریس دیکھتے ہوئے کہا سارا خراب کر دیا ہے اب میرب سے کیا کہوں گی میں

..... اچانک ماہی کی ٹکرائو شہیر خان سے ہو ماہی اور ماہی شہیر خان کے سینے سے جا لگی

.... شہیر جیسے ماہی کی بڑی بڑی آنکھوں میں کھو گیا

... ماہی نے شہیر خان سے اپنے آپ کو دور کیا ماہی کے دور ہونے پر شہیر خان کو ہوش آیا

.... وہ آ، آ، آئی ایم سو، سو، سوری

.... ماہی نے کہلاتے ہوئے شہیر خان سے کہا جو ماہی کو دیکھ رہا تھا

ماہی کو بکھلاتا دیکھ شہیر خان مسکرایا ویسے آپ میرے روم میں کیا کرنے آئی تھی شہیر خان  
.... اب قدم بڑھاتا ہوا ماہی کے قریب آ رہا تھا

وہ وہ میرے ڈریس پر ڈرنک گر گئی تھی تو وہ میں وا، وا شروم میں آئی تھی ماہی نے گھبراتے  
..... ہوئے اپنے قدم پیچھے کیئے ماہی اب وارڈروب سے جا لگی  
شہیر خان نے مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ وارڈروب پر رکھتے ہوئے مالبج کی طرف جھکتے ہوئے  
.... کہا

.... لیکن یہ تو میرا روم ہے نا کے وا شروم  
ماہی کے دل کی دھڑکن اب شہیر  
.... خان کو بھی سنائی دے رہی تھی

.... ماہی کی ناک سرخ ہو گئی تھی اور آہستہ آہستہ کان کی لو بھی سرخ ہو رہی تھی  
ماہی کانپ رہی تھی وہ مجھے پتا نہیں تھا کی یہ آپ کا روم ہے ماہی نے گھبراتے ہوئے شہیر سے  
.... کہا

شہیر خان نے ماہی کی حالت دیکھ کر مزید مسکرایا شہیر خان نے ماہی کے کان کی پاس آ کر  
... سرگوشی کرنے کے انداز میں کہا

..... آپ آئیں مجھے بہت خوشی ہوئی شہیر خان مسکراتا ہوا اب روم سے باہر چلا گیا

شہیر خان کے باہر جاتے ہی ماہی نے خود کو ریلیکس کیا اور خود سے کہنے لگی عجیب ہی انسان ہے ماہی غصے سے کہتی واشر و م میں چلی گئی۔۔۔۔۔

..... ایلی اب گھر چلنا چاہیے ہمیں ماہی نے ایلی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا  
کیوں خیریت تو ہے مناسب ایلی

..... نے ماہی کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا

... ہاں یار بس ٹائم ہو گیا ہے نا بہت ماہی نے گھبراتے ہوئے ایلی سے کہا  
یار ابھی تھوڑی دیر تو ر کونا یاب نے ایلی اور ماہی سے کہا دور کھڑا شہیر خان ماہی کو ابھی بھی دیکھ  
..... ہی رہا تھا یار نایاب ٹائم بہت ہو جائے گا ماہی نے نایاب سے کہا  
... دور کھڑا شہیر خان اب ماہی کے پاس آتے ہوئے بولا

کیا بات ہے آپ کافی پریشان لگ رہی ہیں ایوری تھنک از اول رائٹ شہیر نے ماہی اور ایلی سے  
..... کہا جی بھائی بس ماہی کو گھر جانا ہے نایاب نے افسردہ لہجے میں شہیر خان سے کہا  
اتنی جلدی ابھی تو زیادہ ٹائم بھی نہیں ہوا شہیر نے ایک نظر اپنی رسٹ و انچ پر ڈالتے ہوئے  
.... کہا

ایلی نے نایاب کا اداس چہرہ دیکھتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی تھوڑی دیر رک جاتے ہیں ہاں ابھی تو  
..... بھیا سنگنگ بھی کریں گے

نایاب نے شہیر خان کا بازو پکڑتے ہوئے کہا جس پر شہیر خان تھوڑا حیران ہوا یہ کب ڈسائنڈ  
..... ہوا کہ میں سنگنگ کروں گا

.... یار بھائی پلیز نایاب نے شہیر خان سے کہا

اچھا ٹھیک ہے شہیر خان نے نایاب کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا جس پر نایاب بہت خوش  
..... ہوئی

شہیر خان ایک ہاتھ میں گٹار پکڑے بیٹھا اب ماہی کو دیکھ رہا تھا جو ایللی اور نایاب کے ساتھ شہیر  
.... خان کے سامنے بیٹھی تھی

تم ہی سوچو ذرا کیوں ناں روکیں تمہیں

..... جان جاتی ہے جب اٹھ کے جاتے ہو تم

شہیر خان نے مسکراتے ہوئے ماہی کو دیکھا جو شہیر خان سے نظریں چرا گئی تھی۔۔۔

تم کو اپنی قسم جانِ جاں بات اتنی میری مان لو

آج جانے کی ضد نا کرو۔۔

شہیر خان کو گنگنا تے دیکھ ایللی نے ماہی سے کہا کتنا اچھا گاتا ہے یہ ماہی نے گھبراتے ہوئے کہا

ہاں۔۔۔

یوہی پہلو میں بیٹھے رہو

آج جانے کی زد نہ کرو۔۔۔۔۔

شہیر نے ماہی کو مسکراتے ہوئے دیکھا ماہی بالکل سرخ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ہائے مر جائے گے ہم تولٹ جائے گے ایسی باتیں کیا نہ کرو

آج جانے کی زد نہ کرو۔۔۔۔۔

..... اب ماہی نے ایلے سے کہا یار ہمیں چلنا چاہیے جس پر ایلے نے ماہی سے کہا

..... ہاں یار بس چلتے ہیں شہیر اب اپنا گانا ختم کر چکا تھا

نایاب اب ہم چلتے ہیں ماہی نے نایاب سے کہا نایاب نے اب ماہی کو روکنے کی کوشش نہیں کی

..... چلو ٹھیک ہے پھر کل یونی میں ملتے ہیں

..... شہیر کو پاس آتا دیکھ کر ماہی نے ایلے کا ہاتھ پکڑ لیا یار بس چلتے ہیں

جس ایلے نے ماہی سے کہا ہاں یار اب چلتے ہیں... آئی ہوپ آپ لوگوں نے پارٹی انجوائے کی

..... ہوگی شہیر نے ایلے کو دیکھنے ہوئے کہا

جی بالکل بہت مزہ آیا اور آپ بہت اچھا گاتے ایلے نے شہیر سے کہا جس پر شہیر مسکرایا چلو

نایاب اب ہم چلتے ہیں ماہی نے نایاب سے کہا اور وہاں سے چلی گئی شہیر دور جاتی ماہی کو دیکھ کر

مسکرا نے لگا۔۔۔۔۔

..... ماہی کو خاموش بیٹھا دیکھ ایلے نے ماہی سے پوچھا جو کارڈ رائیو کر رہی تھی



کیا ہوا ہے تجھے اتنی خاموش کیوں ہے ایوری تھنک از اول رائٹ..... ایللی نے کارڈ رائو کرتے  
..... ہوئے ماہی سے پوچھا

ماہی ایللی کی آواز پر ہوش میں آئی ہاں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے ایللی نے ماہی سے ایک بار پھر  
.... پوچھا

یار مجھے نایاب کا بھائی بہت عجیب لگا اس کی آنکھیں دیکھی تھی تو نے مجھے تو بہت خوف آ رہا تھا  
..... ان سے ماہی کی بات پر ایللی ہنسنے لگی

.... ہنس نہیں یار ایللی میں سیریس ہوں ماہی نے جھنجھلاتے ہوئے ایللی سے کہا ہنسنے کی تو بات ہے  
ایللی نے ہنستے ہوئے ماہی سے کہا پاگل لڑکی اس کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں پتا ہے اس کی  
..... آنکھوں پر لڑکیاں مرتی ہیں اور تجھے ڈر لگ رہا ہے ایللی نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا  
ماہی نے کافی پیتے ہوئے منہ بنایا کیا ہوا ماہی کی اس حرکت پر ایللی نے ماہی سے پوچھا یار ٹھنڈی۔  
..... ہو گئی ہے ماہی نے کافی کو رکھتے ہوئے کہا

سگنل اب کب گرین ہو گا ایللی نے اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ایللی نے ماہی کی طرف دیکھا  
.... ویسے شہیر خان گانا تو بہت اچھا گاتا ہے

.... ہاں یہ تو ہے.... ماہی نے ایللی کی بات پر ہاں کہا

ایلی کی شرٹ پر کچھ گرا امی یہ کیا ہے ایلی نے اپنی شرٹ پکڑتے ہوئے کہا ماہی نے اچانک ایلی..... کو دیکھا کیا ہوا یہ ببل کس نے پھینک دی ماہی نے ہنستے ہوئے ایلی سے کہا ایلی نے ایک نظر برابر میں رکی کار پر ڈالی کار میں بیٹھاریان خلیل بلانج سے باتوں میں مصروف تھا اور اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ جو ببل اس نے بے دھیانی میں پھینکی تھی وہ اب ایلی کے اوپر..... تھی

یہ جنگلی سانڈ ایلی نے غصے میں لال پیلی ہوتے ہوئے کہا اسے تو میں آج نہیں چھوڑوں گی ایلی نے دانت پیستے ہوئے ماہی کے ہاتھ میں پکڑا کافی کا کپ لے کر ریان خلیل کے اوپر مارا جو ہنستے ہوئے بالانج سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

ریان خلیل اب آنکھیں بند کیے شرٹ کو پکڑا بیٹھا تھا ریان نے آنکھیں کھولتے ہوئے اپنی..... شرٹ کو دیکھا

..... اور پھر اپنی برابر میں کھڑی کار کو دیکھا جس میں بیٹھی ایلی اب اسے دیکھ رہی تھی.... یہ کیا کیا تم نے بندری میری فیورٹ شرٹ خراب کر دی ریان نے غصے سے ایلی سے کہا میری وائٹ شرٹ پر کافی پھینک دی ریان نے ایک بار پھر شرٹ دیکھتے ہوئے ایلی سے کہا اور تم جنگلی سانڈ جو تم نے ماہی کو خاموش بیٹھا دیکھ ایلی نے ماہی سے پوچھا جو کارڈ رائیو کر رہی تھی کیا ہوا ہے تجھے اتنی خاموش کیوں ہے ایوری تھنک از اول رائٹ ایلی نے کارڈ رائیو کرتے ہوئے

ماہی سے پوچھا ماہی ایللی کی آواز پر ہوش میں آئی ہاں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہی ایللی نے ماہی سے ایک بار پھر پوچھا یا ر مجھے نایاب کا بھائی بہت عجیب لگا اس کی آنکھیں دیکھی تھی تو نے مجھے تو بہت خوف آرہا تھا ان سے ماہی کی بات پر ایللی ہنسنے لگی ہنس نہیں یا ر ایللی میں سیریس ہوں ماہی نے جھنجلاتے ہوئے ایللی سے کہا ہنسنے کی تو بات ہے ایللی نے ہنستے ہوئے ماہی سے کہا پاگل لڑکی اس کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں پتا ہے اس کی آنکھوں پر لڑکیاں مرتی ہیں اور تجھے ڈر لگ رہا ہے ایللی نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی نے کافی پیتے ہوئے منہ بنایا کیا ہوا ماہی کی اس حرکت پر ایللی نے ماہی سے پوچھا یا ر ٹھنڈی۔ ہو گئی ہے ماہی نے کافی کو رکھتے ہوئے کہا سنگل اب کب گرین ہو گا ایللی نے اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ایللی نے ماہی کی طرف دیکھا ویسے شہیر خان گانا تو بہت اچھا گاتا ہے ہاں یہ تو ہے ماہی نے ایللی کی بات پر ہاں کہا ایللی کی شرٹ پر کچھ گرا ای یہ کیا ہے ایللی نے اپنی شرٹ پکڑتے ہوئے کہا ماہی نے اچانک ایللی کو دیکھا کیا ہوا یہ ببل کس نے پھینک دی ماہی نے ہنستے ہوئے ایللی سے کہا ایللی نے ایک نظر برابر میں رکی کار پر ڈالی کار میں بیٹھاریاں خلیل بلانج سے باتوں میں مصروف تھا اور اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ جو ببل اس نے بے دھیانی میں پھینکی تھی وہ اب ایللی کے اوپر تھی یہ جنگلی سانڈ ایللی نے غصے میں لال پیلی ہوتے ہوئے کہا اسے تو میں آج نہیں چھوڑوں گی ایللی نے دانت پیستے ہوئے ماہی کے

ہاتھ میں پکڑا کافی کاکپ لے کر ریان خلیل کے اوپر مارا جو ہنستے ہوئے بالاج سے باتیں کر رہا تھا

---

ریان خلیل اب آنکھیں بند کیے شرٹ کو پکڑا بیٹھا تھا ریان نے آنکھیں کھولتے ہوئے اپنی شرٹ کو دیکھا اور پھر اپنی برابر میں کھڑی کار کو دیکھا جس میں بیٹھی ایللی اب اسے دیکھ رہی تھی یہ کیا کیا تم نے بندری میری فیورٹ شرٹ خراب کر دی ریان نے غصے سے ایللی سے کہا میری وائٹ شرٹ پر کافی پھینک دی ریان نے ایک بار پھر شرٹ دیکھتے ہوئے ایللی سے کہا.....

اور تم جنگلی سانڈ جو تم نے اپنی ببل مجھ پر پھینکی وہ ایللی نے اپنی شرٹ پر گری ببل ریان کو دکھاتے ہوئے کہا ایللی اب کار سے باہر نکلتے ہوئے ریان کو باہر آنے کا اشارہ دیا باہر نکلو.... ورنہ منہ توڑ دوں گی ایللی نے کالر پکڑتے ہوئے ریان کو کار سے باہر نکالا بیوقوف لڑکی ایک تو شرٹ خراب کر دی اوپر سے مجھے بلیم کر رہی ہو ریان نے ایللی کا ہاتھ اپنی... کالر سے ہٹاتے ہوئے کہا

جنگلی سانڈ تم مجھے انتہا کے زہر لگتے ہو اگر مجھ پر کوئی ایک قتل معاف ہو تو میں تمہارا قتل کروں.... ایللی نے غصے سے ریان خلیل کی کالر پکڑتے ہوئے کہا

.... ماہی اب کار سے باہر نکلتے ہوئے ایللی کے پاس آئی یا ایللی چھوڑو چلتے ہیں

بلان ریان کے پاس آکر کھڑا ہوا چھوڑیا ریان ماہی نے بلان کو دیکھتے ہوئے کہا تم اچھا تو یہ تمہارا دوست ہے ایلی یہ وہی لڑکا ہے جس نے اس دن میرا ہاتھ پکڑ لیا تھا ماہی نے بلان کو دیکھتے ہوئے ایلی سے کہا

اچھا تو تم دونوں ہی آوارہ اور لفنگے ہو ایلی نے ریان کا کالر چھوڑتے ہوئے کہا ایکسیوزمی میں نے آپکا ہاتھ جان کر کے نہیں پکڑا تھا وہ تو میری وجہ سے تمہارے ہاتھ میں لگی تھی اس لیے بلان..... نے بھنویں چڑھاتے ہوئے ماہی سے کہا

زیادہ بنومت جانتی ہوں تم جیسے آوارہ لڑکوں کو شریف لڑکی دیکھی نہیں کے فلرٹ کرنا..... اسٹارٹ ایلی نے بلان سے کہا

شریف اور تم کس اینگل سے شریف ہو زرا ہمیں بھی تو پتا چلے.... ریان نے ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے ایلی سے کہا

میں تمہارا جنگلی سانڈ مار مار کر تمہارے کپڑے پھاڑ دوں گی ایلی نے ریان کی کالر پکڑتے ہوئے کہا اوہ ہو سوئیٹ ہارٹ اب تم لڑائی کے بیچ میں رو مینس نہیں لائو ریان نے شرماتے ہوئے ایلی سے کہا

ایلی نے ریان کا کالر چھوڑ کر ریان کو رھکا دیا جائو اپنے لفنگے دوست کو یہاں سے لے جائو سارا..... موڈ خراب کر دیا پارٹی میں سے آنے کے بعد ماہی نے بلان سے کہا

.... اوہ کیا تم لوگ پارٹی میں سے آرہے ہو ریان نے ہنستے ہوئے ماہی سے کہا  
.... اس بندری کو بھی تھوڑا لڑکی بنالیتی

... یو باسٹر ڈایلی نے ایک بار پھر ریان کا کالر پکڑتے ہوئے کہا

اوہ بیٹایوں روڈ پر لڑنا بند کرو اپنی بیوی کو گھر لے جائو یوں بیچ سڑک پر لڑنا شریفوں کا کام نہیں  
ہے بیٹا اپنی بیوی کو لے جائو تاکہ ہم بھی اپنے گھر جا سکیں بائیک پر بیٹھا وہ بزرگ ریان خلیل  
سے کہہ رہا تھا جی انکل میں لے جاتا ہوں اپنی سوئیٹ وائف کو وہ دراصل ناراض ہو گئی ہے مجھ  
سے چلو ڈار لنگ گھر چل کر بات کرتے ہیں ریان نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایللی کا ہاتھ  
..... پکڑتے ہوئے چھیڑا

میں تمہیں دیکھ لوں گی جنگلی سانڈ ایللی نے ریان کو دھکا دیتے ہوئے کہا چل ماہی ایللی نے ماہی کو  
.... کہتے ہوئے کار میں بیٹھ گئی

ریان خلیل جو کار میں بیٹھ کر اب اسے آنکھ مار کر فلائے کس دے رہا تھا ایللی نے غصے میں دیکھتے  
.... ہوئے کار کو بھگایا

کار میں بیٹھا بلاج ماہی کو دیکھ رہا تھا تو کس کا ویٹ کر رہا ہے چل بھائی ریان کے کہنے پر بالاج نے  
مسکراتے ہوئے کار کو بھگاتے ہوئے دور سڑک تک لے گیا۔۔۔۔۔

ڈیول جو اس وقت نائٹ ڈریس میں ملبوس شراب کا گلاس ہاتھ میں لیے کھڑکی کے پاس کھڑے  
..... سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا

اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے ماہی کے خیالوں میں گم تھا ماہی اور اپنے بیچ ہونے والی ملاقات  
..... کو سوچتے ہوا ہنسا

..... سوانو سینٹ ڈیول نے مسکراتے ہوئے کہا بلش کرتے ہوئے تم بہت خوبصورت لگتی ہو  
ڈیول نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے خود سے کہا مایج عرف ماہی آئی لائیک یور نیم بلکل  
.... تمھاری شخصیت کی طرح سب سے الگ

ڈیول نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا مائے ڈریم پر نسز ڈیول نے شراب کا گلاس ختم کرتے  
ہوئے کہا اور مسکراتے ہوئے بیڈ پر چلا گیا۔۔۔

یار یہ کون ہیں۔۔۔۔ ماہم کی آواز پر پاس کھڑی لڑکیاں سامنے آتے بلانج شہانواز کو دیکھنے  
لگی۔۔۔

بلانج جو اس وقت اپنی گاڑی سے اتر رہا تھا بلیک ٹی شرٹ کے اوپر کوٹ لئے آنکھوں پر سے  
گوگلز ہٹاتے ہوئے ریان خلیل کے ساتھ چلتے ہوئے کلاس میں جانے کے لیے آ رہا تھا۔۔۔۔۔

یار یہ کتنا ہینڈ سم ہیں یار۔۔۔۔۔ ماہم تو جیسے بلانچ پر فدا ہی ہو گئی پاس کھڑی لڑکیاں ماہم سے کہنے لگی یار یہ بلانچ شہانواز ہیں مالٹائی نیشنل کمپنیوں کا اور شہانواز کا بیٹا پاس کھڑی لڑکیوں کی آواز پر ماہم نے کہا واؤ اور بلانچ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیوں نہ اس سے دوستی کی جائے پاس کھڑی ماریہ نے ماہم کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔ تم بس خواب ہی دیکھتی رہنا اس سے دوستی کے ماہم ظفر اسکے دوست سے دوستی کر بھی چکی ہیں ماہم نے اپنی جیکٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا اور بہت جلد میں بلانچ شہانواز کی گرل فرینڈ بن جائوں گی ماہم نے مسکراتے ہوئے دور جاتے بلانچ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

یار کہارہ گئی ابھی تک نہیں آئی ایلی اور ماہی۔۔۔۔۔ نایاب گھڑی کو دیکھتے ہوئے یونی کے گیٹ پر کھڑے ماہی اور ایلی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایلی یار کہارہ گئی تھی تم نایاب نے ایلی سے گلے لگتے ہوئے کہا یار میں تو ریڈی تھی کب سے یہ ایڈم ہیں نہ اسے کہی جانا تھا اسلے میں اسکے ساتھ آئی ہو اور جب ہی لیٹ ہو گئی۔۔۔۔۔

ایلی نے کار میں بیٹھے ایڈم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نایاب سے کہا دور بیٹھا ایڈم جو نایاب کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا نایاب نے ایڈم کو دیکھتے ہوئے اپنا چشمہ ٹھیک کیا چلو چلتے ہیں ایلی نے نایاب سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



ماہی نہیں آئی ابھی تک ایللی نے نایاب سے پوچھا کہاں یار ابھی تک نہیں آئی نایاب کے کہتے ہی..... ماہی نے اینٹری ماری یار آج تو بہت لیٹ ہو گئی میں

.... ماہی نے ایللی اور نایاب سے کہا میم ماہی آپ تو ہمیشہ ہی لیٹ ہوتی ہیں ایللی نے ماہی سے کہا ہاں یار جب سے یونی اسٹارٹ ہوئی ہے ڈھنگ سے کلاس نہیں لے پائے ماہی نے اداس ہوتے.... ہوئے ایللی اور پاس کھڑی نایاب سے کہا

اچھا افسوس بعد میں کر لینا ابھی کلاس میں چلتے ہیں نایاب نے ماہی اور ایللی سے کہا جس پر ماہی... اور ایللی نایاب کے ساتھ چلنے لگیں

... میں آئی کم. ان سر.. ایللی نے کلاس میں اینٹر ہوتے ہوئے کہا پیچھے سے بھاگتی ماہی اور نایاب نے بھی. کلاس میں اینٹر ہوتے ہی پھولے ہوئے سانس کے..... ساتھ ایک ساتھ کہا میں آئی کم ان سر

پوری کلاس کی نظریں اب پروفیسر معین سے ہٹ کر اب ماہی ایللی اور نایاب پر تھی پروفیسر معین نے اب اپنا چشمہ ناک پر رکھتے ہوئے ایللی نایاب اور ماہی کو دیکھنے لگے سر میں آئی کم ان ماہی نے مسکراتے ہوئے ایک. بار پھر سر معین سے کہا ٹائم دیکھا ہے آپ نے سر نے ٹیبل پر

..... رکھے موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے ماہی ایللی نایاب سے کہا

.... نو سرا ایللی. نے سر معین کے سوال پوچھنے پر جلدی سے کہا

.... جس پر سر معین نے ایک بار پھر ایلی کو حیرانگی سے دیکھنے لگے  
 ماہی نے ایلی کی کمر پر اپنی کہنی ماری آئی مین سروہ وہ. نایاب ہیں نہ ایلی نے نایاب کو آگے کرتے  
 .... ہوئے کہا سر یہ جو نایاب ہیں نایہ یہ بیہوش ہو گئیں تھی  
 نایاب جو سر معین کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی اب ایلی کے بال کھینچنے پر بیمار ہونے کی  
 .... ایکٹنگ کرنے لگی

اب ٹھیک ہیں آپ مس نایاب سر نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا ایس سر اب تو ٹھیک ہیں چلیں  
 ..... پھر بیٹھ جائیں کل سے میری کلاس میں جلدی آنے کی کوشش کریئے گا  
 ... سر اب ایک بار پھر وائٹ بورڈ پر لکھنے لگے  
 ... یہ ہماری ہی کلاس میں ہیں بلاج نے ریان خلیل سے کہا  
 ہاں میں نے بتایا تھا نا اس بندری کے بارے میں ہاں ریان کی بات پر بلاج نے کہا ایلی ماہی نایاب  
 .... اب اپنی جگہ پر بیٹھ چکی تھیں

..... کیا ہے یار بور کر دیا ہے سر نے تو ایلی نے منہ بناتے ہوئے ماہی اور نایاب سے کہا  
 جو لیکچر لے رہیں تھیں ایلی نے اب پینسل شوپ کرنا اسٹارٹ کیا کچھ فاصلے پر بیٹھے ریان خلیل  
 ..... ایلی کے مسلسل پینسل شوپ کرنے کی آواز سے جھنجھلایا  
 .... ایلی ابھی بھی وائٹ بورڈ دیکھتے ہوئے مسلسل پینسل شوپ کرنے میں مصروف تھی

ایلی ریان نے دھیمی آواز میں ایلی کا نام پکارا.... ایلی، ایلی ایلی نے پینسل شوپ کرتے ہوئے..... پیچھا دیکھا کیا ہے

ایلی نے منہ بناتے ہوئے ریان سے کہا کیا تم پینسل شوپ کرنا بند کر سکتی ہو میں ڈسٹرب ہو رہا..... ہوں اس آواز سے ریان نے دانت پیستے ہوئے دھیمی آواز میں ایلی سے کہا میری پینسل ہے میری مرضی جتنا دل چاہے شوپ کروں اور اگر زیادہ ڈسٹرب ہو رہے ہو تو اپنا بیگ اٹھاؤ اور باہر چلے جاؤ ایلی نے منہ کے زاویوں کو بگاڑنے ہوئے ریان سے کہا اور ایک بار..... پھر پینسل شوپ کرنے لگی

بندری تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی ہے کیا میں نے کہا اپنی اس اسٹوپڈ حرکت کو بند کرو..... نہیں کروں گی اسے بند جنگلی سانڈ ایلی نے ریان کو چڑاتے ہوئے پینسل کو مزید شوپ کیا کیا تم دونوں چپ نہیں کر سکتے ہمیں لیکچر لیں نے دو ماہی نے ریان اور ایلی کو دیکھتے ہوئے..... کہا

بہتر ہو گا کہ آپ اپنی فرینڈ کو چپ کروائیں پوری کلاس میں ڈسٹربینس کر بیٹ کی ہوئی ہے.... بلانج نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا

ایکسیوزمی آپ پانچوں کھڑے ہو جائیں میں کافی دیر سے آپ لوگوں کو نوٹ کر رہا ہوں آپ لوگوں کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی ہیں سر معین نے ایلی اور ریان کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس.... وقت بہت غصے میں تھے

سرماہی کی بات کاٹتے ہوئے سر نے کہا بتائیں میں کیا سمجھا رہا تھا ابھی سر معین نے سامنے رکھی..... بک کو دیکھتے ہوئے ایلی سے پوچھا

..... سر ہم یس ایلی آپ وہ سر آپ بتا رہے تھے کہ وہ ایلی نے ہکلاتے ہوئے سر سے کہا.... ریان اب ایلی کو دیکھتے ہوئے ہنسنے لگا

ایلی نے ریان کو غصے سے دیکھا اپنے دانت اندر کر لو ورنہ میرے ہاتھوں ٹوٹ جائیں گے ایلی..... نے غصے میں دانت پیستے ہوئے ریان سے کہا

یو آپ بتائیں مسٹر ریان میں کیا سمجھا رہا تھا ابھی سر معین نے اب ریان کو دیکھتے ہوئے کہا ریان..... گھبراتے ہوئے سر کو دیکھنے لگا وہ سر آپ کہ رہے تھے کہ اب ہنسنے کی باری ایلی کی تھی.... کوئی حال نہیں ہیں سر نے کہتے ہوئے پانچوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

جی تو اسٹوڈنٹس ہم بات کر رہے تھے اسائنمنٹس کی آپ سب کو الگ الگ ٹوپکس دیئے جائیں گے اور مجھے اسائنمنٹ منڈے تک چاہیے سب کو گروپ وائر اسائنمنٹ بنانے ہونگے سب

اپنے اپنے گروپ بنالیں آپ پانچوں کے علاوہ سر معین نے ماہی ایللی نایاب ریان بلاج کی  
.... طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کیونکہ آپ پانچوں کا گروپ میں بنائوں گا مس ایللی نایاب اور مسٹر ریان آپ تینوں کا گروپ  
ہے....

اور مس ماہی اور مسٹر بلاج آپ دونوں مل کر بنائیں گے آئی ہوپ آپ لوگوں کو کوئی پرو بلم  
..... نہیں ہوگی سر معین مسکراتے ہوئے کلاس سے باہر چلے گئے

جنگلی سائنڈ میں تمھارا منہ توڑ دوں گی تمھاری وجہ سے دیکھا اب کیا ہو گیا ہے ایللی نے غصے میں  
.... لال ہوتے ہوئے ریان سے کہا

ہاں تو تم ہی شور کر رہی تھیں ریان نے ایللی سے کہا گا تڑ پلیر اب لڑنا بند کرو اور یہ سوچو کہ اب  
.... اسائنمنٹ کیسے بنانا ہے نایاب نے ایللی اور ریان سے کہا

ٹھیک ہے چلو کینیٹین چلتے ہیں وہیں ڈسائنڈ کریں گے کہ اب کیا کرنا ہے بلاج نے ایللی اور ماہی کو  
.... دیکھتے ہوئے کہا

ہاں ٹھیک ہے کینیٹین چلتے ہیں نایاب نے ایللی کو اور ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا چل یا اب ایللی ماہی  
.... نے ایللی سے کہا ایللی نے غصے میں بیگ اٹھاتے کینیٹین کی طرف جانے لگی

اوہ یار میرا موبائل نایاب نے بیگ میں موبائل دیکھتے ہوئے کہا نایاب کو آواز پر ماہی نے پیچھے  
 .... دیکھا تم لوگ کینیٹین جانو میں کلاس سے ہو کر آتی ہوں نایاب نے ماہی سے کہا  
 ٹھیک ہے ماہی نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

موبائل، موبائل ہاں یہ رہا نایاب موبائل کے کر کلاس سے باہر جانگ لگی اوہ مس چشمش تم  
 .... یہاں کیا کر رہی ہو

کلاس میں ماہم اور اس کی کچھ دوستوں نے کلاس میں اینٹر ہوتے ہوئے نایاب سے کہا وہ میں اپنا  
 .... موبائل لے نے آئی تھی نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ماہم سے کہا  
 اچھا ماہم نے نایاب کا گلاس اتارتے ہوئے کہا تم اسمنٹ بنا لو گی جی بالکل میں بنا سکتی ہوں  
 .... نایاب نے ماہم سے کہا

اچھا لگتا تو نہیں ہے مطلب شکل اور عقل دونوں سے بونگی لگتی ہو ماہم نے نایاب کا مذاق اڑایا  
 ... ہا ہا ہا ماہم کے کہتے ہی ماہم کی دوستیں نایاب پر ہنسنے لگی  
 نایاب کو ناک سرخ ہو گئی تھی آنکھیں نم آپ پلیز میرا چشمہ دیں نایاب نے ماہم سے چشمہ لے  
 .... نے کی ناکام کوشش کی

اچھا چلو لے کر دکھائو اپنا چشمہ ماہم نے چشمہ گھومتے ہوئے کہا نایاب ماہم کی اس حرکت پر  
 .... رونے لگی

اوہ چھوٹے سے بیبی کو رونا آرہا ہے ماہم نے نایاب کا مزید مذاق اڑایا اور چشمہ ٹیبل پر رکھ دیا  
..... نایاب چشمہ اٹھا کر کلاس سے باہر آگئی

ناياب سیرٹھیوں پر بیٹھے رورہی تھی جب ہی اچانک بلانج کی نظر نایاب پر پڑی اور وہ نایاب کے  
.... پاس آیا کیا ہو اسب ٹھیک ہیں تم روکیوں رہی ہو نایاب کو روتا دیکھ کر بلانج پریشان ہو گیا  
... جی سب ٹھیک ہیں کچھ نہیں ہو انا نایاب نے ٹیشو سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا  
.... تم مجھے بتا سکتی ہو کے کیا ہو شاید میں کچھ کر سکو بلانج نے نایاب کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا  
... نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے بلانج سے کہا

بلانج بھائی میرا ماہم والوں نے مزاق بنایا ہیں مجھے یہ تنگ کرتی رہتی ہیں... اور نایاب رونے لگی  
.... جس پر بلانج کو نایاب پر ترس آیا چلو اب تم رونا تو بند کرو  
تمہیں پتا ہیں میری کوئی بہن نہیں ہیں اور آج تم نے مجھے بھائی کہا تو مجھے بہت اچھا لگا چلو  
آج سے تم میری کیوٹ سی چھوٹی بہن ہو اور اب کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوگی میری بہن کو  
.... تنگ کرنے کی

.... نایاب نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا تھا نیکس بلانج بھائی  
.... جس پر بلانج مسکرانے لگا

..... چلو آؤ انھیں سبق سیکھا کر آتے ہیں جس نے میری پیاری سی بہن کو تنگ کیا

کسی بہن کو کون تنگ کر رہا ہیں ریان کی بات پر بلاج اور نایاب دیکھنے لگے اور تمہیں کیا ہوا ... چشمش تم کیوں رو رہی ہو... ریان نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا

..... یار ہماری پیاری بہن کو ماہم والوں نے تنگ کیا ہیں آجاز ان سے حساب لیتے ہیں

.... ریان بلاج اور نایاب کو دور سے آتا دیکھ ماہم اور اسکا گروپ تھوڑا حیران ہوا

ہیلو پاس آتے بلاج کو دیکھ کر ماہی نے مسکراتے ہوئے ہیلو کر ماہم نے سنا ہے کہ آپ نے اور

آپ کی گروپ کی کچھ لڑکیوں نے نایاب کو تنگ کیا ہے ریان اور بلاج کو کہتا سن ماہم تھوڑا

گھبراہٹ میں یار بلاج ہم کیوں اسے تنگ کریں گیں یہ تو بہت کیوٹ اور معصوم ہے ماہم نے

..... نایاب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نایاب ماہم سے تھوڑا دور ہوئی ریان نے مسکراتے ہوئے ماہم سے کہا ڈیر ماہم بہتر ہو گا آپ

نایاب سے دور رہیں ورنہ ہمیں مجبور ہو کر کوئی ایکشن لینا پڑے گا ریان بلاج کی طرف دیکھتے

.... ہوئے کہا

.... ماہم نے گھبراتے ہوئے اپنے بالوں کو پیچھا کیا

چلو نایاب چلتے ہیں بلاج نے نایاب سے کہا اور تینوں وہاں سے چلے گئے دور کھڑی ماہم اب غصے

..... سے لال. پیلی ہو رہی تھی



کہاں رہ گئیں تھی یار نایاب موبائل مل گیا نایاب کو آتے دیکھ ماہی اور ایللی نے نایاب سے پوچھا  
.....

کیا ہوا چہرہ اتنا۔ اترا ہوا کیوں ہے سب ٹھیک تو ہے نا ایللی نے نایاب کا اترا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے  
..... کہا

.... ہاں سب ٹھیک ہے نایاب نے اپنی سرخ آنکھیں چھپاتے ہوئے کہا  
.... ادھر دیکھو میری طرف ماہی نے نایاب کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا  
ناياب جواب بلکل خاموش تھی تم۔ روئی ہو کیا ہوا کسی نے کچھ کہا ہے کیا نایاب بتاؤ مجھے ایللی نے  
.... چیمبر سے کھڑے ہوتے ہوئے نایاب سے کہا

وہ وہ نایاب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ نایاب نے دور بیٹھی ٹیبل پر ماہم کو دیکھا ایللی نے نایاب کو  
... ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اچھا تو یہ ہے

ایللی اب ماہم کی ٹیبل پر جانے لگی ماہم جو برگر کھانے میں مصروف تھی ایللی نے ماہم کے بال  
پکڑتے ہوئے کہا ہمت کیسے ہوئی تمہاری نایاب کو کچھ کہنے کی ایللی نے ماہم کا منہ ٹیبل پر پڑی  
..... کیچپ کی پلیٹ میں کرتے ہوئے کہا

اگر میں نے تمہیں اب نایاب کے قریب بھی دیکھا تو تمہیں گنجا کر کے اس پوری یونی میں  
..... گھمائوں گی سمجھی تم ایللی نے دانت پیستے ہوئے ماہم سے کہا

..... ماہم نے ٹیبل پر بیٹھی اپنی دوست کا نام لیا ماریہ بجائو مجھے اس جنگلی بلی سے

... ماہم کا منہ ابھی بھی کیچپ کی پلیٹ میں تھا

ماہی نے ایلی کو ماہم سے دور کرتے ہوئے ماہم سے کہا اب نایاب سے دور رہنا جو اب اپنا چہرہ ٹشو

.... سے صاف کر رہی تھی

ماہی نے ایلی کو بہت مشکل سے ماہم سے دور کیا دور بیٹھاریاں جس کا ہنس ہنس کر برا حال تھا  
تمہارے پاس اتنی سٹرونگ دوستیں ہیں تمہیں تو ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کسی سے ریاں

..... نے نایاب سے کہا جس پر نایاب مسکرائی

.... نایاب نے ایلی کو بٹھاتے ہوئے پانی دیا

یار ایلی چھوڑو ناب ریلیکس کرو تم نے اسکی کافی مرمت کر دی ہے ماہی نے ایلی سے کہا ایلی

.. اب ماہی کی بات پر ہنسنے لگی

ناياب اور ماہی کا بھی برا حال ہو گیا ہنستے ہوئے بلاج کی نظر ہنستے ہوئے ماہی پر پڑی جو ہنسنے

کی وجہ سے لال ہو گئی تھی بلاج اب اپنی نظر ماہی سے ہٹا نہیں پایا

... کیا کر رہی ہیں میری پرنس

شہیر نے نایاب کے پاس آتے ہوئے کہا جو اس وقت اپنے اسائنمنٹ کی تیاری میں مصروف

..... تھی

شہیر کی آواز پر نایاب نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کچھ نہیں شیریں بھیا بس اسائنمنٹ بنا رہی  
..... ہو

منڈے کو پریزینٹیشن ہیں نایاب نے آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا جو پچھلے 4 گھنٹوں سے اسائنمنٹ  
.... بنانے میں مصروف تھی

.... تو تیاری کیسی جارہی ہیں تمہاری شہیر نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا  
بہت اچھی آپکو پتا ہیں نایاب نے شہیر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس کی پریزینٹیشن سب سے  
.... اچھی ہوگی نہ اسے سر معین 50 مارکس دیں گے

اور آپکو پتا ہیں بھیا نایاب نے حیران ہوتے ہوئے شہیر سے کہا ماہی کے ہی آئے گے 50 مارکس  
.... وہ بہت اچھی ہیں پڑھنے میں ماہی کی بات پر شہیر کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آگئی  
اچھا اور کس کس چیز میں اچھی ہیں وہ شہیر نے اب نایاب کو کوریڈر شروع کیا نایاب بھی دلچسپی  
... سے شہیر کو مابلج کے بارے میں بتانے لگی

بھائی ماہی نا بہت پیاری ہیں اور وہ بہت ماسوم بھی ہیں نایاب اب ماہی کے قصے سنانے میں  
مصروف ہو گئی اور شہیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے نایاب کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا اور  
اور کیسی ہیں ماہی شہیر نے اور دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا جس پانا نایاب نے شہیر سے کہا اور بھیا وہ  
اور ایل میرا بہت خیال رکھتی ہیں اور ماہی تو سب سے زیادہ میرا خیال رکھتی ہیں بہت پیاری ہیں

ماہی نایاب نے ماہی کی تعریف کی جس پر شہیر خان نے نایاب سے کہا تو پھر کسی دن لیے کر آؤنا .... اسے گھر دوبارہ نایاب نے شہیر کی بات پر مسکرا نے لگی جی بھیاز رو ر اچھا

اب تم اپنا پڑھو میں چلتا ہو شہیر نے نایاب کے ماتھے پر بوسہ دیا اور وہاں سے چلا گیا اور نایاب .. ایک بار پھر اپنا اسائنمنٹ بنانے میں مصروف ہو گئی

... آج رات تک ساری ڈرگز لندن میں ایکسپورٹ ہو جائے گی ڈیول  
ڈیول جو اس وقت سیگریٹ کے کش لیں رہا تھا جو نس کی بات پر چہرے پر دلکش مسکراہٹ  
... سجائے جو نس کو دیکھنے لگا

.. جارج ساری ڈرگز دیکھ لی ڈیول نے پاس کھڑے جارج دے کہا  
جی سر مال پورا ہے جارج نے ڈیول کو مسکراتے ہوئے کہا ہم گڈ... ڈیول نے جارج کو دیکھتے  
.... ہوئے کہا

... اچانک ڈیول کو اپنی طرف کسی کی نظریں اپنے اپر محسوس ہوئی  
.... سامنے کھڑکی کے پاس ایک لڑکا جو کب سے ڈیول کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھا  
ڈیول کے دیکھتے ہی گھبراتے ہوئے بھاگنے لگا جارج نے اسے  
.... پکڑا

..... سر جا جانے ریں سامنے کھڑے لڑکے نے ڈیول سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

کیا کر رہے تھے تم ڈیول نے لڑکے کے ہاتھ سے موبائل چھینا وہ، وہ سر آپ۔ اتنے بڑے  
 بزنس۔ مین ہیں میں یہاں سے جا رہا تھا تو آپ لوگوں پر۔ نظر پڑی میں ایک چھوٹا سا نیوز اینکر  
 ہوں تو سوچا آپ جیسے بڑے بزنس مین کی ویڈیو اگر میں اپنے چینل کو دوں گا تو میری بھی سیلری  
 دگنی ہو جائے گی اور چینل بھی بہت کمائے گا سر اب مجھے جانے دیں اگر آپ چاہیں تو۔ یہ  
 موبائل بھی اپنے پاس۔ رکھ لیں بس مجھے جانے دیں اب وہ لڑکا روتا ہوا اپنی زندگی کی بھیک  
 ڈیول سے بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ڈیول جواب اسے روتا دیکھ مسکرا رہا تھا موبائل کو کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے جورج سے  
 .. مخاطب ہوا جورج بر خوردار کی اچھے سے دیکھ بھال کی جائے  
 سر جانے دیں سر پلیز جانے دیں ڈیول نے پیچھے مڑ کر اب اس لڑکے کو دیکھ کر مسکرایا کامیابی کا  
 راز ہو تم تمہیں کیسے جانے دے سکتا ہوں میں ڈیول مسکراتے ہوئے کہ کر اب وہاں سے چلا  
 گیا.....

کبیر بابا کہا چلیں گئے... نایاب جو اس وقت شوپنگ مال میں شوپنگ کے لئے آئی تھی اب بابا  
 کبیر کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا کبیر نے کہاں کارپارک کی تھی نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے آس پاس کھڑی  
 کاروں کو دیکھنے لگی۔۔۔

نایاب تم اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہو بابا کبیر نے تمہارے سامنے تو کارپارک کی تھی تم۔ کیسے وہ جگہ بھول گئی ہو نایاب نے خود کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

کارپارکنگ ایریا میں اب کچھ لڑکے نایاب خود دیکھنے لگے نایاب گھبراتی ہوئی دوبارہ مول میں چلی گئی آنکھوں میں آنسوؤں لئے نایاب پریشان ہونے لگی اب میں گھر کیسے جاؤں گی میرا تو موبائل بھی گھر ہے نایاب نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو نایاب لگ رہی ہے دور کھڑے ایڈم کی نظر نایاب پر پڑی جو کافی دیر سے ونڈوشوونگ کر رہا تھا نایاب کو روتا دیکھ ایڈم نایاب کے پاس آیا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ایڈم کی آواز پر نایاب نے ایڈم کو دیکھا۔۔۔

وہ وہ میں شوونگ کے لئے آئی تھی اچھا تو روکیوں رہی ہو ایڈم نے نایاب کو روتا دیکھ کر کہا بابا کبیر گم ہو گئے ہیں نایاب نے روتے ہوئے ایڈم سے کہا جو نایاب کی بات پر ہنسنے لگا بابا کبیر کے گم ہونے پر تم۔ کیوں رو رہی ہو وہ میرے ڈرائیور ہیں اب مل نہیں رہے ہیں نایاب نے ایڈم سے کہا جو ابھی بھی مسکرا رہا تھا بابا کبیر گم نہیں ہوئے تم گم ہو گئی ہو ایڈم نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ نایاب سے کہا جواب اپنے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔۔۔

چلو تمہارے بابا کبیر کو ڈھونڈتے ہیں ایڈم نے نایاب سے کہا ایڈم اب پارکنگ ایریا میں نایاب کو لے آیا تھا بابا کبیر گھر آجائیں گے تمہیں میں ڈروپ کر دیتا ہوں ایڈم نے کچھ گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے ایڈم کی آواز پر نایاب نے جلدی سے کہا ایڈم مسکراتا ہوا کارڈرائیو کرنے لگا تم۔ اتنا ڈرتی کیوں ہو نایاب کو خاموش دیکھ کر ایڈم نے نایاب سے کہا میں نہیں تو میں نہیں ڈرتی نایاب نے ہچکچاتے ہوئے ایڈم سے کہا۔۔۔

جو نایاب کی بات پر ہنسنے لگا تم میری ہر بات پر ہنستے کیوں ہو کیوں کے تم باتیں ہی ایسی کرتی ہو ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا۔۔۔

خیر تمہیں اب رونے کی ضرورت نہیں ہے ایڈم نے بل چباتے ہوئے نایاب سے کہا وہ کیوں.... نایاب نے حیران ہوتے ہوئے ایڈم سے کہا

وہ اس لیے ایڈم نے نایاب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا کیونکہ اب میں تمہیں.... رونے نہیں دوں گا

ایڈم کی بات پر نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے نیچے نظریں کر لی جس پر ایڈم مسکراتے لگا .....

اٹھ جاؤ بیٹا بلانج یہ کونسا ٹائم ہے سونے کارات کے ڈیزر کا ٹائم ہو گیا ہے اور ریان آیا ہوا ہے ... تمہارا ویٹ کر رہا ہے

مسسز شاہنواز نے اپنے لاڈلے بیٹے کے روم میں آتے ہوئے کہا جو اس وقت سو رہا تھا بلانج بیٹا ... اٹھ جاؤ مسسز شاہنواز نے بلانج کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

جی ماما بلانج نے مسکراتے ہوئے مسسز شاہنواز کی گود میں اپنا سر رکھ دیا میرا بیٹا لگتا ہے کافی ... تھک گیا ہے مسسز شاہنواز نے بلانج کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

جی ماما وہ ایکچولی اسائنمنٹ کی تیاری کر رہا تھا اسلیے پتا ہی نہیں چلا میں کب سویا بلانج نے مسکراتے ... ہوئے مسسز شاہنواز سے کہا

اچھا بیٹا چلو ریڈی ہو جاؤ ریان کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہے اور ڈیزر بھی ریڈی ہے بابا بھی ویٹ کر رہے ہیں تمہارا جی ماما آپ جائیں میں آتا ہوں فریش ہو کر بلانج نے اٹھتے ہوئے کہا ...

.... اچھا بیٹا جلدی آ جانا ٹھیک ہے مسسز شاہنواز بلانج کو کہتے ہوئے روم سے چلی گئیں

... یار تو کون کون سے ٹائم سوتا ہے ریان نے بلانج سے کہا جو اس وقت ڈیزر کر رہے تھے

مسسز شاہنواز نے مسکراتے ہوئے ریان سے کہا میرا بیٹا اپنے اسائنمنٹ کی تیاری کر رہا تھا جس

... پر شاہنواز نے مسکراتے ہوئے بلانج کو کہا واہ آج کل کچھ زیادہ ہی پڑھائی کی جا رہی ہے



وہ انکل جب اسائنمنٹ لڑکی کے ساتھ ہو گا تو بلاج دن رات ہی پڑھے گا ریان نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے بلاج کو چھیڑا جس پر بلاج کو پھندا لگا... جس پر شاہنواز اور ریان ہسنے لگے...

افففف ماہی پلیز تم چپ کرو گی رات کے 3 بج رہے ہیں مجھے کل آفس جانا ہیں لیٹ ہو گئی تو پھر باس مجھے سنائیں گے پلیز دوسرے روم میں جا کر پڑھ لو میرب جو اس وقت سو رہی تھی ماہی کے پڑھنے کی شور کی آواز سے اٹھ گئی تھی... یار میرب کل کا دن بہت امپورٹنٹ ہیں کل میری ... پریزینٹیشن ہے ماہی نے بک ہاتھ میں پکڑے میرب سے کہا اچھا تو یار دوسرے روم میں چلی جاؤ مجھے سونے دو میرب نے ماہی کے آگے ہاتھ جوڑتے .. ہوئے کہا

اچھا اچھا یار جاتی ہوں ماہی میرب کو غصے میں دیکھ کر اپنی بکس اٹھا کر روم سے باہر چلی گئی یار تیرا دھیان کہا ہے... ریان نے بلاج سے کہا جو اس وقت کارڈ رائیو کرتے ہوئے ماہی کے .... بارے میں سوچ کر مسکرائے جا رہا تھا ریان کی آواز پر بلاج جیسے ہوش میں آیا کہیں نہیں یار یہیں تو ہے میرا دھیان بلاج نے ریان کو .. دیکھتے ہوئے کہا

.. نہیں بیٹا بات تو کچھ اور ہی ہے بچپن سے ساتھ ہوں تیرے ریان نے بلاج سے کہا

... بلانج نے کار روکھتے ہوئے ریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یار ریان مجھے نانا یاب کی دوست بہت پسند آئی جس پر ریان کا قہقہہ سنسان روڈ پر گونجا تجھے وہ بندری پسند آئی ریان جواب ہنسنے جا رہا تھا یو مین وہ ایلی ریان پھر سے ہسنے لگا بلانج ہاتھ باندھے ریان کو غصے سے دیکھ رہا تھا ریان نے بلانج کو غصے میں دیکھ کر ایک دم سیدھا ہوا اچھا تو تجھے وہ ... ایلی پسند آگئی ہے ریان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے بلانج سے پوچھا

ارے نہیں یار مجھے وہ ایلی نہیں مایلیج پسند آئی ہے یار یار اس میں ایک عجیب سے ہی کشش ہیں میں اسکی طرف کھینچا چلا جاتا ہوں بلانج کار کے سامنے دیکھتے ہوئے ماہی کے بارے میں ریان کو ... بتا رہا تھا

تو اسکا مطلب بلانج شاہنواز کو فائنلی محبت ہو گئی ہے ریان کی بات پر بلانج نے ریان کو دیکھا پتا نہیں یار میری لائف میں بہت لڑکیاں آئیں لیکن ماہی سب سے الگ ہے اسے جب پہلی دفعہ دیکھا تا نا جب ہی وہ مجھے پسند آگئی تھی یار اس کے چہرے پر کتنی معصومیت ہے اسکی آنکھیں دل کرتا ہے بس اسکی آنکھوں میں ہی کھو جائوں جب وہ ہسنتی ہے نادل کرتا ہے اسے دنیا جہاں کی ساری خوشیاں لا دوں بس وہ ہسنتی رہے بلانج شاہنواز اس وقت ماہی کی باتیں بتاتیں ہوئے کہیں گم ہو گیا تھا... واہ واہ میرا بھائی تو شاعر بھی ہو گیا۔ ہے ریان کی بات پر بلانج ہوش میں آیا اور ہسنے لگا پھر کل پریزینٹیشن تجھے بہت اچھی دینی ہے ریان نے بلانج سے کہا جس پر بلانج نے

مسکراتے ہوئے ریان سے کہا ہاں بس کل کا دن بہت اہم ہے ریان اور بلاج دونوں مسکراتے لگے

یہ کس کی کال آرہی ہے ایللی جو اس وقت اسائنمنٹ کی تیاری کر رہی تھی فون پر ان نون نمبر دیکھ کر خود سے بولی

.... ہیلو کون

کیسی ہو بندری ریان کی آواز پر ایللی کے چہرے پر غصہ آگیا تم جنگلی سانڈ تم نے مجھے کیوں فون ... کیا اور۔ تمہیں میرا نمبر کہا سے ملا

ایللی کی بات پر ریان ہسنے لگا یار میری پیاری بندری نمبر لینا کون سی کوئی بڑی بات ہے۔۔۔۔۔

ہاں تم جیسے لفنگے کے لئے کونسی بڑی بات ہے شریف لڑکیوں کا نمبر حاصل کرنا۔۔

یار تم اپنے آپ کو شریف کیوں کہتی ہو ریان نے چپس کھاتے ہوئے ایللی سے کہا کیونکہ میں ہوں ایللی نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔

فون کیوں کیا تھا تم نے ایللی نے ریان سے کہا ہاں اسائنمنٹ کی تیاری تو ہے نا تمہاری ریان نے ایللی سے کہا ہاں تیاری ہے۔۔

ہمم گڈ۔۔۔

وہ کیا ہے نا تمہیں اب سب سے اچھی پریزنٹیشن دینی ہے نا کیونکہ وہ تمہاری فرینڈ بھی پریزنٹیشن دیں گی نا اس لیے ریان نے ایلی کو چھیڑا۔۔۔

کون دوست ایلی نے ریان سے پوچھا ارے وہ ماہم والے۔۔۔ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر تم نے اس چھپکلی کو میری فرینڈ کہا ایلی نے غصے سے کہا یار میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔  
اچھا تو پھر کل کے لیے بیسٹ اوف لک ریان نے بات سنبھالنے کی کوشش کی جبکہ دوسری جانب سے کول کٹ ہو چکی تھی۔۔۔

بلکل ہی پاگل ہے ایلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف ریان اب سونے کے لئے لیٹ چکا تھا

ماہی جس کی آنکھیں نیند کی وجہ سے ریڈ ہو رہی تھی اچانک موبائل پر کسی کا میسج آیا اس وقت کون میسج کر رہا ہے مجھے ماہی نے فون اٹھایا یہ کس کا نمبر ہے۔۔۔۔۔  
بیسٹ اوف لک اینڈ گڈ نائٹ۔۔۔

میسج کو پڑھنے کے بعد ماہی تھوڑا پریشان ہوئی یہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔  
ماہی نے جی کون کا میسج ٹائپ کر کے اس ہی نمبر پر سینڈ کیا جس نمبر سے کچھ سیکنڈ پہلے میسج آیا تھا۔۔۔

بلان جو اس وقت پریشان تھا کہ کہیں ماہی میرے میسج پر غصہ نہ ہو اب جی کون کا میسج پڑھتے ہی مسکرانے لگا۔۔۔

آپکا پار ٹنر۔۔

ماہی جو اس وقت میسج کا ویٹ کر رہی تھی اب میسج دیکھ کر شوکڈ ہو گئی۔۔۔

اس بلان کی اتنی ہمت کے مجھے میسج کر دیا دو تین ہنس کر باتیں کیا کر لی کچھ زیادہ ہی فرینک ہو گیا ماہی میسج دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہ کر اب سونے جا چکی تھی۔۔۔

دوسری جانب بلان بھی مسکراتا ہوا سونے کے لئے جا چکا تھا

اوئے بلان تو ہو جائے کیا ایک ریس۔۔۔

... بلان جو اس وقت یونی کے لیے آرہا تھا راستے میں کچھ لڑکوں نے بلان کو روک کر کہا

نہیں بڈی آج میری بہت امپورٹنٹ کلاس ہے سو آج میں ریس نہیں لگا سکتا بلان جو اب یونی

.... جانے کی جلدی میں تھا بولتا ہوا کار اسٹارٹ کرنے لگا

کیوں بلان شاہنواز ڈر گیا کیا ایک لڑکے نے بلان کے پاس کار لاتے ہوئے بلان کو کہا جس پر

.. سارے لڑکے ہسنے لگے

اوہ بڈی بلان شاہنواز کسی سے نہیں ڈرتا سمجھے بلان نے ہاتھ کے اشارے سے سامنے کار میں

.. بیٹھے لڑکے کو کہا

تو پھر ہو جائے ایک ریس سامنے بیٹھے لڑکے نے بلانج سے کہا.. اوکے۔۔۔

... تو پھر ہارنے کے لیے تیار ہو جاؤ بلانج نے سامنے بیٹھے لڑکوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا  
 بلانج ریس میں مصروف ہو گیا اور بھول گیا کہ آج ماہی کے ساتھ اسکی پریزینٹیشن ہے موبائل  
 جو ریس کی وجہ سے کار میں ہی گر گیا تھا بلانج کے ساتھ اب کیا ہونے والا تھا یہ تو بلانج نے کبھی  
 .... سوچا بھی نہیں تھا

.... یار یہ کہاں رہ گیا ماہی نے کلاس میں بیٹھے گھڑی کو دیکھتے ہوئے ایللی سے کہا  
 ایللی جو ریان کو کب سے غصے سے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی تمہارا دوست کب آئے گا ایللی نے  
 ریان سے کہا۔۔۔

ریان نے پریشان ہوتے ہوئے ایللی سے کہا یار میں تو خود کب سے ٹرائی کر رہا ہوں بیل جا رہی  
 ہے لیکن اٹھا نہیں رہا۔۔۔

ماہی جو بار بار کلاس سے باہر دیکھ رہی تھی پلیز بلانج آ جاؤ میری بہت اہم پریزینٹیشن ہے ماہی  
 .... نے مایوس ہوتے ہوئے خود سے کہا

چلیں کلاس پریزینٹیشن اسٹارٹ کرتے ہیں آپ سب ریڈی ہیں ماہم نے ماہی کو دیکھتے ہوئے  
 ہنستے ہوئے کہا ایس سر۔۔۔

... چلیں ماہم آپ کا گروپ آئے سب سے پہلے

... ماہم بالوں کو پیچھے کرتی ہوئی ماہی کو دیکھتے ہوئے اپنی پریزینٹیشن دینے چلی گئی

... ماہی تم پریشان مت ہو بلاج بھائی آجائیں گے نایاب نے ماہی کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا

یار نایاب آج کا دن بہت اہم ہے میرے لیے بلاج آجائے بس ماہی کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر

.... نایاب نے ماہی سے کہا وہ آجائیں گیں تم پریشان مت ہو

... مس نایاب ریان ایلی آجائیں اب آپ کے گروپ کی باری ہیں

... نایاب ایلی ریان ماہی کو اداس دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر پریزینٹیشن دینے چلے گئے

... پلیز بلاج آجائو ہماری ٹرن آنے والی ہے پلیز آجائو

مس مایلیج احمد اور بلاج شاہنواز آجائیں پریزینٹیشن کے لیے...---

سر میرا پارٹنر ابھی نہیں آئے وہ تھوڑی ایمر جنسی تھی ان کے ساتھ ماہی نے اپنے ہاتھوں کی

تھیلیوں کو رگڑتے ہوئے سر معین سے کہا جواب ماہی کی پریزینٹیشن کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا ماہی ہم تھوڑا ویٹ کر لیتے ہیں بلاج کا سر معین نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا جو

بہت پریشان تھی ٹھیکس سر ماہی نے ماتھے پر آئے پسینے کی چھوٹی چھوٹی بوندوں کو صاف

کیا۔۔۔

سر معین اب دوسرے اسٹوڈینٹس کی پریزینٹیشن لے نے میں مصروف ہو گئے ریان تم پلیز

بلاج کو کال کرو ماہی نے آنکھوں میں آنسوؤں لئے ریان سے کہا ماہی تم پریشان نہیں ہو میں

ٹرائی کر رہا ہوں بلانج آجائے گا وہ اتنا لا پرواہ نہیں ہے ریان نے ماہی کو ہوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہم نے سر معین کے کہنے پر ماہی اور بلانج کی اسائنمنٹ کو لیپ ٹاپ پر لگایا۔۔۔  
 مس ماہی ہم اب اور بلانج کا ویٹ نہیں کر سکتے بہتر ہو گا اب آپ اپنی پریزینٹیشن دیں۔۔۔  
 ماہی نے گھبراتے ہوئے پریزینٹیشن اسٹارٹ کی ماہی نے جتنی اچھی تیاری کی تھی بلانج کی نا آنے کی ٹینشن میں بھول گئی اور بیچ میں اٹکنے لگی جس پر پیچھے ماہم اور کچھ بوائےز نے ہوٹنگ کی۔۔۔  
 کلاس کیا پروہلم ہیں آپ لوگوں کے ساتھ سر معین نے لڑکوں کو ڈانٹا۔۔۔  
 ماہی اور زیادہ گھبرانے لگی اور آنکھوں سے آنسوؤں گرنے لگے ایم سوری سر ایکسیکوز می ماہی نے آنسو صاف کرتے ہوئے سر سے کہا اور کلاس سے باہر چلی گئی۔۔۔۔  
 چلیں کلاس آپ لوگوں کو ریزلٹس کل تک مل جائیں گیں اوکے کلاس ہیو انانس ڈیے۔۔۔  
 اہلی اور نایاب ریان ماہی کے پیچھے گئے ماہی جو اس وقت روتے ہوئے یونی سے باہر جا رہی تھی

---

اووو لوزر۔۔۔۔

ماہی لوزر ماہم اور کچھ لڑکے ماہی کے پیچھے سے آوازے دیں رہے تھے مجھے تو سمجھ نہیں آتا کچھ لڑکیوں کا جب کوئٹڈینس نہیں ہے تو یونی میں ایڈمیشن کیوں لیا۔۔۔



ماہم کی آواز پر ماہی نے ماہم کو پیچھے دیکھا میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے بہتر ہو گا کہ آج تم میرے منہ نہیں لگو ماہی نے بہتے آنسوؤں اور غصے سے ماہم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔ ایکو تو دیکھو زرا اسکا ماہم نے پاس ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا بہتر ہو گا یہ اپنا غصہ اپنے پیارے بلانج کو دکھائو جس نے تمہیں دھوکا دیا ماہم نے منہ بناتے ہوئے ماہی سے کہا۔۔۔

دور سے آتی ایلی کو دیکھ ماہم اور اسکا گروپ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

دور سے آتا بلانج یار لگتا ہے لیٹ ہو گیا میں بلانج نے وانچ دیکھتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

ماہی نے بلانج کو دیکھ کر اپنا رخ بلانج کی جانب کیا اور بلانج کے پاس آتے ہوئے بلانج کے منہ پر زور دار تھپڑ رسید کیا آئندہ مجھے اپنا یہ منحوس چہرہ دکھانا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مسٹر بلانج شاہنواز۔۔۔

سامنے کھڑا بلانج جو گال پر ہاتھ رکھے شوگڈ تھا پاس کھڑی ایلی اور نایاب ریان بھی شوگڈ کی سی کیفیت میں کھڑے تھے سمجھتے کیا ہو خود کو بہت امیر ہو جو دل چاہے گا وہ کرو گے۔۔۔

ماہی نے بلانج کی کولر پکڑتے ہوئے روتے ہوئے کہا ماہی میری بات سنو یا بلانج نے ماہی کی آنکھوں میں آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نام مت لو اپنی زبان سے میرا۔۔۔



بلانج کو کہ کر اب بانیک بھگاتا ہوا وہاں سے چلا گیا بلانج پارکنگ ایریا میں اکیلا کھڑا رہ گیا۔  
تمہیں تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔ میرب نے ماہی کے سر پر ہاتھ کر ماہی سے کہا تم روئی ہو  
ماہی میرب نے ماہی کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا نہیں میں کیوں روگی ماہی نے میرب  
سے نظرے چوراتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی بات ہوئی ہے کیا میرب نے ماہی سے پوچھا۔۔۔  
نہیں یار میرب کو کوئی بات نہیں ہوئی ماہی نے میرب سے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔  
میں تمہاری بڑی بہن ہو شروع سے جانتی ہو تمہیں بتاؤ کیا بات ہیں میرب نے ماہی ہاتھ پکڑتے  
ہوئے کہا۔۔۔

میرب یار آج بہت برا ہوا ماہی میرب کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔ میری جان ماہی بتاؤ تو کیا برا  
ہوا میرب نے ماہی کو کے بالوں میں ہاتھ کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ماہی نے میرب کو آج یونی میں ہونے والا واقعہ بتایا۔۔۔

دیکھو ماہی میری بات سنو میرب نے ماہی سے کہا۔۔۔ بہت مشکلوں سے تم یہاں تک آئی ہو  
میرب نے ماہی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت کم اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں جنہیں اسکالرشپ ملتی ہیں اگر تمہاری ایسی ہی پرفارمنس رہی تو  
تمہاری اسکالرشپ بھی جاسکتی ہیں ایلی نایاب ریان بلانج بہت امیر ہیں اگر وہ فیل بھی ہوتے

ہیں تو انکے لیے کوئی مصلہ نہیں ہیں لیکن تمہیں پتا ہیں نا امی نے کتنی مشکلوں سے ہمیں پالا ہیں بابا کے جانے بعد کتنی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ماہی میرب کی ایک ایک بات بہت توجہ سے سن رہی تھی۔۔۔

میرب میں اب بہت خیال کرو گی ماہی نے میرب کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔  
اچھا اب اٹھو فریش ہو جاؤ پھر ڈاکٹر کے چلنا ہیں تمہیں میرب ماہی کو بول کر روم سے چلی گئی۔۔

پتا نہیں اب کیا ہو گا بیچاری ماہی۔۔۔۔

.... نایاب نے افسردہ لہجے میں خود سے کہا

... تم یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو شہیر نے نایاب کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں بھیا نایاب نے دھیمے لہجے میں شہیر سے کہا مجھے نہیں بتاؤ گی کہ کیا بات ہے شہیر نے

... نایاب سے پیار سے کہا

بھیا وہ یونی میں نایاب بولتے ہوئے رکی یونی میں کیا شہیر نے نایاب سے پوچھا وہ بھیا جو میرا

.... اسائنمنٹ تھا نا نایاب نے شہیر سے کہا

ہاں تو کیا تم فیل ہو گئی ہو شہیر نے نایاب سے پوچھا نہیں یار بھائی میرا تو اسائنمنٹ بہت اچھا گیا  
 نایاب نے شہیر کی غلط فہمی دور کی تو چشمش بات کیا ہے پھر شہیر نے نایاب کی ناک کو چھوتے  
 .... ہوئے کہا

یار بھائی وہ ماہی ہے ناکیا ہوا ماہی کو نایاب کے منہ سے ماہی کا نام سن کر شہیر خان جو بیڈ کے  
 .... کرائون سے ٹیک لگائے ریلیکس بیٹھا تھا اب نایاب کی بات کو غور سے سننے لگا  
 بھائی وہ بیچارہ ماہی ہے نانا نایاب نے شہیر کو یونی میں ہونے والا واقعہ بتایا اور بھیا آپ کو پتا ہے  
 نایاب نے اپنی آنکھیں گھومتے ہوئے شہیر سے کہا بھائی نایاب کو فیور بھی ہے وہ بیمار ہو گئی ہے  
 یار بھائی وہ بہت رو رہی تھی اور ماہی کہ رہی تھی کہ وہ ہم لوگوں کی طرح بہت امیر ترین نہیں  
 ہے اور ماہی کہ رہی تھی کہ وہ یہاں بہت محنت سے یہاں تک آئی ہے شہیر نایاب کی باتوں کو  
 ... بہت غور سے سن رہا تھا

ماہی کی بہن کس کمپنی میں کام کرتی ہے شہیر نے نایاب سے پوچھا وہ تو مجھے نہیں پتا کسی فیشن  
 ... ڈیزائننگ کمپنی میں ہے نایاب نے سوچتے ہوئے کہا  
 اچھا نایاب کی بات پر شہیر نے کہا چلو تو پھر تم گوڈ سے پرے کرو کہ ماہی کا رزلٹ اچھا آجائے  
 ... اور انکی فائینیشنل بھی ہیلپ ہو جائے شہیر نے نایاب سے مسکراتے ہوئے کہا



سکون نہیں مل رہا یار میں نے دودن سے اسے نہیں دیکھا بلانج نے اپنے آنسو چھپاتے ہوئے ریان سے کہا یار میں نہیں جانتا اگر یہ محبت ہیں تو مجھے ماہی سے محبت ہو گئی ہیں یار اب تو وہ میری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی میں اس سے دور نہیں رہ سکتا ریان یار میں کیا کرو بلانج ریان کے گلے... لگ کر رونے لگا

ریان بہت شوگڈ میں تھا بلانج کی لائف میں بہت لڑکیاں آئی اور گئی لیکن آج تک میں نے بلانج کو روتا نہیں دیکھا اور آج اپنے بچپن کے دوست کو ایسے روتا دیکھ کر ریان کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے اچھا یار تو چپ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا وہ تجھے معاف کر دے گی ریان نے بلانج... کو سمجھاتے ہوئے کہا

یار وہ یونی بھی نہیں آرہی دودن سے بلانج نے ریان سے کہا... یار مجھے ملنا ہے ماہی سے بلانج نے.. ریان سے منت کرتے ہوئے کہا

اس ٹائم اور ماہی تجھ سے ملے گی ریان نے بلانج سے کہا یار مجھے کچھ نہیں پتا مجھے بس ماہی سے ملنا... ہے بلانج نے بچوں کی طرح زد کرتے ہوئے ریان سے کہا

.. اچھا یار چلتے ہیں ریان نے بلانج سے کہا اور بلانج ریان کے گلے لگ گیا

.. تھوڑی دیر بعد بلانج اور ریان ماہی کے گھر کے نیچے کھڑے تھے

یار اگر کسی نے دیکھ لیا نا بہت مار پڑے گی ریان نے ہنستے ہوئے بلانج سے کہا ارے بس تو دیکھتا رہ میں بس پانچ منٹ میں آرہا ہو بلانج نے ریان سے کہا اور کھڑی سے کو دکر ماہی کے روم میں .. چلا گیا

.. ماہی جو میڈیسن کہا کو مدہوش سو رہی تھی میرب ز کیا بیگم کے روم میں سو رہی تھی .. بلانج ماہی کے پاس بیٹھتے ہوئے ماہی کو دیکھنے لگا جو اس وقت پر سکون نیند میں سو رہی تھی بلانج نے ماہی کے چہرے پر آتے باؤں کو آہستہ سے کان کے پیچھے کیے ایم سوری ماہی میں نے تمہیں بہت رلایا ہے مجھے معاف کر دینا میں بہت پیار کرنے لگا ہوں تم سے بلانج ماہی کو بہت پیار سے دیکھتے ہوئے کہا بلانج نے ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بوسہ لیا میں بہت جلد ... تمہیں منالو گا ماہی بلانج ماہی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے وہاں سے چلا گیا ... جی سر آپ نے بلایا جارج نے شہیر کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا ... جارج تمہیں ایک کام کرنا ہے شہیر نے چپس کھاتے ہوئے جارج سے کہا جی سر نایاب کی یونی کا پتا ہے ناشہیر نے چپس کو بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے جارج سے کہا جی سر تمہیں وہاں کے پروفیسر معین سے کہہ کر اسائنمنٹ میں پاس کرواؤ اور ہاں کسی بھی طرح کا .... شک نہیں ہونا چاہیے کہ یہ سب ہم نے کرایا ہے



جی سر نایاب بی بی اچھے نمبروں سے پاس ہو گئی آپ بے فکر رہیں شہیر نے مسکراتے ہو جارج کو  
... دیکھا

مائے ڈیر جارج نایاب کو پاس نہیں کروانا مایج احمد کو پاس کروانا ہے جارج مسکراتا ہوا روم سے  
.... جانے لگا

جارج شہیر کی آواز پر جارج پلٹا جی سر اور معلوم کرو فیشن ڈیزائینگ کمپنی میں میرب نام کی  
لڑکی کا بھی پر موشن کروادو اور اسے اچھی سیلری ملیں یس بوس کام تھوڑی دیر میں ہو جائے گا  
.... جارج مسکراتا ہوا کمرے سے چلا گیا

آپ کون سر معین جارج کو دیکھ کر حیران ہو کر پوچھا اور تم اس وقت میرے گھر میں کیا کر  
... رہے ہو

جارج نے مسکراتے ہوئے سر معین سے کہا اوہ ڈیر پر وفیسر کیوں بھڑک رہے ہے بیٹھے ناکافی  
... پیتے ہیں

... مایج نام کی لڑکی آپ کی اسٹوڈنٹ ہے جارج نے سر معین کو دیکھتے ہوئے کہا

... ہاں کیوں سر معین نے جارج سے کہا

اسکے کل کے رزلٹ میں آپ نے کتنے مارکس دیے ہے جارج نے سر معین کی ٹیبل پر سے

... چلغوزے کھاتے کہا

..وہ توفیل ہے سر معین تنزیاہنسی سے جارج کو کہا

وہ پاس ہو جانی چاہیے جارج بے سر معین سے کہا جس پر سر معین مسکرا نے لگے سوری مسٹر  
...میں بچوں کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتا

جارج نے مسکراتے ہوئے گن سر کے سامنے رکھ دی کیا اب بھی نہیں پاس کرے گے اور ہاں  
...کسی کو شک ہونا نہیں چاہیے

.. سر معین گھبراتے ہوئے جارج سے کہا ہاں میں میں پاس کر دوں گا  
.... جارج نے مسکراتے ہوئے سر معین سے کہا گڈ پروفیسر اور جارج وہاں سے چلا گیا  
... جارج نے میرب کا آفس ڈھونڈتے ہوئے کہا

آخر یہ ہیں کون جن کی سر اتنی سفارش کروا رہے ہیں جارج نے ایک فیشن ڈیزائینگ کمپنی کے  
.... پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا

لگتا ہے نایاب بیبی کی دوست ہیں جارج کہتا ہوا آفس میں گیا مجھے یہاں کے اونر سے ملنا ہے  
جارج نے رسیپشنسٹ سے پوچھا وہ سر تو بزی ہیں آپ ویٹ کر لیں جارج نے مسکراتے ہوئے  
رسیپشنسٹ کو دیکھتے ہوئے روم میں جانے لگا سر آپ نہیں جاسکتے سر بزی ہیں رسیپشنسٹ  
.... جارج کے پیچھے جانے لگی

لیکن جارج جب تک روم میں چلا گیا تھا سر میں نے انہیں کہا کہ آپ بڑی ہیں لیکن یہ اندر.... آگئے رسیشنسٹ نے سر یاسر سے کہا

... آپ کون ہیں یاسر نے جارج سے پوچھا جو چیئر پر بیٹھ چکا تھا مجھے شہیر خان نے بھیجا ہے اوہ شہیر خان نے بتائیں میں آپ کا کیا کام کر سکتا ہوں یہاں میرب نامی لڑکی کا پر موشن کرنا.... ہے سیلری بھی اچھی رکھنی ہے جارج نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ کا کام ہو جائے گا جارج روم سے نکلتا ہوا اچانک رکاسا منے کھڑی میرب جو ناک پر پین... رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

جارج میرب میں ہی کھو گیا جارج کو ہوش جب آیا جب اسکے فون پر کال آئی اور جارج..... مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا

کیسی ہو ماہی اب طبعیت کیسی ہے تمہاری اور تم آ کیوں نہیں رہی تھی دو دن سے یونی ریان نے ماہی سے کہا جو ابھی یونی آئی تھی ہاں ٹھیک ہے طبعیت ماہی نے ریان سے کہا سامنے سے آتی ایلی اور نایاب ماہی کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور ماہی سے گلے گلی کیسی ہو ماہی میں نے تمہیں بہت مس کیا ایلی نے ماہی سے کہا اچھا چلو چلتے ہیں کلاس میں نایاب نے ماہی اور ایلی سے کہا اور... کلاس میں چلی گئی

.... بلانج نے ماہی کی طرف دیکھا ماہی بے غصے سے اپنا منہ بلانج سے پھیر لیا

.. سو کلاس آج ہم اسائنمنٹ کے مارکس بتائے گے سر معین نے مارکس بتانا شروع کیے  
ایلی نایاب ریان کے مارکس ہیں سر معین نے ایلی نایاب ریان کو دیکھتے ہوئے کہا 50 نایاب اور  
ایلی ریان بہت خوش ہوئے پوری کلاس کے مارکس بتانے کے بعد سر معین نے ماہی اور بلانج  
... کے مارکس بتانے لگے

مالیج آپ کا اسائنمنٹ بہت اچھا تھا میں نے دیکھا بیٹا اور آپ نے محنت بھی بہت کی تھی کسی اور  
کی غلطی کی سزا ہم کسی اور کو تھوڑی دے سکتے ہیں اس لیے میں نے ڈیسائیڈ کیا ہے آپ کے مارکس 50  
اؤٹ آف 40 ملیں ہے سر معین کی بات پر ماہی کی خوشی کا ٹھکانا نہیں تھا ایلی اور نایاب بلانج  
... ریان بہت خوش ہوئے

اور مسٹر بلانج شاہنواز آپ کے مارکس ہیں 30 آپ کا اسائنمنٹ بھی بہت اچھا تھا اور بیٹا آئندہ سے  
... خیال رکھئے گا سر معین کی بات پر بلانج مسکرا نے لگا

یار میں بہت خوش ہو کلاس ختم ہوتے ہی ایلی نایاب سے ماہی کہنے لگی ہم بھی بہت خوش ہیں ماہی  
آ جاؤ لا بیری چلتے ہیں نایاب نے ایلی اور ماہی سے کہا اور تینوں لا بیری جانے لگی... ماہی  
سنو بلانج کی آواز پر ماہی پلٹی منا کیا تھا نامیرے سامنے مت آنا سمجھ نہیں آتی ماہی نے بلانج سے  
غصے سے کہا اور لا بیری جانے لگی یار میری بات سنو تو بلانج نے ایک بار پھر ماہی کا راستہ  
... روکا

...مجھے کوئی بات نہیں سنی اور وہاں سے چلی گئی بلانج ماہی کو جاتا دیکھتا رہا  
تم کیوں بیٹھے ہو ہمارے ساتھ ایللی نے ریان کو لائبریری میں ساتھ بیٹھا دیکھ کر کہنے لگی ماہی اور  
... نایاب ریان کو دیکھ کر مسکراتے لگی

کیا مطلب کیوں بیٹھا ہو یا راب تو ہم دوست بن گئے ہیں ناریان نے ایللی کو دیکھتے ہوئے کہا ایللی  
جو ہنستے ہوئے ریان سے کہنے لگی یہ کب ہوا ہم دوست کب بنے ریان نے نایاب اور ماہی سے کہا  
تمہاری بات کون کر رہا ہیں بندری میں تو نایاب ماہی کی بات کر رہا ہو ریان نے ماہی اور ریان کو  
آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر ماہی اور نایاب نے ریان کی بات پر کہا ہاں بھئی ریان دوست ہیں  
... ہمارا اب ماہی نایاب کی بات پر ایللی کا منہ غصے سے کھولا رہ گیا

آپ لوگ خاموش نہیں ہو سکتے لائبریری ہیں یہاں بات کرنا نہیں پتا نہیں ہیں کیا آپ کو لائبریری  
.. انچارج نے ایللی ریان ماہی نایاب کو ڈانٹا

ناياب کے فون پر بلانج کا میسج دیکھ کر نایاب نے ایللی کو آنکھ سے اشارہ کیا اور ریان نے ایللی کو اور  
ناياب کے اشارے کو سمجھتے ہوئے ماہی سے کہا جو اس وقت بک پڑھ رہی تھی۔ ماہی آ جاویا باہر  
چلتے ہیں ریان کی بات پر نایاب اور ایللی بھی ماہی سے کہنے لگی ہا یا ر ماہی آ جاو باہر چلتے ہیں ہمیں یہ  
.. لائبریری گھور رہی ہے

... ماہی نے بھی نایاب ریان ایللی کی بات پر کہا ہا یا ر چلو اور وہ باہر چلے گئے

یہ کیا ہو رہا ہے ماہی نے تھرڈ فلور سے نیچے دیکھا اور ایللی نایاب ریان بھی دیکھنے لگے جہاں بلانج نیچے کھڑا سوری کا بورڈ پکڑے اور کچھ گلز نے بلون پکڑے ہوئے تھے اور بلانج بے سوری کا بورڈ جس پر بڑا بڑا سا سوری مابلیج لکھا ہوا تھا بلانج نے ماہی کو دیکھتے ہوئے بورڈ اوپر کیا اور تیز آواز میں ماہی سے کہا ایم سوری ماہی پلیز مجھے معاف کر دو پوری یونی کے اسٹوڈنس جماتھے جو سب ماہی کے معاف کرنے کے منتظر تھے اور ماہی ابھی تک شوگڈ کی سی کیفیت میں کھڑی بلانج کو دیکھ رہی تھی جب ہی ایللی نے ماہی سے کہا یار معاف کر دو کتنے اچھے سے سوری کر رہا ہے یار بہت کم لوگ ہوتے ہے جن کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے ایللی نے ریان پر تنز کرتے ہوئے ماہی سے کہا جس پر ریان کا منہ کھولا کا کھولا رہ گیا

بلانج اب دوبارہ ماہی سے کہنے لگا سوری ماہی مسکرا نے لگی اور تیز آواز میں اٹس اوکے کہا ماہی .... کے کہتے ہی بلونز ہوا میں اڑائے اور سب نے کلیپنگ کی بلانج کی خوشی کا ٹھکانا نہیں تھا

امی ماہی یار کہا ہو سب جلدی آؤ مجھے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے میرب جو ابھی آفس سے آئی ... تھی اور خوشی کی وجہ سے ماہی امی کو بلارہی تھی

... ہاں ہاں یہاں ہیں ہم ماہی اور زکیا بیگم نے میرب سے کہا اب بتاؤ کیا خوشخبری ہے

امی میرا پر موشن ہو گیا ہے اور آپکو پتا ہے میری سیلری بھی بھڑادی ہے میرب نے ماہی اور ... زکیا بیگم سے کہا

... ہے سچ میں اللہ میری بچی کو اور کامیابی دیں زکیا بیگم نے میرب کو دعا دیتے ہوئے کہا  
یار میرب یہ۔ تو واقعی بہت اچھی نیوز ہے ماہی نے میرب سے کہا اور آج ہم باہر ڈینر پر چلے گے  
... میرب نے ماہی اور زکیا بیگم سے کہا

... نہیں بیٹا فوزول خرچی کرنے کی کیا ضرورت پے زکیا بیگم نے میرب سے اور ماہی سے کہا  
نہیں یار امی ہم جائے گے پلینز ماہی اور میرب نے زکیا بیگم سے منت کی چلو چلے گے زکیا بیگم  
..... نے ماہی اور میرب سے کہا جس پر دونوں زکیا بیگم کے گلے لگ گئی

بھیا مجھے آپکو کچھ بتانا ہے نایاب نے شہیر کے روم میں آتے ہوئے کہا... ارے نایاب آؤ بیٹھو  
... کیا بات کرنی ہے شہیر نے نایاب سے کہا

آئے اور وہ پاس ہو گئی 40 بھیا آپکو پتا ہے نایاب نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا ماہی کے مارکس  
.... نایاب نے خوشی سے شہیر کو بتایا

... شہیر نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا ارے واہ چلو بہت اچھی بات ہے  
اور ہاں بھیا مجھے آپ سے کچھ اور کہنا ہے نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے شہیر سے  
..... کہا

.... ہاں بولو کیا کہنا ہے شہیر نے نایاب سے کہا

وہ بھیا ایللی کے گھر پر ایک گیٹ ٹوگید رہے تو اس نے آپکو بھی بلایا ہے پلیز آپ چلے گئے نا  
... نایاب نے شہیر سے کہا

... شہیر نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا کون کون آرہا ہے

.... نایاب نے شہیر کو بہت ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے بتایا

..... بلانج بھائی اور ریان بھائی اور ماہی ایللی میں اور آپ نایاب نے شہیر کو بتایا

.... اچھا ماہی بھی آرہی ہے شہیر نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے نایاب سے پوچھا

... جی بھیا آپ چلے گئے نا ایللی نے خاص کو کہہا تھا شہیر بھائی کو بھی لانا نایاب نے شہیر کو بتایا

... چلو چلے گئے شہیر نے نایاب سے کہا اور وہاں سے چلا گیا

روم سے باہر آتے ہوئے شہیر نے مسکراتے ہوئے خود سے کہامائے پر نسیس آج آپکا بے

سبری سے انتظار رہی گا

.... ہیلوز ہے نصیب زہ نصیب آج تم نے مجھے کال کی ریان نے ایللی کو چھیڑتے ہوئے کہا

زیادہ بنومت جنگلی سانڈ ایللی نے دانت پیستے ہوئے ریان سے کہا.... میں نے اسلئے فون کیا ہے

تمہیں میرے گھر آج ایک چھوٹی سے گیٹ ٹوگید رہے تو تم بھی آجانا ایللی نے جلدی سے اپنا

.... جملہ مکمل کیا



ریان شوگڈ ہو گیا کیا کہا تم نے بندری تمہارے گھر مجھے تم نے بلایا ہے ریان نے حیرت سے ایللی سے پوچھا ....

ہاں میرے گھر سن لیا اور ٹائم پر آ جانا بس لیٹ ہوئے نا چھوڑو گی نہیں ایللی نے غصے سے ریان سے کہا ...

... ہا ہا ہا وہ ڈیر ایللی میں تو چاہتا ہو تم چھوڑو نہیں مجھے .. ریان نے ایللی کو چھیڑتے ہوئے کہا ... ایللی غصے سے لال پیلی ہو گئی اور فون کاٹ دیا ..... سمجھتا کیا ہے اپنے آپکو جنگلی سانڈ

کیسا لگ رہا ہو میں ماما بلانج نے مسسز شاہنواز سے پوچھا جو اس وقت براون تھری پیس میں ..... ملبوس بہت خوبصورت لگ رہا تھا

کہاں جا رہے ہو اتنا تیار کو کر لگتا ہے کوئی اسپیشل پارٹی ہے مسسز شاہنواز نے بلانج کو چھڑتے ... ہوئے کہا

... اسپیشل تو بہت ہے ماما بلانج نے مسسز شاہنواز کو مسکراتے ہوئے کہا مجھے تو لگتا ہے میری شاید ہونے والی باہو بھی آرہی ہے اس پارٹی میں مسسز شاہنواز نے بلانج کو ... مزید اور چھیڑا

آپکو کیسے پتا مابلانج نے حیران ہوتے ہوئے مسسز شاہنواز سے کہا... اچھا تو یہ ریان کے بچے  
.... نے بتایا ہو گا آپ کو

... جس پر مسسز شاہنواز نے مسکراتے ہوئے بلانج کو آل دا بیسٹ کہہ کر وہاں سے چلی گئی  
..... بلانج نے دانت پیستے ہوئے دل میں ریان کو کوسہ چھوڑو گا نہیں تجھے میں ریان اور چلا گیا  
... تم کسے ڈھونڈ رہے ہو ایللی نے ایڈم کو کسے ڈھونڈتے دیکھ کر کہا  
نہیں یار میں کسے ڈھونڈو گا ایڈم نے جھپٹاتے ہوئے ایللی سے کہا.... پارٹی انجوائے کیوں نہیں  
... کر رہے ایللی نے ایڈم کو چھیڑتے ہوئے کہا

... ارے میں تو انجوائے کر رہا ہوا ایڈم نے ایللی کو مسکراتے ہوئے کہا  
ایللی یار بات تو سنو ایڈم نے ایللی سے کہا یار تمہارے فرینڈز نہیں آئے ابھی تک ایڈم نے آخر  
کار ڈرتے ہوئے ایللی سے پوچھ ہی لیا جس پر ایللی نے ایڈم کو مزید چھیڑتے ہوئے کہا ہا بس آنے  
.... ہی والے ہو گے ماہی اور بلانج ریان ایللی نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے ایڈم کو دیکھا  
اور وہ وہ نانا یاب نہیں آرہی کیا ایڈم نے گھبراتے ہوئے ایللی سے پوچھا نہیں یار وہ نہیں آرہی  
... ایللی نے ایڈم سے کہا جس پر ایڈم کے چہرے پر بے حد مایوسی چھا گئی

سامنے سے آتی نایاب کی آواز پر ایڈم پلٹا اور ایللی کو غصے سے دیکھنے لگا... ایللی جواب نایاب اور  
شہیر سے مل رہی تھی... یہ میرا بھائی ہے ایللی نے شہیر سے ایڈم کا تعارف کروایا ایڈم بھی

بہت خوش دلی سے شہیر سے ملا اور ایڈم نے نایاب کو ایک نظر دیکھا جو اس وقت مہرون فراک کھولے بال بڑی بڑی آنکھوں پر چشمہ بہت پیاری لگ رہی تھی ایڈم تو نظر ہٹانا ہی بھول گیا نایاب ایڈم کو دیکھ کر اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے نیچے نظریں کر لی جس پر ایڈم مسکرانے لگا.....

یار لیٹ نا ہو گئے ہو وہ بندری مجھے مار دے گی ریان نے ایللی کے گھر کے باہر کھڑے ہوتے ہوئے بلاج سے کہا یار میں ٹھیک تو لگ رہا ہوں نا ریان جو اس وقت بلو تھری پیس میں ملبوس ... نے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے بلاج سے کہا

ہاں یار تو بہت ہینڈ سم لگ رہا ہے ایللی تو آج تجھے پکا پرپوز کر دے گی بلاج نے ریان کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر ریان نے بلاج سے کہا وہ پرپوز کیا میرا خون کر دے گی اچھا اب باہر ہی ساری .... باتیں کر لیں گا اندر چلتے ہیں بلاج نے ہنستے ہوئے ریان سے کہا

اوہ بلاج اور ریان بھائی والے آگئے نایاب جو اس وقت ایللی اور شہیر کے ساتھ کھڑی تھی بلاج ... اور ریان کو آتا دیکھ کر کہا

ہیلو کیسی ہو نایاب بلاج نے نایاب کے سے کہا جی میں ٹھیک ہو بھیا یہ ہے بلاج بھائی اور یہ یے ..... ریان بھائی اور یہ میرے شیریں بھیا نایاب نے انٹرو کرواتے ہوئے کہا

.... شہیر بھی بہت اچھے سے بلاج اور ریان سے ملا

آج کے دن تو لڑکی بن جاتی ریان نے ایللی کو دیکھتے ہوئے کہا جو وہی لڑکوں والی ڈریسنگ ہاتھوں میں بینڈز جینس شرٹ پہنے ہوئے تھی

کیوں تمھے کیا مصلہ ہے ایللی نے چڑتے ہوئے ریان سے کہا ویسے آج اچھے لگ رہے ہو ایللی نے

..... ریان کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا

.. کیا کہا تم نے پلیز دوبارہ کہنا ریان کو جیسے ایللی کے منہ سے اپنی تعریف سن کر یقین نہیں آیا

... پاگل ہو گئے ہو کیا ایللی نے ہنستے ہوئے ریان سے کہا

تمہارے لیے تو پاگل ہی ہو گیا ہو ریان نے ایللی کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا ایللی کی تو بولتی

..... بند ہو گئی میں آتی ہو اور وہاں سے چلی گئی ریان کھڑا مسکراتا ہوا ایللی کو دیکھتا رہا

شہیر جو اس وقت ماہی کو ڈھونڈ رہا تھا جو ابھی تک نہیں آئی تھی بلال اور ریان ایللی نایاب ایڈم

... سب باتوں میں مصروف تھے بلال کی نظریں بھی ماہی کو ہی ڈھونڈ ہی تھی

شہیر فون کال سننے کے لیے باہر لان میں چلا گیا فون کال کٹتے ہی جانے لگا جب ہی سامنے سے

ماہی آتی نظر آئی ریڈ فرائیڈ میں کھولے بال اونچی ہل کی سینڈل شہیر ماہی کو دیکھتا رہ گیا جب

ہی اچانک ماہی کا پاؤ موڑا جب ہی شہیر نے ماہی کو اپنی باہوں میں لے لیا ماہی نے شہیر کی کالر زور

سے پکڑی ہوئی تھی اور آنکھیں بند کر لی شہیر ماہی کو دیکھتا ہوا اتا ہوا دیکھ کر کہنے لگا آنکھیں

کھول سکتی ہو اب تم شہیر کی آواز پر ماہی جلدی سے کھڑی ہوئی اور شہیر ماہی کو دکھ کر کہنے لگا

میں تمھیں کبھی گرنے نہیں دوں گا ماہی نے شہیر کی آنکھوں سے خوف کھاتے ہوئے کہا جی کیا مطلب شہیر بے ماہی کے پاس آکر کہا بہت خوبصورت لگ رہی ہو جی شکریہ ماہی گھبراتے..... ہوئے وہاں سے چلی گئی اور شہیر ماہی کو دیکھ کر مسکراتے لگا

بلانج ماہی کو دیکھتا رہ گیا کیسی ہو ماہی بلانج نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا میں ٹھیک ہو ماہی نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا بہت خوبصورت لگ رہی ہو بلانج نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے..... شرماتے ہوئے بلانج کا شکریہ کیا

سو آپ کے کیا ہو بی ہے ایللی کے آواز پر سب شہیر کی طرف متوجہ ہوئے مجھے گنز پستول شکار کرنے کا شوق ہے شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے ایللی کو بتایا جس پر ایللی کا منہ کھولا رہ گیا اوووو یہ ہوتے ہے ناشوک لڑکوں والے ایک تم ہو جو بس بائیک بھی صحیح سے نہیں چلا سکتے ایللی نے ریان کو تنز کرتے ہوئے کہا.... جس پر ریان نے ایللی کو غصے سے کہا بندری یہ بھی لڑکوں والے... شوک ہی ہوتے ہیں جس پر سٹہسنے لگے

شہیر نے بلانج کو دیکھتے ہوئے کہا آپ کو کس چیز کا شوک ہے... بلانج ماہی کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگا مجھے کارز کا شوک ہے اور ریسینگ کرنے کا شوک بہت ہے کیکن اب نہیں ہے....

شہیر نے بلانج سے کہا اب کیوں نہیں ہے بلانج بے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا وہ بس ایسے ہی اب دل نہیں کرتا ماہی نے نیچے نظریں جھکا لی..... اور مس ماہی آپکو کس چیز کا شوک ہے شہیر نے بہت پیار سے ماہی سے پوچھا ایللی ہسنے لگی سب ایللی کو ہسنتا دیکھ کر حیران ہوئے پاگل ہو گئی ہو کیا۔ بندری ریان ایللی کو ہسنتا دیکھ کر کہنے لگا جس پر ایللی نے کہا ماہی کو ناو لڑ پڑھنے کا۔ شوک ہے ماہی نے غصے سے ایللی کو ڈانٹا یا ر بس کر جا ایللی.. اچھا تو آپ کو ناو لڑ پسند ہے شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا جی اور پھر ایڈم نے جلدی سے نایاب سے پوچھا تمہیں کس چیز کا شوک ہے

.....

شہیر نے مسکراتے ہوئے آہستہ سے کہا نایاب کو ڈیزنی کے کارٹون بہت پسند ہے اور اب سب ... بہت ہسنے لگے ہسنتے ہوئے ایل کو پتا نہیں چلا اسکا ہاتھ ریان کے ہاتھ میں تھا بھیا بس نانا نایاب نے ناراض ہوتے ہوئے شہیر سے کہا جس پر شہیر نے جلدی سے بات..... سنبھالتے ہوئے کہا نایاب بہت اچھی پینٹنگ کرتی ہے

کافی دیر تک پارٹی انجوائے کرتے رہے سب پھر نایاب اور شہیر چلے گئے ماہی جانے لگی اچانک ریان اور ایللی نے ماہی سے کہا یا تم بلانج کے ساتھ چلی جاو ماہی نے ایللی کو گھورتے ہوئے کہا نہیں میں چلی جاو گی ماہی نے بلانج سے کہا ایللی نے ماہی سے کہا اتنی رات ہو گئی ہے یا روہ جاتو رہا۔ ہے تجھے ڈراپ کر دے گا جس پر بلانج نے ماہی سے کہا اگر آپکو کوئی پروہلم نا ہو تو میں آپکو

ڈراپ کو۔ سکتا ہو او کے ماہی نے بلاج کی بات مان لی اور اس کے ساتھ چلی گئی... ماہی کے اگے..... جاتے ہی بلاج نے ایللی اور ریان کو تھمب کا اشارہ کیا اور چلا گیا

تمہارا کیا رہنے کا ارادہ ہے ایللی نے ریان سے کہا جس پر ریان مسکراتے ہوئے ایللی سے کہا تم کہو تو رکھ جاتا ہوا ایللی نے دانت پیستے ہوئے ریان کو جانے کہا اور ریان جانے لگا واپس مڑ کر ایللی سے کہنے لگا وہ مجھے کہنا تھا ایللی وہ اور جلدی سے ایللی کے گال پر کس کر کے بھاگ گیا ایللی غدے لال..... پیلی ہوتی ہوئی چیخی ریا یا یا یا ن

ایللی اور ریان کا کیا بنے گا بس بلاج نے کارڈ راسیو کرتے ہوئے خاموشی کو توڑا جی بہت کیوٹ ہیں..... دونوں ماہی نے سامنے دیکھتے ہوئے بلاج سے کہا

وہ ماہی اس دن کے لیے سوری بلاج نے شرمندہ ہوتے ہوئے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے بلاج.... کو دیکھتے ہوئے کہا اٹس او کے

بلاج ماہی کو دیکھتا رہا کچھ دیر پھر ماہی کے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کیا اور ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا آج تم بہت پیاری لگ رہی تھی ماہی نے گھبراتے ہوئے بات پلٹی وہ وہ آپ نے پارٹی میں یہ کیوں کہا کہ آپ نے ریسینگ کرنا چھوڑ دی ہے آپ کو تو پسند تھی نانا یا ب نے بلاج کو دیکھتے ہوئے کہا بلاج مسکراتا ہوا ماہی سے کہنے لگا وہ اسلیے وہ میری پسند کو پسند نہیں

تھی بلانج کی بات پر ماہی کے گال لال ہو گئے وہ وہ میرا گھر آگیا ماہی نے گھر آنے کا شکر کیا بلانج  
..... سے کہا جس پر بلانج نے مسکراتے ہوئے کہا خیال رکھنا اوکے ماہی کو جاتا دیکھتا رہا  
یار بس مجھے ایک کار مل جائے روز روز کے رکشوں کے انتظار سے جان چھٹے گی میری میرب جو  
..... اس وقت رکشے کا انتظار کرتے ہوئے خود سے باتیں کر رہی تھی  
جورج کی نظر میرب پر پڑی جورج رکشے میں بیٹھ چکی تھی یہ تو وہی آفس والی لڑکی ہے جورج منہ  
.... میں بڑبڑاتے ہوئے رکشے کا پیچھا کرنے لگا  
آفس کے اندر جاتا دیکھ جورج میرب کے پیچھے گیا جورج کے موبائل پر شہیر خان کا نمبر جگمگا رہا  
تھا جورج کال سنتا ہوا آفس سے باہر آگیا اور آفس کو دیکھ کر مسکرا نے لگا۔۔۔۔۔  
ایلی جو آج یونی نہیں گئی تھی ریان نے کلاس لینے کے بعد ایلی کو کال کی تم کیوں پریشان ہو رہے  
..... ہو ماہی نے ریان کو دیکھتے ہوئے کہا  
وہ میں وہ ریان نے گھبراتے ہوئے ماہی کو دیکھا یار وہ ایلی کیوں نہیں آئی آج یونی ریان نے ماہی  
..... سے پوچھ ہی لیا  
ہاں یار ایلی کیوں نہیں آئی بلانج نے بھی ماہی سے پوچھا وہ کیسے آتی آج اسکی ماما کی برسی ہے وہ  
.... لوگ شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں ماہی نے افسردہ لہجے میں بتایا



ہاں آج یونی میں مزہ بھی نہیں آیا ریان نے منہ بناتے ہوئے بائیک اسٹارٹ کی ماہی اور بلانج  
... ریان کو دیکھ کر ہنسنے لگے

جورج ایک بار پھر میرب کے آفس میں تھا دور کھڑی میرب اب برائیڈل ڈریسز اپنے اوپر لگا  
.. کرچیک کر رہی تھی

سب سے پہلے تو دس پندرہ پیک لائوں گی چاکلیٹ کے پھر یہ اپنا ڈبامو بائیل چینج کروں گی یا اللہ  
.... تو مجھ پر اتنا مہربان ہے ہا ہا ہا ہا میرب نے ہنستے ہوئے کہا



علینہ بیٹی کا پوچھ رہے ہو جی میں علینہ کا پوچھ رہا ہوں عمر رسیدہ عورت جواب نارنجی کھاتے  
..... ہوئے ریان کو بتانے لگی

وہ لوگ تو شہر سے باہر گئے ہیں کل تک واپس آئیں گے تم کون ہو انکے بوڑھی عورت نے ریان  
..... سے پوچھا میں میں انکا دوست ہوں ریان نے ہکلاتے ہوئے بتایا

اچھا کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئیں ہیں بوڑھی عورت جو بہت مزے سے نارنجی کھا  
رہی تھی اب ریان کا دل چاہا کہ وہ ان سے چھین کر کھالے یہیں قریب میں ایک چھوٹا سا  
گاؤں ہے ایک گھنٹے کا سفر ہے وہیں گئیں ہیں وہ لوگ بوڑھی عورت نے ایک نارنجی کی پھانک  
منہ میں ڈالتے ہوئے ریان کو بتایا ریان نے بوڑھی عورت کی ہٹ میں سے ایک پھانک اٹھا کر  
اس کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

نایاب جو اس وقت ایک چھوٹے سے پارک میں بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی یہاں  
آؤ میرے پاس چاکلیٹ بھی ہے لیکن میں چاکلیٹ جب دوں گی جب تم لوگ مجھے پکڑو گے  
نایاب بھاگتے ہوئے پارک کے دوسرے ایریا میں آگئی نایاب کا سانس بہت برے طریقے سے  
بہال پھول رہا تھا اب اچانک نایاب کی نظر دور بیٹھے ایڈم پر پڑی نایاب اپنا چشمہ ٹھیک کرتی  
..... ہوئی ایڈم کے پاس آکر بیٹھ گئی

ہیلو ایڈم تم کیا کر رہے ہو یہاں ایڈم جو آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا نایاب کی آواز پر حیران ہوا تم تم .... یہاں کیا کر رہی ہو ایڈم نے نایاب سے پوچھا

میں میں تو منتھ کے اینڈ میں اس پارک میں ضرور آتی ہوں تم یہاں کیا کر رہے ہو ایڈم جو .... اس وقت اپنے آنسو صاف کر رہا تھا تم رورہے ہو

ناياب نے حیران ہوتے ہوئے ایڈم سے پوچھا نہیں میں نہیں رورہا ایڈم نے مسکراتے ہوئے .... نایاب سے کہا

تم جھوٹ بول رہے ہو تم کیوں رورہے اور تم روتے بھی ہو میں تو سمجھی تھی کہ میں ہی روتی ہوں بس یہاں تو تم بھی رورہے ہو تم تو بہت بریو ہو پھر کیوں رورہے ہو نایاب نے ایڈم سے .... کہا

جس کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہو رہی تھیں آج میری ماما کی برسی ہے ایڈم نے بہت مشکل سے .... اپنا جملہ مکمل کیا

اوہ آئی ایم سو سوری نایاب نے ایڈم کو دیکھتے ہوئے کہا کوئی بات نہیں ایڈم نے مسکراتے .. ہوئے نایاب سے کہا

..... ویسے تم یہاں کیا کر رہی ہو مس چشمش ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا

میں ہاں میں یہاں ہر منتہ کے اینڈ میں آتی ہوں بچے مجھے بہت پسند ہیں اس لیے میں یہاں آتی ہوں ان بچوں کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کر کے مجھے اچھا لگتا ہے نایاب نے پارک میں کھیلنے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سامنے سے بھاگتا ہوا ایک بچہ نایاب کی جانب آنے لگا بلیک رومپر فل..... کرل بال گرے آئس چار سال کا بچہ اب نایاب کے پاس آکر ہنسنے لگا

.... یہاں آؤ تم موٹو نایاب نے بچے کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا

تمہیں ایڈم پتا ہے یہ میرا فیورٹ ہے اور اس کا نام ابراہیم ہے نایاب نے ابراہیم کے گال کو ... چھوتے ہوئے کہا

... واقعی یہ تو بہت خوبصورت ہے ایڈم نے ابراہیم کو چھوتے ہوئے کہا

اب ابراہیم واپس نایاب کی گود سے اتر کر بھاگنے لگا نایاب مسکراتے ہوئے ایڈم کو دیکھنے لگی.....

لیکن تم یہاں کیوں آتی ہو پارک تو شہر میں بھی ہیں یہاں کیوں آتی ہو ایڈم نے نایاب سے .... پوچھا

بابا بچپن میں ہمیں یہاں لے آیا کرتے تھے یہاں بہت سکون بھی ہے اچھا لگتا ہے یہاں آکر یہ گائوں بہت خوبصورت ہے بابا ایک بار ہی لائے تھے مجھے پھر میں ضد کرتی تھی کہ مجھے آپ

گاؤں لے کر چلیں پھر بابا ہر منتھ کے اینڈ میں مجھے یہاں لے آیا کرتے تھے پھر میں جب بڑی .... ہو گئی تو خود آجاتی ہوں نایاب نے مسکراتے ہوئے ایڈم سے کہا

ویسے یہاں آکر لگتا نہیں ہے کہ یہ گاؤں ہے یہ بلکل ایک سٹی کی طرح ہے ایڈم نے نایاب سے .... کہا

...ہاں یہ بلکل ایک چھوٹا سا شہر لگتا ہے نایاب نے ایڈم سے کہا

ویسے تم یہاں کیوں آتے ہو میری بھی یہ فیورٹ جگہ ہے میں جب اداس ہوتا ہوں تو یہاں آجاتا ہوں یہاں آکر سکون ملتا ہے بچوں کے قہقہوں کی آواز بہت مدھم آرہی تھی نایاب نے .... ایڈم سے پوچھا کیا تم نے اپنی ماما کو دیکھا ہے

ایڈم نے افسردہ لہجے میں بتایا نہیں بس پکس میں دیکھا ہے اچھا کیا تمہیں ماما یاد آتی ہیں ہاں بہت نایاب کے پوچھنے پر ایڈم نے بتایا ویسے مجھے بھی میری ماما بہت یاد آتی ہیں میں بہت چھوٹی تھی جب انکی ڈیٹھ ہو گئی نایاب نے ایڈم کو بتایا وہ اچھا نایاب نے مسکراتے ہوئے ایڈم کو دیکھا شاید میں اسلیے اتنی ڈرپوک ہوں اسلیے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو جاتی ہوں نایاب نے ہنستے ہوئے کہا ....

تم بہت اچھی ہو نایاب ایڈم نے نایاب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک .... کرتے ہوئے شکر یہ کہا

جس پر ایڈم ہنسنے لگا کیا تم میرے ساتھ واک کرو گی ایڈم نے کھڑے ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ  
 نایاب کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا نایاب نے کچھ سوچتے ہوئے ایڈم کا ہاتھ پکڑ کر کہا ضرور اور  
 ... وہ دونوں واک کرنے لگے

یار بہت تھک گئی آج تو ماہی بستر پر لیٹتے ہوئے کہنے لگی میری امی کب آئے گی ماہی خود سے  
 ..... باتیں کرنے لگی جب ہی اچانک ماہی کو اپنی کھڑکی پر کسی کا سایہ دیکھا  
 کون ہے وہاں ماہی ڈرتے ڈرتے کھڑکی کے پاس جانے لگی اور اچانک سے ماہی کے منہ سے زور  
 .... دار چیخ نکلی

... بلانج نے جلدی سے اپنا ہاتھ ماہی کے منہ پر رکھ دیا

... چپ ہو جاو مجھے پٹو اؤ گی کیا بلانج نے ماہی سے کہا

ماہی نے بلانج کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا تم کیا کیا کر رہے ہو یہاں ماہی نے گھبراتے ہوئے بلانج  
 سے کہا .....

وہ وہ یار ماہی مجھے تمہاری یاد آرہی تھی اسلیے آگیا بلانج نے اپنے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے ماہی  
 سے کہا ....

... ماہی جو غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی تو تم میرے روم میں ہی آگئے

وہ ایکچولی میری ایک چیز تمہارے پاس رہ گئی ہے بلانج نے ماسوم شکل بناتے ہوئے ماہی سے  
... کہا

.. کیا چیز رہ گئی ہے ماہی نے بلانج کو گور سے دیکھتے ہوئے کہا  
بلانج ماہی کے قریب ہو رہا تھا اور ماہی بلانج سے تین قدم پیچھے ہو رہی تھی اور ماہی دیوار سے جا  
... لگی

بلانج نے ماہی کی آنکھوں میں دیکھا ماہی جو گھبراتے ہوئے بلانج سے کچھ کہنے لگی جب ہی بلانج  
نے ماہی کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی اور اسے چپ کروا دیا.... بلانج نے آہستہ سے ماہی کے  
چہرے پر آتی کچھ لٹے بلانج نے پیچھے کرتے ہوئے ماہی سے کہا میرا دل تمہارے پاس رہ گیا ہے  
.... بلانج نے پیار سے ماہی کے گالوں پر کس کر کہ وہاں سے بھاگ گیا

ماہی جو ابھی تک شکا کڈ کھڑی تھی پھر جلدی سے کھڑکی سے نیچے جھاگتے ہوئے بلانج کو دیکھا  
... بلانج نے اوپر ماہی کو دیکھ کر ہنستے ہوئے آنکھ مار کر وہاں سے چلا گیا

.... اس انسان کو تو میں کل یونی میں دیکھوں گی بد تمیز ماہی نے مسکراتے ہوئے خود سے کہا  
ریان جو کافی دیر سے ایللی کو ڈھونڈ رہا تھا اب اس کی اچانک نظر ایک درخت کے پاس بیٹھی  
لڑکی پر پڑی ہاں یہی ہے ایللی ریان خود سے کہتا ہوا ایک سیکنڈ میں اس درخت کے پاس آ کر ایللی  
.... کے پاس بیٹھ گیا



ایلی جو منہ کو چھپائے بیٹھی تھی کیسی ہو بندری اچانک ریان کی آواز پر چونکی تم تم یہاں کیا کر..... رہے ہو اور تمہیں کیسے پتا کہ میں یہاں ہوں ایلی نے گھبراتے ہوئے ریان سے پوچھا تمہیں ڈھونڈنا کونسا مشکل کام ہے مجھے پتا تھا کہ بندریاں زیادہ تردد رختوں پر ہی پائی جاتی ہیں.... ریان نے ہنستے ہوئے ایلی سے کہا

جو بالکل خاموش درخت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی ریان نے مسکراتے ہوئے ایلی کو دیکھا اور... پھر خود بھی خاموش ہو گیا

تمہاری ماما کے بارے میں ماہی نے بتایا بہت افسوس ہوا تو میں نے سوچا کہ مجھے تمہارے پاس ہونا چاہیے تمہیں میری ضرورت ہو سکتی ہے ریان نے ایلی سے کہا جواب ریان کو دیکھ رہی تھی تمہیں اتنی غلط فہمی کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے ایلی نے ہلکی مسکراہٹ سجائے ریان سے کہا....

یار دیکھو ایلی تم چاہے جتنا منع کرو لیکن مجھے پتا ہے کہ تم یہ چاہتی ہو کہ مجھ جیسا ہینڈ سم لڑکا تمہارا فرینڈ بن جائے اور مجھے کوئی پروہلم بھی نہیں اگر تم فرینڈ بننا چاہتی بھی ہو تو ریان نے ایلی کو ہنسانے کی ناکام کوشش کی

ایلی اب آنکھیں بند کیے خاموش تھی اچھا ٹھیک ہے مجھے پتا ہے تم آج کے دن بہت افسردہ ہو..... اس لئے تم مجھ سے باتیں شیئر کر سکتی ہو ریان نے ایلی سے کہا

بہت شکریہ لیکن میرے پاس کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ میں تم سے شیئر کروں ایللی نے ریان سے..... کہا

.... اچھا ٹھیک ہے ریان اب بھی اب بالکل خاموش درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا  
.... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ایللی ریان نے ایللی کو کہتے سنا مجھے ماما بہت یاد آتی ہیں  
.... کیا تمہاری ماما ہیں ایللی کے سوال پر ریان نے کہا

.... ہاں میرے پاس میری ماما ہیں کیا تم نے اپنی ماما کو دیکھا ہے ریان نے ایللی کہا  
ہاں میری ماما کی ڈیٹھ ایڈم کے پیدا ہونے پر ہوئی ایڈم بہت چھوٹا تھا بابا کام کے سلسلے میں ملک  
سے باہر رہتے تھے ایڈم کیلئے بابا نے ایک آیا کو بھی ہائر کیا میں بہت چھوٹی تھی اسکول میں مجھے  
لڑکے تنگ کیا کرتے تھے کبھی کوئی لڑکی میں بالکل نایاب کی طرح تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ  
ڈرپوک ایللی درخت سے ٹیک لگائے ریان کو بتا رہی تھی ریان بھی ایللی درخت سے ٹیک لگائے  
ایللی کو دیکھتے ہوئے اسے سن رہا تھا پھر ایک دفاعی کچھ لڑکیوں نے میری بکس بھی پھاڑ دی اور  
مجھے واشروم میں بند کر دیا چھٹی کے ٹائم پر پیون نے مجھے باہر نکالا گھر پر آکر میں بہت روئی میں  
نے بابا کو کال کر کے اسکول چینج کا کہا پھر بابا نے میرا اسکول چینج کروایا ایللی کی آنکھوں میں  
.... آنسو جاری تھے

ریان بھی خاموشی سے اہلی کو سن رہا تھا پھر دن ایسے ہی گزرتے رہے ایڈم بڑا ہو گیا تھا اسے بھی میرے اسکول میں ایڈمیشن دلایا ایک بار کچھ لڑکے ایڈم کو مار رہے تھے اور اسکے پاس سے پیسے بھی لے رہے تھے جب میں نے انھیں منع کیا تو انھوں نے میرے بھی پیسے چھین لیے گھر آکر میں بہت روئی ایڈم کے گال پر انکی انگلیوں کے نشانات تھے ویکینڈ کی چھٹیوں پر بابا نے ہمیں اپنے پاس بلا لیا تھا اسٹارٹ کے ڈیز بہت اچھے سے گزرے ہمارے ویکینڈ کی چھٹیاں بھی ختم ہو رہی تھیں میں اداس تھی کہ پھر اسکول جانا ہے پھر وہی لڑکیاں اور لڑکے تنگ کریں گے میں وہاں ایک پارک میں بیٹھی تھی جب ایک بارہ سال کی لڑکی کو کچھ لڑکیوں نے دھکا دیا اور اسے مارنے کی بھے کوشش کی لیکن اس بارہ سال کی لڑکی نے ان دونوں لڑکیوں بہت مارا میں اسے دیکھ کر حیران ہو گئی وہ اپنی فٹبال لینے میرے پاس آئی اور مجھے اکیلا بیٹھ دیکھ کر مجھے کھیلنے کی بھی اوفر کی لیکن میں نے منع کر دیا پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے انہیں کیسے مارا میری بات پر وہ بہت ہنسی پھر اسنے مجھے بتایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے یہاں لوگ کمزور انسان کو ڈراتے ہیں اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ آپ ڈر رہے ہو تو یہ آپ کو اور ڈرائیں گے اسلیے کبھی کسی کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دو اگر کوئی آپ کو ڈرا رہا ہے تو آپ اس کو اس کے ..... ہی انداز میں ڈرائو وہ کہ کر وہاں سے چلی گئی

کیا مجھے تم سے محبت ہو گئی ماہی ڈیول نے سیگریٹ کا کش لیتے ہوئے نائٹ ڈریس میں چئیر پر بیٹھے ہوئے مسکراتے ہوئے خود سے کہا

آج تک ڈیول کو کوئی لڑکی اتنی اچھی نہیں لگی تم شاید وہ پہلی اور آخری لڑکی ہو جو شہیر کو بہت پسند آئی ہو ماہی اور جو چیز ڈیول کو پسند آجائے وہ پس پھر شہیر کی ہوتی ہے بہت جلد میں تمہیں

مالیج احمد سے مالیج شہیر خان بنالو گا شہیر کے مسکراتے ہوئے خود سے کہا اور ایک بار پھر  
.... سیگریٹ پینے میں مصروف ہو گیا

جارج جو کافی دیر سے میرب کی تصویر دیکھ کر مسکرا رہا تھا آج تو بات کروں گا میں میرب سے  
..... جارج اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے میرب کے آفس میں جانے لگا

جب اچانک اس کی ٹکرائو میرب سے ہوا تو میرب کے ہاتھ سے فائل گر گئی تھی پیپرز بھی  
نیچے گر چکے تھے میرب جو ابھی تک جارج میں گم تھی اور جارج گھبراتا ہوا میرب کے پیپرز  
..... اٹھانے لگا

بلکل فلمی سین ہے یہ تو میرب کی آواز پر جارج نے سر اٹھا کر میرب کو دیکھا جو اپنی بڑی بڑی  
آنکھوں سے جارج کو دیکھ رہی تھی میرب نے تھوڑے فلمی انداز میں پیپرز اٹھانا اسٹارٹ کیے  
..... اور سلوموشن میں پیپرز اٹھانے لگی

جارج میرب کی حرکت پر ہنسنے لگا میرب نے اپنا سر جارج کے سر سے ٹکرایا اور سر پر ہاتھ رکھ  
..... کر یہ ظاہر کرنے لگی کہ اسے چوٹ لگی ہے

اب تم مجھے دیکھو جیسے فلمز میں ہیر و ہیر وئن کے ماتھے پر ہلکے چھوتے ہیں میرب نے جارج سے  
کہا اور جارج جیسے تیار بیٹھا تھا تم تو بلکل کوئی ہولی ووڈ مووی کے ہیر و لگ رہے ہو تم بہت

خوبصورت ہو میرب نے آنکھوں کو گھماتے ہوئے جورج سے کہا اور ہنستے ہوئے وہاں سے  
..... جانے لگی

جورج جواب تک میرب کو سمجھ نہیں پارہا تھا اب میرب کو دور جاتا دیکھ اس کے پیچھے آیا بات  
..... سنو میری

جارج کی آواز پر ماہی نے پیچھے مڑ کر دیکھا ہیلو میرب نام جورج ہے کیا آپ میرے ساتھ کافی پینا  
.... پسند کریں گی

کیوں بھی میں تھوڑا فلمی کیا ہو گئی تم تو بالکل ہی فلم کے کیریٹر کارول کرنے لگے میرب نے  
..... جورج سے کہا میں کوئی کافی پینے نہیں جا رہی میرب نے آنکھیں گھوماتے ہوئے کہا  
میرب میری بات تو سنو جورج نے میرب کو روکنا چاہا تمہیں میرب نام کیسے پتا چلا میرب نے  
آنکھیں باہر نکالتے ہوئے کہا وہ نہیں کیا ہم کہیں بیٹھ کر بات کریں نہیں میں کہیں نہیں جا رہی  
تمہارے ساتھ میرب اب بولتے ہوئے کار میں بیٹھ گئی تھی جورج بھی اب زبردستی میرب کی  
کار میں بیٹھ گیا تم میری کار میں باہر نکلو میرب نے غصے سے جورج سے کہا دیکھو میں تمہیں  
مس میرب بہت پہلے سے جانتا ہوں اب میری بات سنو میں نے جب سے تمہیں دیکھا ہے  
جب سے دیوانہ ہو گیا ہوں تمہارا جورج نے کہتے ہوئے اپنے کوٹ سے موبائل نکالا اور اس  
..... میرب کو پکس دکھانے لگا میں تمہارے آفس آچکا ہوں

تم نے میری پکس لی تھی میرب نے آنکھیں باہر نکالتے ہوئے کہا تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو  
میرب جورج نے میرب کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تم تو واقعی میں بہت فلمی ہو  
اور یہ سین بھی بالکل فلمی ہے بتاؤ کہاں ڈروپ کروں تمہیں میرب نے ہنستے ہوئے جورج سے  
..... کہا اور جورج بھی میرب کو دیکھ کر قہقہہ لانے لگا

.....چند ماہ بعد

امی کتنی خوش ہوتی نا تمہاری اچھی جاب ہے میری بھی یونی ختم ہو جائے گی پھر مجھے بھی اچھی  
..... جاب مل جائے گی ماہی نے اداسی سے میرب کے کندھے پر سر رکھ کر کہا  
ہاں تم ٹھیک کہ رہی یو امی بہت خوش ہوتی آج امی کو بھی گئے ہوئے تین ماہ ہو گئے میرب نے  
آنسو صاف کرتے ہوئے ماہی سے کہا چلو سوتے ہے اب بہت رات ہو گئی ہے اور تم بھی کل  
.... سے یونی جانا اتنے ماہ سے چھوٹی کر رہی ہو ہاں میں کل سے جاو گی ماہی نے میرب سے کہا  
جب کہ اچانک دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر میرب نے حیران ہوتے ہوئے ماہی سے کہا اتنی  
.... رات کو کون ہو سکتا ہے

ماہی اور میرب گیٹ تک آئی کچھ لڑکے جو بائیک کا ہارن دیے رہے تھے اور باہر سے ہسنے کی  
.... آواز آرہی تھی

میرب اور ماہی دونوں گھبراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی جب ہی زوردار پھتر گیٹ پر پڑا جس سے ماہی اور میرب اور زیادہ خوف زدہ ہو گئی چلو ماہی روم میں چلو یہ محلے کے آوارہ لڑکے ہیں ڈرو مت روم میں چلو میرب نے ماہی کو تسلی دیتے ہوئے کہا جب کے میرب اندر ..... سے بہت خوف زدہ تھی

دونوں روم میں بند ہو گئی میرب ماہی کو سسلانے کی کوشش کر رہی تھی آوازے آنا اب بند ہو .... گئی تھی ... میرب نے ماہی کے بالوں کو سہلاتے ہوئے ماہی سے کہا میں کل گھر دیکھو گی دوسرا اب ہمارا یہاں رہنا مناسب نہیں ہیں جس پر ماہی نے ہاں میں سر ہلایا ..... اور وہ دونوں سو گئی

ایلی میں کیسا لگ رہا ہو ایڈم نے ایلی سے کہا جو اس وقت تھری پیس میں ملبوس ریڈ روزہا تھ میں پکڑے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا کیا وہ مجھے ہاں بول دے گی ایڈم نے پریشان ہوتے ہوئے .... ایلی سے کہا

زور وہ ہاں کر دے گی ایلی نے مسکراتے ہوئے ایڈم سے کہا .... پلیز دعا کرنا ایلی او کے ایڈم .... نے ایلی کے گال پر کس کی اور وہاں سے چلا گیا

کیا رہ گئی نایاب تم ایڈم جو اس وقت بہت عالیشان ریسٹورنٹ میں بیٹھنا نایاب کا ویٹ کر رہا تھا ....



سوری میں تھوڑا لیٹ ہو گئی نایاب نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے ایڈم سے کہا... کوئی بات نہیں بس شکر ہے تم آگئی میں تو سمجھ رہا تھا تم نہیں آو گی ایڈم نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا جو بلیک شرٹ... میں ملبوس اونچی ٹیل پونی آنکھوں میں چشمہ لگائے ہوئے ایڈم کے سامنے بیٹھی تھی... ہاں بولو ایڈم کیا ظروری بات کرنی تھی نایاب نے ایڈم کو دیکھتے ہوئے کہا وہ ایکجولی بات یہ ہے نایاب ایڈم نے ڈرتے ہوئے نایاب سے کہا ہاں بولو نایاب نے ایڈم سے کہا....

ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نایاب کے آنکھوں میں سے چشمہ ہٹایا جس پر نایاب نے .... ایڈم سے کہا یہ کیا کر رہے ہو تم ایڈم اب نایاب کا چشمہ سائیڈ پر رکھ کر نایاب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے نایاب کی ..... آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ..... کیا تم مجھ سے شادی کرو گی نایاب .... نایاب شاگڈ ہو گئی

ایڈم نے ایک بار پھر نایاب سے کہا کیا تم مجھ سے شادی کرو گی میں تمھے بہت خوش رکھو گا میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے کیا تم ایللی کی بھابھی بنو گی ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا جس... پر نایاب کی آنکھیں نم ہو گئی ایڈم گھبرا گیا

اگر دیکھوں میں تمہیں اچھا نہیں لگتا تو کوئی بات نہیں پلیز تم رومت ایڈم نے نایاب کے  
..... گالوں پر آتے آنسوؤں کا اپنی انگلی کے پوروں سے پوچھا

ہاں میں تم سے شادی کرو گی نایاب نے ایڈم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ایڈم کی خوشی کا  
ٹھکانا نہیں تھا ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑ کر نایاب کو کھڑا کیا اور ریسٹورنٹ کا بھی خیال نہیں کیا  
ناياب کو گول گول گھومنے لگا نایاب شرم سے پانی پانی ہو گئی بس کرو ایڈم نایاب نے شرماتے  
ہوئے ایڈم سے کہا نایاب کے کہنے پر ایڈم کو یاد آیا کہ سب لوگ ان دونوں کو دیکھ کر ہنس  
.... رہے ہیں... جب ہی سامنے سے ایک عورت نے ایڈم اور نایاب کو دیکھ کر کہا

beautiful couple.....

جس پر نایاب شرماتے ہوئے نظرے نیچی کر لی ایڈم نے اس عورت کو شکریہ کیا اور اب وہ  
..... دونوں ڈیز کرنے لگے

پتا نہیں ایڈم نے پرپوز کیا ہو گا یا نہیں پتا نہیں نایاب نے کیا بولا ہو گا ایلی جو اپنے گھر کے باہر  
.... کھڑی راونڈ لگاتے ہوئے پریشان خود سے باتیں کر رہی تھی

جب ہی اچانک ریان نے ایلی کے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے کون ایلی نے گھبراتے ہوئے پوچھا  
ریان نے ایلی کے کان میں آہستہ سے کہا میں ہو ریان تم یہاں کیا کر رہے ہو ایلی نے ریان سے  
.... کہا

میں ویسے ہی تمھاری یاد آرہی تھی تو سوچا کہ تمھارے پاس آجائوں ریان نے ایللی کو مسکراتے ہوئے کہا.....

.... ایللی گارڈن میں لگے جھولے پر بیٹھ گئی ریان ایللی کو آہستہ آہستہ جھولے دے رہا تھا ایللی کیا تمھیں میری ہیوی بائیک چلانا آتی ہے ریان نے ایللی کو جھولے دیتے ہوئے کہا نہیں کیا تم مجھے سکھائو گے ایللی نے جلدی سے ریان سے پوچھا اب ریان جھولے پر بیٹھ گیا تھا ہاں میں..... سکھا سکتا ہوں لیکن تمھیں میرا ایک کام کرنا ہو گا ریان نے کچھ سوچتے ہوئے ایللی سے کہا ہاں ٹھیک ہے میں تمھارا جو بھی کام ہے وہ کر دوں گی اب پلیز مجھے سکھائو ایللی نے ایکسائیٹڈ..... ہوتے ہوئے ریان سے کہا

سوچلو سگر تم نے منع کیا تو ریسن نے جیکٹ میں رکھتے ہوئے کہا نہیں یار میں نہیں منع کروں گی.....

پکار ریان نے ایللی سے کہا ہاں پکا چلو تو پہلے کس دوپھر سکائوں گا بائیک چلانا ریان نے ایللی کو..... شرارت بھری نگاہ سے دیکھا

ایللی نے ریان کے بازو پر تھپڑ مارا اور جھولے میں بیٹھ گئی دیکھو تم کچھ اور کہ دو میں وہ کر لوں گی نہیں تم نے پرومیس کرا تھا کہ میں جو کہوں گا تم وہ کرو گی اب تم وعدہ خلافی کر رہی ہو ریان..... نے منہ بناتے ہوئے ایللی سے کہا

چلو ٹھیک ہے اب میں جا رہا ہوں ویسے بھی تمہیں بائیک چلانا نہیں آسکتی ریان نے کھڑے  
..... ہوتے ہوئے ایللی سے کہا

دیکھو ریان پلیز مجھے سکھا دو ایللی نے بچوں کی طرح ریان سے کہا تو میں کب منع کر رہا ہوں تم ہی  
..... کس نہیں دے رہی ریان نے ایک بار پھر جھولے پر بیٹھتے ہوئے کہا  
ایللی جواب کچھ سوچ رہی تھی ایک کس ہی تو کرنی ہے اتنا کیوں سوچ رہی ہو ریان نے ایللی سے  
... کہا

ایللی جو بائیک کو دیکھ رہی تھی ریان کو کس دینے کیلئے راضی ہو گئی ٹھیک ہو پہلے اپنی آنکھیں بند  
کر و ایللی نے ریان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا ٹھیک ہے ریان نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کی  
ایللی جواب بہت پریشان ہو رہی تھی حد ہے یا ایک بائیک کے لئے کیا کرنا پڑے گا ایللی نے  
.... سوچتے ہوئے ریان کے گال پر کس کیا

.. ریان اب ٹھیک ہے ایللی نے گھبراتے ہوئے ریان سے کہا

بس ٹھیک ہے چلو تمہیں بائیک چلانا سکھاتا ہوں ریان نے ایللی سے کہا

.... شہیر خان جو اس وقت دبی کے سب سے بڑے مول میں شوپنگ کے لئے آیا تھا

شہیر کی نظر سامنے کھڑی ایک لڑکی پر پڑی جو حجاب میں تھی اور اپنے بیٹے کو شوپنگ کروا رہی  
..... تھی شہیر اس لڑکی کو دیکھنے لگا اور ماہی کی یادوں میں گم ہو گیا

ماہی بہت جلد ہماری بھی ایک ایسی ہی فیملی ہوگی میں تمہیں بہت پسند کرنے لگا ہوں ماہی  
..... شہیر خان اب سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا

کہ اچانک اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا شہیر کہاں ہو تم۔ آجکل نا کوئی فون کال ہو  
کہاں جینیفر نے شہیر سے کہا جو بہت ہی چھوٹے اسکرٹ اور شرٹ میں تھی شہیر نے جینیفر کا  
ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا میں تھوڑا بڑی تھا شہیر نے جینیفر سے کہا اوہ چلو کوئی بات نہیں آج  
..... میرے گھر ویسے بھی ایک چھوٹی سی پارٹی ہے

تم آؤ گے ناکافی ٹائم سے ہم ایک ساتھ جینیفر نے شہیر کے قریب ہوتے ہوئے اس کی کالر  
ٹھیک کی دور کھڑی لڑکی اب شہیر کو عجیب نظروں سے دیکھ لے اپنے بچوں کو وہاں سے لے  
..... گئی

شہیر خان کو اس لڑکی کا ایسا دیکھنا اچھا نہیں لگا دور ہٹو شہیر خان نے جینی کو اپنے سے دور کیا  
.....

کیا ہوا۔ جینیفر نے اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے شہیر سے پوچھا مھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں  
جانا اور مجھ سے دور رہو شہیر خان نے اپنی کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہاں سے جانے لگا  
میرب جو اس وقت اپنے لیے اور ماہی کے لیے کافی بنا رہی تھی اچانک جورج کی کال پر چونکی  
.....

.... یہ اس وقت کیوں کال کر رہا ہے میرب نے خود سے بولتے ہوئے کال اٹھائی ہیلو

..... ہیلو مائے سویٹ ہارٹ کیا کر رہی ہو جورج نے مسکراتے ہوئے میرب سے کہا

یار میں تھک گئی ہوں بہت گھر کی شفٹینگ کی ہے اس لیے اب چائے بنا رہی ہوں میرب نے

..... چائے بناتے ہوئے جارج سے کہا

اوہ مائے سویٹ ہارٹ تم کیوں چائے بنا رہی ہو میں آجاتا ہوں تمہیں اپنے ہاتھوں کی بنی چائے پلا

.... دیتا ہوں جارج نے رومینٹک ہوتے ہوئے میرب سے کہا

یار میں نے تمہیں ایک دفعہ یہ کیا کہہ دیا کہ تم فلمی ہیرو لگتے ہو تم تو اب ہر فلم کے کریکٹر میں

.... گھوسنے کی کوشش کرتے ہو میرب نے ہنستے ہوئے جارج کو چھیڑا

.... میرب کی بات پر جارج ہسنے لگا

چلو اب میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں فری ہو کر میرب نے جارج سے کہا جس پر جارج

..... نے میرب سے کہا اوکے مائے سویٹ ہارٹ

ماہی اپنے روم میں بکس سیٹ کر رہی تھی جب ہی اچانک ماہی کے فون پر بلاج کا نام جگمگانے لگا

ماہی نے مسکراتے ہوئے کال رسیو کی ہیلو ماہی.... بلاج کی آواز پر ماہی کے چہرے پر مسکراہٹ

.... آگئی کیا کر رہی ہو بلاج نے ماہی سے کہا

کچھ نہیں یا ر اپنا روم سیٹ کر رہی تھی گھر شفٹ ہوا ہے ماہی نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ... ہوئے بلانج سے کہا

میں آجائوں تمہارا روم سیٹ کروانے بلانج نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے ہنستے ہوئے بلانج سے کہا تم اتنی دور سے میرا روم سیٹ کروانے آو گے

آنکھیں بند کرو بلانج نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیا مطلب ارے بند تو کرو آنکھیں بلانج نے ایک بار پھر ماہی سے کہا اور ماہی نے آنکھیں بند کر لی اب کھولو ... آنکھیں بلانج نے آہستہ سے ماہی کے کان میں کہا

جس پر ماہی حیران ہو گئی تم یہاں تم بند روں کی طرح میری کھڑکی سے آنا نہیں چھوڑو گے ماہی ... نے ہاتھ باندھتے ہوئے بلانج سے کہا

اب جب بندری اتنی خوبصورت ہوگی تو بندر تو بیچارا آئے گا ہی نا بلانج نے ماہی کا روم دیکھتے ... ہوئے کہا

جس پر ماہی نے بلانج کے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا اب تم جائو میرا گھر پر ہی ہے .... وہ آجائے گی

کیا ہوا تو اپنی سالی سے بھی مل لوں گا کیا ہے بلاؤ تو میرا کو بلانج نے ماہی کے بیڈ سے بک ..... اٹھاتے ہوئے ماہی سے کہا

.....جب ہی اچانک میرب کی آواز روم کے قریب آنے لگی ماہی چائے بن گئی ہے

میرب میرب آ آگئی ماہی نے گھبراتے ہوئے بلانج سے کہا تم جائو کہاں جائو بلانج نے

گھبراتے ہوئے ماہی سے کہا بیڈ کے نیچے چھپ جائو ماہی کہہ رہی بلانج بیڈ کے نیچے چھپ گیا

میرب نے ماہی کے روم میں آتے ہوئے کہا یار بہت تھک گئیں ہیں آج تو میرب نے ایک

.....کپ ماہی کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے ماہی کے بیڈ پر بیٹھ گئی

.... ماہی جو ابھی شوگڈ کھڑی میرب کو دیکھ رہی تھی میرب نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا کیا ہوا

ماہی نے کیا ہچکچاتے ہوئے میرب سے کہا ک کچھ نہیں ہوا تو پھر میرب نے ماہی سے کہا

تو پھر کیا ماہی نے میرب سے کہا

یار ماہی بیٹھ جائو میرب نے ماہی سے کہا اور چائے کا گھونٹ لینے لگی ماہی جواب بیڈ کے پیچھے دیکھ

رہی تھی میرب کی آواز پر سیدھی ہو گئی یار ماہی تمہیں یاد ہے ایک دفعہ تمہیں اسکول میں

ایک لڑکے نے چھیڑا تھا تو تم کتنی روئی تھی نا میرب نے ماہی کا مذاق بناتے ہوئے کہا ہا ہا اب ایسی

بھی کوئی بات نہیں تھی ماہی نے میرب سے کہا اچھا یار ماہی میرب کو اچانک کچھ یاد آیا تمہارے

یونی والے بلانج کا کیا ہوا میرب نے ماہی سے پوچھا اسے کیا ہونا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے ماہی نے

ہچکچاتے ہوئے کہا بیڈ کے نیچے لیٹا بلانج جو اپنا نام سن کر مسکرا رہا تھا اور غور سے میرب کی باتیں

سننے لگا ویسے یار ماہی تم نے جب بلانج کو تھپڑ مارا تھا تو تم گھر آ کر کتنا روئی تھیں میرب کہتے



بلاج جو ہنستے ہوئے بیڈ کے نیچے سے نکلا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اور زیادہ ہسنے لگا، ماہی نے جلدی سے روم کا گیٹ بند کیا تو مس ماہی آپکے فون کا پاس ورڈ کیا ہے بلاج نے ماہی کو تنگ کرتے ہوئے کہا ....

ماہی نے گھبراتے ہوئے بلاج سے کہا کچھ نہیں تم جائو یہاں سے اب زیادہ دانت نہیں نکالو



میم میرا نام بھی لکھ دیں آپ پلیز میں بانیٹ کی ریس میں پار ٹیسپیٹ کروں گا اوہ نائس میم  
.... نورین نے ریان کا نام لکھتے ہوئے کہا

نایاب نے بلاج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا آپ کیوں نہیں لے رہے کار ریسینگ میں بلاج بھائی  
بلاج نے نایاب سے مسکراتے ہوئے کہا مجھے اب شوق نہیں رہا بلاج نے مسکراتے ہوئے ماہی کو  
دیکھا ایللی نے بلاج کو چھیڑتے ہوئے کہا بیچارا بلاج اب کوئی رسک نہیں لے سکتا اسائنمنٹ  
... والے سین کے بعد سے ریان ماہی نے مسکراتے ہوئے بلاج سے کہا  
... تمہیں پار ٹیسپیٹ کرنا چاہیے مجھے اچھا لگے گا ماہی نے بلاج سے کہا

نایاب جلدی سے کھڑی ہو کر بلاج کا نام ریسینگ میں لکھوا دیا بلاج نے ماہی سے کہا اگر تم چاہتی  
ہو تو میں ضرور پار ٹیسپیٹ کروں گا جس پر ماہی نے بلاج سے کہا مسٹر بلاج جیت کر بھی آنا ہے  
... بلاج نے ہنستے ہوئے ماہی کو دیکھا ضرور اور دونوں ہنسنے لگے

ایلی تم کیوں نہیں لکھو ارہی اپنا نام ریان نے ایللی سے کہا نہیں اگر میں ریس کروں گی تو تم ہار  
جاؤ گے اور میں ایسا نہیں چاہتی ایللی نے ریان کو دانت نکالتے ہوئے کہا جس پر ریان ہنسنے لگا

-----

.... نایاب جو اسوقت کینیٹین سے جو س لے رہی تھی اچانک ایڈم کی آواز پر چونکی  
ہیلو مائے فیوچر وائف تم تم یہاں کیا کر رہے ہو

کیا کر رہے ہو کا کیا مطلب میں اپنی مسسز کو سپورٹ کرنے آیا ہوں میں نے سنا ہے تم بائیک کی  
..... ریس کر رہی ہو ایڈم نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کہا

ناياب جو جو س پی رہی تھی اب اسے ایڈم کی بات پر پھندا لگا کیا کر رہی ہو یا نایاب کو کھانستا  
... دیکھ ایڈم نے نایاب کو بٹھاتے ہوئے کہا

... تمہیں کس نے کہا کہ میں ریس کر رہی ہوں نایاب نے حیران ہوتے ہوئے ایڈم سے پوچھا  
... یار میں مزاق کر رہا ہوں تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو ایڈم نے ہنستے ہوئے نایاب سے کہا  
ناياب کے جیسے سانس میں سانس آئی اوہ اچھا ویسے اکیلے اکیلے جو س پی رہی ہو مجھے نہیں پوچھ  
... رہی ایڈم نے منہ بناتے ہوئے نایاب سے کہا

اوہ سوری میں تمہارے لیے بھی ایک جو س لاتی ہوں نایاب ایڈم سے کہ کر جو س لے کر  
.... جانے لگی جب ہی ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

دوسرا کیوں لاؤ گی میں یہ والا ہی پیلو گا ایڈم نے نایاب کے ہاتھ سے جو س لے لیتے ہوئے پینے لگا  
ناياب جو شرما کر نیچے نظر کرتے ہوئے شرمانے لگی ایڈم جو چہرے پر شرارت سجائے نایاب کو  
ہی دیکھ رہا تھا نایاب کا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہنے لگا تم شرما تے ہوئے پر نسز لگتی ہو میری  
... پر نسز ایڈم کی بات پر نایاب مسکرا نے لگی

چلو چلتے ہیں ریس اسٹارٹ نا ہو جائے کہیں ہاں چلو چلتے ہیں ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور دونوں باتیں کرتے ہوئے گراؤنڈ کے پاس چلے گئے۔۔۔۔۔

دیکھو تمہیں جیتنا ہے ریان کچھ بھی ہو جائے میری بہت انسلٹ ہوگی اگر تم ہار گئے تو ماہم تو میرا .... مزاق بنا کر مجھے پاگل کر دے گی ایللی نے منہ بناتے ہوئے ریان سے کہا

ریان جو اس وقت بانیٹ پر بیٹھا تھا مائے سوئیٹ ہارٹ تم کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو میں ہی ... جیتوں گا تم دیکھ لینا ریان نے ایللی سے کہا

زیادہ ہیر و بننے کی ضرورت نہیں ہے کہیں اور اسمارٹ نیس کے چکر میں سب سے لاسٹ آ جاؤ اور اگر ایسا ہوا تو تمہارے منہ پر میں بہت بڑا جنگلی سانڈ لکھ کر یونی میں گھمائوں گی ایللی نے .... ریان کو گھورتے ہوئے کہا

... یار ایللی اب ڈرائو نہیں ریان نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے ایللی سے کہا چلیں سب ریڈی ہے ریس کے لیے چلو اب ریس اسٹارٹ ہونے والی ہے ایللی نے ریان سے کہا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

بڈی جیت کر آنا بلاج کی آواز پر ریان نے تھم کا اشارہ کیا۔۔۔

1.....2.....3.....

Goooooooo.....

سب بائیکس اب دوڑنے کے لیے تیار تھی ریان کی بائیک اب سب سے آگے تھی ایللی کی آواز سب سے زیادہ بلند تھی ریان ریان کے نعرے لگا رہی تھی۔۔۔

ماہم نے ایللی کو چیراتے ہوئے کہا ڈیر ایللی اتنا مت چیخو ہارنا ہی ہے ریان کو۔۔۔

ایللی نے دانت نکالتے ہوئے ماہم سے کہا لگتا ہے تمہاری ہڈیاں مجھ سے مصالامنگ رہی ہیں جس پر ماہم نے تھوڑا گھبراتے ہوئے پیچھے ہوئی اور ایک دفعہ پھر ایللی نے نعرے لگانا شروع کر دیے ریان ریان ریان۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ریان کی بائیک سب سے فرسٹ نمبر پر تھی۔۔۔

ریان بائیک سے اترتے ہوئے اپنا ہیلمٹ اتار اسامنے سے آتی ایللی نے خوش ہوتے ہوئے ریان کے گلے لگ گئی مجھے پتا تھا ریان تم ہی جیتو گے ریان حیران ہوا اور پھر ایللی کو اپنی باہوں میں اٹھالیا اور ایللی کے کان میں آہستہ سے کہا

الو یو ڈیر ایللی ریان کی اس

حرکت پر ایللی نے گھورتے ہوئے ریان کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے ریان سے کہا ویسے تم اتنے برے بھی نہیں ہو سوچا جاسکتا ہے تمہارے بارے میں ایللی نے ہنستے ہوئے ریان کے سینے پر اپنا سر رکھ لیا اور دونوں مسکرانے لگے۔۔۔۔۔۔

سو مسٹر بلاج تیار ہے آپ کار کی ریس کے لیے میم نورین من نے بلاج سے کہا۔۔۔

یس میم بلانج نے میم نورین سے کہا۔۔۔

بلانج اب اپنی کار کے پاس کھڑا تھا جو اس نے کچھ دیر پہلے ہی ڈرائیور سے منگوائی تھی۔۔

ماہی تمھیں پتا ہے یہ میری فیوریٹ کار ہے بلانج نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے کار کو دیکھتے

ہوئے کہا یہ واقعی بہت خوبصورت کار ہے۔۔۔

...پاس سے آتے جاتے لوگ بلانج کی کار کو ہی دیکھ رہے تھے جو ریڈ کلر کی اسپورٹس کار تھی

ماہی تمھیں پتا ہے یہ کار میرا برتھ ڈے گفٹ ہے میرے بابا نے دی تھی بلانج نے کار کو دیکھتے

ہوئے ماہی سے کہا۔۔۔۔

یہ بہت اچھی ہے ماہی نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا۔۔۔

بلانج جواب ریس کے لیے تیار تھا کار میں بیٹھتے ہوئے ماہی کو دیکھ رہا تھا ماہی نے بلانج کو بیسٹ

اوف لک کہا۔۔۔

1.....2.....3.....

Goooooooo.....

.. بلانج کی کار اب دور جا چکی تھی ماہی نایاب ریان ایلی ایڈم بلانج کو سپورٹ کر رہے تھے

...بلانج جو بہت کونفیڈینس ہو کر کار چلا رہا تھا جب ہی اچانک بلانج کی کار کی رفتار دھیمی ہو گئی

بلانج نے کی کار اب پیچھے رہ گئی ماہی نے پریشان ہوتے ہوئے ریان سے کہا بلانج نے کار کی سپیڈ سلو کیوں کر لی ریان نے کہا یا رپتا نہیں کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگی کار میں ریان نے پریشان.... ہوتے ہوئے کہا

ماہم جو بہت خوش ہو رہی تھی ڈیر فروز کم اون تم نے ہی جیتنا ہے ایللی نے ماہم کی طرف دیکھا جو بہت خوش تھی مجھے تو لگتا ہے اس نے ہی کچھ کیا ہے بلانج کے ساتھ بلانج جواب کار کو ریس دے رہا تھا اور اس کی نظر ماہی پر پڑی جو بہت پریشان تھی ایڈم نے نایاب سے کہا تم دیکھنا بلانج.... ہی جیتے گا نایاب نے مسکرانے کی کوشش کی

بلانج کی کار کے برابر میں فروز نے بلانج سے کہا دیکھو تمہاری بلی کتنی خاموش ہو گئی ہے اور کہتا... ہوا کار کو دوڑاتا ہوا دور نکل گیا

بلانج نے کار کو بریک لگا کر ایک بار پھر کار اسٹارٹ کی اور آنکھیں بند کر کے ریس دی اور بلانج کی کار ایک فرائے کی طرح فروز کی کار کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے چلی گئی ماہی جو بالکل خاموش سیٹ پر بیٹھی تھی اب چئیر کر اچھلتے ہوئے تالیاں بجانے لگی دور آتا بلانج ماہی کی طرف آرہا تھا....



ماہم نے جیلیسی میں ماہی کو دھکا دیا اور ماہی بلانج کی باہوں میں گر گئی اور دور کھڑی ایللی اب ماہم کے پیچھے بھاگنے لگی جب ہی ریان نے ایللی کا ہاتھ پکڑ لیا یا ریللی جانے دو اسے چھوڑو میں اس .... چھپکلی کو جان سے مار دوں گی

... نایاب خوش ہوتے ہوئے ایڈم کے گلے لگ گئی تھی ایڈم بھی بہت خوش تھا میرب جو جورج کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی تم اوڈر دو نا جورج نے میرب کو دیکھتے ..... ہوئے کہا جورج ریسٹورنٹ کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ یہ کتنا ایکسپینسور ریسٹورنٹ ہے میں تو کبھی یہاں آئی ہی نہیں جورج کی آواز پر چونکی ہاں رکو میں پہلے اپنی بہن کو کال کر کے بتا دوں کہ میں ڈنر باہر کروں گی تو وہ کھانا کھالے میرب نے مابائل بیگ سے نکالتے ہوئے جورج سے کہا

ہاں تم بتا دو جورج نے میرب سے کہا اوہ اتنی مسڈ کا لڑماہی کی میرب نے حیران ہوتے ہوئے کہا

میرب نے ماہی کو کال ملائی ماہی جو آج ہونے والی ریس کی سوچوں میں گم تھی مسکرا رہی تھی فون پر میرب کا نمبر جگمگایا ماہی اپنی سوچوں سے باہر نکلی ہیلو میرب نے ماہی سے کہا یا میرب تم کہا ہو مجھے اتنی بھوک لگ رہی ہے تمہیں پتا ہے ناہم ساتھ کھانا کھاتے ہے ماہی نے میرب سے کہا

جس پر میرب نے ماہی سے کہا یا رماہی میری ایک آفس کی طرف سے ڈنر ہے تو میں یہاں ہی  
ڈنر کرو گی تم کھالینا میرب نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے کہا چلو ٹھیک ہے اور فون رکھ دیا

---

جورج نے میرب کو مسکراتے ہوئے کہا تم کتنی صفائی سے جھوٹ کہہ رہی ہو میرب نے منہ  
... بناتے ہوئے جورج سے کہا

تو پھر اسے کیا بولوں کہ میں جورج کے ساتھ ہو میرب کی بات پر جورج ہسنے لگا۔۔۔۔۔  
یونی آتے وقت میں نے یہاں قریب میں ایک چھوٹا سا روسٹورینٹ دیکھا تھا میں وہاں سے کچھ  
.... کھا لیتی ہوں ماہی نے خود سے کہتے ہوئے چادر اور بیگ کے کر چلی گئی  
ماہی جو کافی دیر سے ریسٹورنٹ ڈھونڈ رہی تھی یا کہاں گیا یہیں تو تھا سنسان سڑک پر اکیلی  
... گھوم رہی تھی تب ہی اچانک کچھ لڑکوں کی بانیک ماہی کے پاس آکر رکی  
... کہاں جا رہی ہو جانے من آؤ ہم چھوڑ دیں بانیک پر بیٹھے لڑکے نے ماہی سے کہا  
ماہی جو بہت گھبرا گئی تھی کیا بد تمیزی ہے یہ چلو سویٹی ہم چھوڑ دیتے ہیں بانیک سے اترتے  
.... لڑکے نے ماہی کے قریب آتے ہوئے کہا

ماہی نے اس لڑکے کو دھکا دیا اور سڑک پر روتے ہوئے بھاگنے لگی پیچھے سے لڑکے ہنستے ہوئے  
 ماہی کے پیچھے آرہے تھے ماہی جو بھاگتے ہوئے تھک گئی تھی اچانک ماہی کی نظر دور کھڑے  
 ..... شہیر خان پر پڑی

شہیر جو کچھ وقت پہلے ہی پاکستان آیا تھا اور ایک فون کال سننے کے لیے کار سے باہر کھڑا فون پر  
 .... بات کر رہا تھا ماہی بھاگتے ہوئے شہیر خان کو پیچھے سے پکڑ لیا اور رونے لگی  
 شہیر نے اپنی قمر پر کسی کے ہاتھوں کی گرفت محسوس کرتے ہوئے پیچھے دیکھا ماہی تم ماہی شہیر  
 کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی پلیز مجھے بچالے ماہی نے شہیر کے کوٹ کی کالر  
 مضبوطی سے پکڑی ہوئی تھی شہیر نے ماہی کی حالت دیکھتے ہوئے آنکھوں میں خون اتر گیا شہیر  
 ... نے ماہی کے آنسو صاف کرتے ہوئے ماہی سے کہا تم کار میں بیٹھو میں دیکھتا ہوں انھیں  
 ماہی کو کار میں بیٹھا کر شہیر نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ان لڑکوں کے پاس کھڑا تھا  
 .... یہ تو ڈیول ہے پاس کھڑے لڑکے نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا  
 شہیر کی گرے آنکھیں دیکھ کر لڑکے خوف زدہ ہو گئے سر معاف کر دیں ہمیں لڑکوں نے شہیر  
 کے آگے منت کی شہیر نے دانت پیستے ہوئے کہا دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور وہ لڑکے جلدی سے  
 بھاگ گئے۔۔۔۔

... شہیر اب اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے کار میں بیٹھ گیا

ماہی جو بہت گھبرائی ہوئی تھی اور رو رہی تھی شہیر خان نے ماہی کے پاس بیٹھتے ہوئے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا گھبراؤ نہیں ماہی دیکھو وہ چلے گئے ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا آپ کا ..... بہت بہت شکریہ اگر آج آپ نہیں ہوتے تو پتا نہیں کیا ہو جاتا

شہیر نے ماہی کے گال سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تمہارے ساتھ کبھی برا نہیں ہو گا اور نامیں ہونے دوں گا اس لیے اب تم چپ ہو جاؤ شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا جو ... اب اپنے آنسو صاف کر رہی تھی

ویسے تم یہاں کیا کرنے آئی تھیں شہیر نے ماہی سے کہا میرب گھر پر نہیں تھی تو میں نے سوچا کہ قریب میں ایک ریسٹورنٹ ہے میں وہاں چلی جاتی ہوں لیکن میں راستہ بھول گئی ماہی نے ... اپنی سرخ آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا

شہیر کو ماہی معصومیت پر بہت پیار آیا چلو تو پھر میں لے کر چلتا ہوں تمہیں ریسٹورنٹ شہیر .... نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے ماہی سے کہا

نہیں میں اب نہیں جا رہی آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ دیں ماہی نے شہیر سے کہا ٹھیک ہے گھر بھی چلی جانا اب تم نے کھانا نہیں کھایا ہے تو کھانا کھا لیتے ہیں میں نے بھی کھانا نہیں کھایا شہیر نے .... ماہی سے کہا جس پر ماہی نے ریسٹورنٹ جانے کی ہامی بھر لی

شہیر خان جواب ڈرائیو کر رہا تھا کار میں خاموشی تھی جب ہی شہیر نے کار میں سو فٹ میوزک پلے کیا ماہی نے سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی اور شہیر ماہی کو بار بار دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔  
تھوڑی دیر میں شہیر ماہی کو ماہی کے بتائے ہوئے ریسٹورنٹ لے آیا جو بند ہو رہا تھا۔۔۔  
یہ تو بند ہو رہا ہے ماہی نے ریسٹورنٹ کو دیکھتے ہوئے کہا جو بند ہو رہا تھا شہیر ماہی کی بات پر  
.... مسکرایا تو کیا ہوا کھل بھی جائے گا

سر آپ ریسٹورنٹ کے اونر نے شہیر کو اندر آتا دیکھ کر جلدی سے شہیر کے پاس آکر کہا۔۔۔  
شہیر نے اونر سے کہا یہ بند ہو گیا ہے جس پر اونر نے کہا سر آپ آئے ہیں ہمارے ریسٹورنٹ  
کی شان بھڑگئی ہے آپ آئے پلیز بند ہو گیا ہے تو کیا ہو اسر آپ کے لیے تو ہر وقت کھولا ہے  
...

.... جس پر ماہی اور شہیر مسکرانے لگے اور ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے  
شہیر نے ماہی سے کہا اوڈر کرو ماہی نے جلدی سے مینیو کارڈ پکڑتے ہوئے برگراؤڈر کیا شہیر  
..... نے ماہی کو دیکھتے ہوئے مسکرایا

ماہی جواب اچھا محسوس کر رہی تھی اب شہیر سے باتوں میں مصروف ہو گئی تھی ویسے تمہیں پتا  
ہے میں بچپن میں بھی کھو جایا کرتی تھی گھر سامنے ہوتا تھا اور میں رو رہی ہوتی تھی کے میں گم  
.... ہو گئی ہوں ماہی شہیر کو بتاتے ہو ہنسنے لگی

شہیر بھی ماہی کو دیکھ کر ہنسنے لگا برگر آچکا تھا ماہی برگر کھاتے ہوئے شہیر کو اپنے بچپن کے قصے.... سنانے میں مگن ہو گئی اور شہیر ماہی میں ہی کھو گیا

تھوڑی دیر بعد شہیر نے ماہی کو گھر ڈروپ کیا ماہی نے کار سے اترتے ہوئے شہیر کا شکریہ ادا کیا..... اور گھر میں چلی گئی کار میں بیٹھا شہیر مسکراتا ہوا ماہی کو دیکھ رہا تھا اور وہاں سے چلا گیا شہیر ماہی کو گھر ڈروپ کر کے سیدھے ایک گیراج میں آیا جہاں جن لڑکوں نے ماہی کو چھیڑا تھا... وہ شراب پی رہے تھے

.... شہیر کو دیکھ کر گھبرا گئے سر آپ شہیر نے مسکراتے ہوئے لڑکوں کو دیکھ رہا تھا تو تم لوگوں میں اتنی ہمت ہو گئی کہ شہیر کی عزت پر ہاتھ ڈالو گے شہیر نے مٹی کا تیل لڑکوں.... کے چاروں طرف پھینکتے ہوئے کہا

... سر پلیز معاف کر دیں لڑکے ڈیول کے سامنے منت کرنے لگے ڈیول نے اب لائیٹر جلا کر لڑکوں کی طرف پھینک دیا لڑکوں کی چیخنے کی آوازیں پورے گیراج .. میں آرہی تھی

... ڈیول اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے سیگریٹ پیتے ہوئے دیکھ رہا تھا ماہی کی طرف کسی کا دیکھنا برداشت نہیں ہے مجھے اور تم اسے چھونے کی کوشش کر رہے تھے.... شہیر خود سے بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا

ایلی جو کچھ دیر پہلے ہی سوکراٹھی تھی۔ سیلکنی میں کھڑی موسم کو انجوائے کر رہی تھی نائٹ ٹرائوز اور شرٹ میں ملبوس تھی ہائے موسم کتنا اچھا ہو رہا ہے کاش موسم ہمیشہ ایسا ہی رہے کبھی دھوپ نکلے بس بادل ہوں اور ایسے ہی سردی میں اضافہ کرے یہ ٹھنڈی ہوائیں ایلی جو اب آنکھیں بند کرے آسمان کی طرف منہ کرے خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔ ایلی۔۔

ایلی نے اچانک آنکھیں کھول کر سیلکنی سے نیچے دیکھا ریان تم اسوقت ایلی نے سیلکنی کی گرل.... پر اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھتے ہوئے کہا

ہاں تو میں آنکھیں سکتا اب جلدی سے نیچے آنور ریان نے ایلی کو نیچے آنے کا اشارہ کیا ہاں آتی... ہوں رکوا ایلی کہتی ہوئی نیچے چلی گئی

... چلو جلدی سے بیٹھ جائو مجھے تمہیں کہیں لے کر جانا ہے ریان نے ایلی کو پیچھے بیٹھنے کا کہا کیوں کہا لے کر جا رہے ہو ایلی نے منہ بناتے ہوئے ریان سے کہا جو ہیلمٹ پہن رہا تھا تمہیں کڈنیپ تو میں کرنے سے رہا اس لیے جلدی سے بیٹھ جائو ریان نے ایلی سے کہا جس پر ایلی نے... ریان سے کو گھورتے ہوئے تم مجھے کڈنیپ کر بھی نہیں سکتے ڈیر ریان

ہائے لڑکی اب ایسے مجھے مخاطب کرو گی تو کہیں میں مر ہی نا جائوں ریان نے سینے پر ہاتھ رکھتے ایلی سے کہا جس پر ایلی ہنسنے لگی اچھا چلو جلدی سے بیٹھ جائو ریان نے ایلی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے

کہا کیا مطلب بیٹھ جائوں میں نائٹ پجامے میں ہوں ایللی نے اپنا آپ دیکھتے ہوئے کہا تو تم ابھی تک بچوں والے پجامے کیوں پہنتی ہو ریان نے ہنستے ہوئے کہا میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر دانت باہر نکالنے کی کوشش کی تو ایللی نے ریان کو غصے سے کہا جس پر ریان.... نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی اچھا نہیں ہنستا اب پلیر بیٹھ جائوں

ایک شرط پر چلوں گی ایللی نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا کیسے شرط ریان نے ایللی سے پوچھا تم مجھ سے اپنی بائیک چلو آؤ گے ایللی نے بچوں جیسا منہ بناتے ہوئے ریان سے کہا نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ریان نے جلدی سے ایللی سے کہا جس پر ایللی کا منہ کھلا رہ گیا کیا ایااا

لکھا کیا کہا تم نے ایللی نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھتے ہوئے کہا ریان نے گھبراتے ہوئے ایللی سے کہا میرا مطلب ہے کہ تمہیں کیا پتا کہ میں تمہیں کہاں لے کر جا رہا ہوں اس لئے میں ہی بائیک چلائوں گا اب بیٹھ جائو آرام سے ہاں تو تم مجھے بتاتے رہنا کہ تمہیں کہا جانا ہے ایللی نے ہاتھوں کو نچاتے ہوئے کہا نہیں ایللی میری بائیک کی ابھی ریپیئرنگ ہوئی ہے میں نہیں چاہتا کہ.... اسے کچھ ہو ریان نے بائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ایللی اب منہ بنائے کھڑی تھی منہ نہیں بناؤ جب تم فل ٹرین ہو جاؤ گی تو میری بائیک بھی تم ہی رکھ لے ناریان نے ایللی سے کہا ایللی نے ریان کے ہاتھ سے ہیلمٹ چھینا میں تمہیں پکڑوں گی نہیں ایللی نے ہیلمٹ پہنتے ہوئے کہا کس کر پکڑ ناریان نے مسکراتے ہوئے ایللی سے کہا



نایاب بلیک رومپر پہنے انچی ٹیل پونی آنکھوں پر سجائے چشمہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی  
 نایاب اب ایلے کے گھر میں ایلے کو ڈھونڈ رہی تھی ایلے کہاں ہے نایاب نے ایلے کے روم میں  
 آتے ہوئے خود سے کہا شاید وہ گھر پر نہیں ہے نایاب اب گھر جانے کا سوچ رہی تھی جب ہی  
 .... اسکی نظر سامنے روم پر پڑی جس کا گیٹ ہلکا سا کھلا تھا اور بیڈ پر ایڈم سویا ہوا دیکھ رہا تھا  
 نایاب اپنا چشمہ ٹھیک کرتی ہوئی ایڈم کے روم کے باہر کھڑی ایڈم کو دیکھ رہی تھی ایڈم نائٹ  
 وائٹ ٹی شرٹ اور ٹرائوز میں مدہوش سو رہا تھا نایاب اب ایڈم کو دیکھ کر مسکرا نے لگی نایاب  
 نے آہستہ سے روم کا گیٹ کھول کر بہت احتیاط سے روم میں اینٹر ہوئی دبے پائوں کے ساتھ  
 ..... ایڈم کے بیڈ کے پاس کھڑی اب ایڈم کو دیکھ رہی تھی  
 جس کے بال بکھرے ہوئے ماتھے پر تھے نایاب نے ایڈم کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے نرم  
 ہاتھوں سے ایڈم کے بالوں کو ٹھیک کیا ایڈم کو تو بخار ہے نایاب نے ایڈم کے ماتھے پر ہاتھ  
 .... رکھتے ہوئے کہا  
 اچانک ایڈم کی آنکھ کھل گئی اور پاس بیٹھی نایاب کو دیکھ کر شوکڈ ہو گیا ایڈم نے آنکھیں  
 .... رگڑتے ہوئے نایاب سے کہا کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں

نایاب جو بہت گھبرا رہی تھی تم یہاں کیسے ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا وہ میں ایللی سے ملنے آئی تھی لیکن وہ ہے نہیں نایاب نے ایڈم کو دیکھتے ہوئے کہا اچھا ایللی کہاں گئی ایڈم نے... نایاب سے پوچھا مجھے نہیں پتا نایاب نے ایڈم کو بتایا اچھا پھر یہیں کہیں گئی ہوگی

ایڈم نے اب نایاب کو گود میں سر رکھ کر ایک بار پھر لیٹ گیا ایڈم... نایاب جواب بہت گھبرا رہی تھی ہاں بولو ایڈم نے آنکھیں بند کیے نایاب سے کہا تمہیں تو بخار ہے تم کوئی ٹیبلیٹ لے... لو نایاب نے ایڈم سے کہا جو آنکھیں بند کیے نایاب کو گود میں سر رکھے سکون سے لیٹا تھا

ہاں مجھے ہلکا سا بخار ہے ابھی خود ٹھیک ہو جائے گا ایڈم نے نایاب سے کہا نایاب نے ایڈم کے بالوں کو میں ہاتھ پھیرنے لگی ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اب بالکل سیدھا لیٹ گیا تھا

نایاب کی گود میں سر رکھ کر نایاب کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھے نایاب کو دیکھنے لگا جواب شرمناک رہی تھی ایڈم نے نایاب کے چہرے پر آتی کچھ لٹھوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا ہمیشہ کی طرح خوبصورت جس پر نایاب مسکرا نے لگی سنو ایڈم نے نایاب سے کہا تمہیں ناشتہ بنانا آتا ہے نایاب نے ایڈم سے کہا تمہیں کیا لگتا ہے مجھے آتا ہے یا نہیں ایڈم نے نایاب کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچا نہیں مجھے لگتا ہے تمہیں نہیں آتا جس پر نایاب نے ہنستے ہوئے ایڈم سے کہا میں تمہارے لیے بنا سکتی ہوں کیا واقعی ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا ہاں چلو تو پھر میں

فریش ہو جاتا ہوں تم میرے لیے ناشتا بنائو ایڈم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا اور واشروم میں چلا گیا...

بیڈ پر بیٹھی نایاب اب یہ سوچ رہی تھی کہ ناشتہ بنتے کیسا ہے میں نے تو کبھی چائے نہیں بنائی ناشتہ کیسے بنائوں گی نایاب اب کچن میں میں کھڑی تھی یا اللہ بس اچھا بن جائے جو بھی بنائو نایاب نے فریج سے انڈے نکالتے ہوئے سوچا یہ کھلتا کیسے ہے نایاب نے انڈہ اسپون کی مدد سے توڑا اور آدھا اپنے رومپر پر گرایا اور آدھا فرائی پین میں

یا اللہ یہ اتنا شور کیوں کر رہا ہے نایاب نے جلا ہوا انڈا پلیٹ سے نکالا جلے ہوئے دو ٹوس دودھ کو.... ٹرے میں سجا کر اب ایڈم کے روم کی طرف بڑھی

ایڈم جو پچھلے ایک گھنٹے سے ناشتہ کا ویٹ کر رہا تھا اب نایاب کو روم میں آتا دیکھ خوش ہوا بنالیا.... ناشتہ چلو جلدی سے لے آؤ

ناياب جس کے بال اس کے چہرے پر تھے اور رومپر کا بھی کچھ اچھا حال نہیں تھا ایڈم نے نایاب کو قریب آتا دیکھ نایاب کو اوپر سے نیچے دیکھا نایاب نے ٹرے بیڈ پر رکھی ٹرے میں سب ناشتہ کو... دیکھنے لگا جلا ہوا اولیٹ ٹوس جو جلنے کے بعد کہیں سے ٹوس نہیں لگ رہے تھے

نایاب نے ایڈم کو ناشتے کو اس طرح گھورتے دیکھ کہا ایڈم کھا کر بتاؤ کیسا ہے نایاب نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا ہاں میں کھاتا ہاں شکل سے تو بہت ٹیسی لگ رہا ہے اب کھا کر... بتاتا ہوں ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا

اور جلے ہوئے ٹوس اور اولیٹ کا نوالہ منہ میں لینے کے بعد ایڈم کی آنکھیں باہر آگئی واؤ ڈیلیشیس امیزنگ ایڈم نے نوال نگلتے ہوئے نایاب کے بنائے ناشتے کی جتنی تعریف کر سکتا .... تھا کری

بہت ہی عمدہ ہے یہ ناشتہ میں نے آج تک ایسا ناشتہ نہیں کیا بہت اچھا بنایا ہے تم نے نایاب چلو اب تم میرے ہاتھ سے اپنے بنائے ہوئے ناشتے کا ایک نوالا لو ایڈم نے نوالا بناتے ہوئے نایاب سے کہا .....

ایڈم نے نوالا نایاب کو کھلایا اور نایاب نے اسی وقت وہ منہ سے باہر پھینک دیا نخ یہ کتنا کڑوا ہے....

کتنا برا بنا ہے یہ ناشتہ اور تم اس کی اتنی تعریف کر رہے ہو ایڈم جو نایاب کو بچوں جیسے منہ بناتا ... دیکھ مسکرا رہا تھا

میرا رومپر بھی سارا گندا ہو گیا اس پر انڈا گر گیا تھا نایاب نے اپنی ناک پکڑتے ہوئے ایڈم سے کہا ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا چلو اب تم ایلی کا کوئی ڈریس پہن لو اس کے روم

سے اور میں ہم دونوں کے لیے ناشتا بناتا ہوں ٹھیک ہے ایڈم نے نایاب کی ناک کو چھوتے ہوئے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے نایاب اب ایللی کے روم میں تھی ایڈم جواب ناشتے کی ٹرے پکڑے ... کہ رہا تھا ایسا ناشتا بنانا بھی کوئی آسان بات نہیں ہے

اور ہنستا ہوا اب کچن میں گیا کچن کی حالت دیکھ ایڈم کی آواز ہی بند ہو گئی اس سے اچھا تو میں بھوکا رہ لیتا کچن کا یہ حال اگر ایللی نے دیکھ لیا تو تین دن تک بھوکا رکھے گی مجھے ایڈم نے انڈے ... کے چھلکوں کو ڈسٹبن میں پھیکا اور کچن کی صفائی کرنے لگا

تھوڑی دیر میں ایڈم نے ناشتہ بنا کر نایاب کے سامنے رکھا نایاب جو اس وقت ایللی کے ڈریس میں تھی ایڈم تم نے ناشتہ بہت اچھا بنایا ہے نایاب نے اولیٹ کا نوالا کھاتے ہوئے ایڈم سے کہا ...

تھینک یو ایڈم نے اپنے ہاتھ سے نایاب کو کھلایا ناشتہ کے بعد ایڈم اب موویز کی کیسٹیں ہاتھ میں رکھے نایاب سے پوچھ رہا تھا بتاؤ کونسی مووی دیکھو گی ....

ساری ایکشن موویز ہیں اور ساری میری فیوریٹ اب بتاؤ ایڈم نے نایاب سے پوچھا مجھے ... فائٹنگ سے ڈر لگتا ہے اور مجھے ایسی موویز نہیں پسند نایاب نے ایڈم سے کہا

جواب دو منٹ کے لیے شو کڈ بیٹھا رہا ایڈم نے کیسڈز کو سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا چلو پھر اسنو وائٹ دیکھتے ہیں نایاب نے مسکراتے ہوئے ایڈم سے کہا ہاں یہ میری فیوریٹ ہے لیکن

تمہارے پاس مووی ہے نایاب کے سوال پر ایڈم نے کہا ہے تو نہیں لیکن میں لے آتا ہوں ہمارے پڑوسیوں سے ایڈم نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا نایاب اب مسکرا رہی تھی اور ایڈم .... اب ایک گھر کے باہر کھڑا تھا نوک کرنے پر ایک ساتھ سال کا موٹا سا بچا باہر آیا ایڈم کو دیکھ کر کہنے لگا تم ہمارے گھر کیا کام ہے ایڈم نے مسکراتے ہوئے اس کے گال کو پکڑا .... کیوٹ سے بیبی تم کتنے اچھے ہو

سمیر ایڈم کا پیار دیکھ کر سمیر نے ایڈم کو پیچھے کیا کیا کان ہے کیوں اتنی بڑپولش کر رہے ہو سمیر ... نے گھورتے ہوئے ایڈم سے کہا

کیسے باتیں کر رہے ہو بیٹا سمیر تم ہو ہی بہت اچھے ہاں ہاں جانتا ہوں میں اب یہ بتاؤ کس کام سے آئے ہو سمیر نے گیٹ پر کھڑے ایڈم سے پوچھا وہ میں وہ ایڈم نے ہکلاتے ہوئے سمیر سے کہا وہ مجھے ایک مووی کیسٹ چاہیے تم سے مجھ سے تمہارے پاس تو خود اتنا انبار ہے موویز کا مجھ سے .... کیوں لینے آئے ہو سمیر نے ایڈم سے کہا

ہاں یار دیکھو ایڈم نے بیٹھتے ہوئے سمیر سے کہا یار سمیر مجھے ایک اسنووائٹ کی مووی کیسٹ چاہیے تمہاری چھوٹی بہن ہے وہ دیکھتی ہے نا تو تم پلیز مجھے لا دو میں تھوڑی دیر میں تمہیں واپس دے دوں گا ایڈم نے سمیر کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا

سمیر نے منہ بناتے ہوئے ایڈم سے کہا اچھا تو یہ بات ہے جب ہی میں بولوں کہ تمہیں مجھ پر اتنا پیار کیسے یار پلیز لا دو ایڈم نے سمیر کے آگے التجا کی یاد ہے تھوڑے دن پہلے میری بول تمہارے گھر آگئی تھی میں نے کتنے پیار سے کہا کہ ایڈم بھائی میری بول دو دو لیکن تم نے وہ بول نہیں دی اور مجھے مارا بھی تھا اب میں بھی نہیں دوں گا سمیر نے کہتے ہوئے گیٹ بند کیا

....

یار سمیر پلیز میری بات سنو یار غلطی ہو گئی میں تمہیں ویڈیو گیم دوں گا اگر تم نے مجھے وہ مووی کیسٹ لا دی تو سمیر نے کچھ سوچتے ہوئے اسنووائٹ کی مووی کیسٹ ایڈم کو دی اور ہاں اپنا وعدہ نہیں بھولنا ویڈیو گیم کا سمیر نے ایڈم سے کہا ہاں یار لا دوں گا اب تو ہم فرینڈز ہیں ایڈم .... کیسٹ لے کر اب گھر میں آیا

ایڈم کو دیکھ کر نایاب۔ نے ایڈم سے کہا لے آئے تم ہاں میں لے آیا ایڈم نے مووی پلے کی اور نایاب کے برابر میں بیٹھ گیا زندگی میں فرسٹ ٹائم میں کوئی پرسنز کی مووی دیکھ رہا ہوں .... ایڈم نے نایاب سے کہا

اچھا میں تو ایسی موویز ہی دیکھتی ہوں مجھے ایسی موویز بہت پسند ہے تمہیں ایسی موویز اسلیے پسند ہے کیوں کے تم خود ایک بہت پیاری سی پرسنز ہو ایڈم نے نایاب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے .... کہا

جس پر نایاب شرمائی ویسے میں بچپن میں شہیر بھائی کے ساتھ ایسی موویز دیکھا کرتی تھی تو میں شہیر بھائی سے کہتی تھی کہ شہیر بھائی یہ جو پرسنز ہے وہ میں ہوں اور یہ جو وائٹ گھوڑے پر پرسنز ہے وہ میرا پرسنز ہے جب میں بڑی ہو جائوں گی تو ایسے ہی وائٹ گھوڑے پر میرا پرسنز .... مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا

نایاب کی بات پر ایڈم ہنسنے لگا اور نایاب بھی بھیا بھی جب ہنستے تھے جب میری باتوں پر نایاب ... نے ایڈم سے کہا اسکا مطلب وہ پرسنز میں ہوں ایڈم نے نایاب سے کہا ... جس پر نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

ہاں نایاب اور ایڈم ہنسنے لگے تھوڑی دیر بعد مووی ختم ہو گئی اور نایاب اپنے گھر جانے لگی پھر کب آنو گی ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا پتا نہیں میں تمہارا انتظار کروں گا ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا اور نایاب اب مسکراتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔

ریان ایللی کو ایللی کی پسندیدہ جگہ پر لے آیا تھا جہاں ایللی اپنی ماما کی برسی پر تھی تم مجھے یہاں کیوں .... لائے ہو ایللی نے بائیک سے اترتے ہوئے ریان سے پوچھا

چلو تو بتاتا ہوں ریان نے ایللی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ٹھلنے لگا یہاں واقعی ایللی بہت سکون ہے .... ریان نے ایللی سے کہا



ہاں یہاں بہت سکون ہے اور یہ مجھے بہت پسند بھی ہے ایلی نے ریان سے کہا ایلی اور ریان چلتے ہوئے پھولوں کے پاس آگئے

ریان نے چمبیلی کے پھولوں کا کرائون بنانے لگا تم کیا کر رہے ہو ایلی نے ریان سے پوچھا دکھو.... بتاتا ہوں ریان نے ایلی سے کہا

ریان نے چمبیلی کے پھولوں کو کرائون بنا کر ایلی کو سر پر پہنایا تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو...

ریان نے ایلی کو دیکھتے ہوئے کہا ایلی جو بہت حیران سی کھڑی تھی رکھو ایک چیز کی کمی ہے ریان ... ایلی کو دیکھتے ہوئے کہا

اور پاس سے ایک پیلے کلر کا پھول توڑ کر ایلی کی انگلی میں رنگ بنا کر پہنائی ہاں اب ٹھیک ہے ... اب تم بہت پیاری لگ رہی ہو بہت خوبصورت ریان نے ایلی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

ایلی جس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں ایلی اب اپنے ہاتھ میں پہنی پھول سے بنی رنگ کو دیکھنے لگی میں نے آج تک ایسی چیزیں نہیں پہنی اور نامیرے پاس ہیں ایلی نے نم آنکھوں کو صاف

.... کرتے ہوئے ریان سے کہا

اور ریان کے گلے لگ گئی ہر چیز کے لئے تمہارا شکریہ ریان ایلی نے ریان کے گلے لگتے ہوئے کہا...

جس پر ریان تھاڑا فلمی ہو اریان مجھے پکڑ کر دکھائو ایلی ریان سے کہ کر بھاگنے لگی اور ریان ایلی کو  
پکڑنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اتنی خاموشی کیوں ہے یونی میں بلاج ایللی ریان نایاب والے کہا ہے مجھے تو یہاں ایک اسٹوڈنٹس  
تک نہیں دکھ رہے کہی آج اوف تو نہیں ہے یونی ماہی خود سے باتیں کرتی ہوئی یونی میں انٹر  
ہوئی....

اونچی ٹیل پونی جو ماہی کی قمر کو چھو رہی تھی لائٹ پنک کلر کی کرتی میں ملبوس مفطر کو گردن میں لپیٹے ہوئے کچھ لٹے جو ماہی کے چہرے کو چھو رہی تھی بڑی بڑی آنکھیں جو اس وقت بلاج کو .... ڈھونڈ رہی تھی

... جہاں کوئی نہیں تھا پوری یونی خالی تھی

..... ماہی نے ڈھونڈتے ہوئے یونی میں دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا

اچانک ماہی کے نظریونی کی چھت پر پڑی جہاں بلانج کھڑا تھا اور ماہی نے حیران ہوتے ہوئے ... بلانج کو دیکھا جب ہی بلانج نے ماہی کو اوپر آنے کا اشارہ کیا

ماہی یونی کی چھت پر گئی تم کیا کر رہے ہو یہاں اور سب کیا ہیں ماہی نے پریشان ہوتے ہوئے ... بلانج سے کہا

بلانج جو اس وقت وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس اور اپر سے بلیک جیکٹ پہنے ماہی کو دیکھ کر مسکرا رہا ... تھا ماہی مجھے تم سے کچھ کہنا ہے بلانج نے ماہی سے کہا جو تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی .... ہاں بولو بلانج ماہی نے بلانج سے کہا

.... شاید میں رہو یا نار ہو لیکن مجھے اس سے پہلے تم سے کچھ کہنا ہے ماہی بلانج نے مایوسی سے ماہی سے کہا جس پر ماہی کو گھبراہٹ شروع ہو گئی تم کیا کہ رہے ہو بلانج تم رہو یا نار ہو کیسی باتیں کر رہے ہو... ششش.... بلانج بے ماہی کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی ... اور خاموش کروادیا

... آج صرف میں بولوں گا ماہی

بلانج نے ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا.. ماہی میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں مجھے تم پہلی نظر میں ہی پسند آ گئی تھی میں شاید خود بھی نہیں جانتا کہ میں تم سے کتنا پیار کرنے لگا ہوں ماہی... جب تک میں تمہیں دیکھ نہیں لیتا مجھے سکون نہیں ملتا میرا دل کرتا ہے میں تمہارے قدموں میں دنیا جہاں کی خوشیاں لا کر رکھ دو تم میری زندگی ہو ماہی میں یہ سب تم سے بہت

**Visit For More Novels: [www.pdfnovelsbank.com](http://www.pdfnovelsbank.com)**

... اور ماہی کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لیے رہے تھے

... ماہی نے آنسو صاف کرتے ہوئے بلاج سے کہا <sup>لیسس</sup>

... ماہی کے لیسس کہنے پر ریان ایلی نایاب ایڈم سارے یونی کے اسٹوڈنس باہر نکل کر آئے

ہاتھوں میں ریڈ روز بلونز کندیلے ہوا میں چھوڑی پوری یونی میں کندیلوں سے روشن ہو گئی آسمان

... لال بلونز اور کندیلوں سے جگمگا گیا

ماہی جلدی سے نیچے اتر کر آئی آتے ہی بلاج جواب اپنی قمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا بلاج کے گلے

... لگ گئی روتے ہوئے بلاج سے کہنے لگی تم کبھی تو انسانوں کی طرح رہ لیا کرو

جس پر بلاج نے کہا کیوں تمہیں پسند نہیں آیا ماہی نے بلاج کے شولڈر پر تھپڑ مارتے ہوئے

... رونے لگی اگر کچھ ہو جاتا تو بلاج نے ماہی کے بالوں میں ہاتھ کرتے ہوئے کہا کچھ نہیں ہوتا

ایلی اور ریان نے ماہی اور بلاج کو چھیڑا آج ہی سارا رومانس کر لو گے جس پر ماہی جلدی سے

.... بلاج سے دور ہوئی

بلاج نے اپنی جیکٹ میں سے ایک مکھمل کی ڈبیانکالی اور ماہی کے سامنے جھگ کر ماہی کا ہاتھ

پکڑتے ہوئے ڈائمنڈ رنگ ماہی کی انگلی میں پہنا دی جس پر ماہی نے بلاج کا ہاتھ تھام کر اسے

اٹھایا آئی لو یو ماہی بلاج نے ماہی سے آہستہ سے کہا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے آئی لو یو ٹو کہا

...

ایڈم نے بھی پاس کھڑی نایاب کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا آئی لو یو پر نسز نایاب .... نے شرماتے ہوئے ایڈم کی بات پر آئی لو یو ٹو کہا جس پر ایڈم نے نایاب کا ہاتھ پکڑ لیا پاس کھڑی ماہم نے ایلی کو چھیڑتے ہوئے ماریہ سے کہا لو بھی شروع ہو گئے ڈرامے چلو ماریہ ... چلتے ہیں

ایلی نے ماہم کے بال پکڑنے کے لیے جانے لگی جب ہی ریان نے ایلی کا ہاتھ پکڑ لیا یار آج کے ... دن تو چھوڑ دو ایلی ڈارلنگ اسے

ایلی نے ریان کو گھورتے ہوئے دیکھا جس پر ریان نے گھبراتے ہوئے بات پلٹی میرا مطلب ایلی آج کے دن چھوڑ دو اسے ایلی نے ریان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہنسنے لگی جس پر ریان نے .... ایلی کے گال پر کس کر دی اور ایلی شرماتے ہوئے ریان کے گلے جا لگی

..... سب بہت خوش تھے لیکن کسی کو نہیں پتا تھا یہ خوشی بہت جلد چھنے والی ہے ان سب سے واہ بھی اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے میرب نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا جو کافی دیر سے ... مسکرائے جا رہی تھی

... میرب کی آواز پر ماہی نے جلدی سے اپنی مسکراہٹ چھپائی نہیں میرب کچھ نہیں ہوا میرب ماہی کے پاس جا کر بیٹھ گئی اب بتا بھی دو کیوں شرم رہی ہو میرب نے ماہی کو آنکھ مارتے ... ہوئے چھیڑا

.. نہیں یار میرب ایسی کوئی بات نہیں ہے یار ماہی نے گھبراتے ہوئے میرب سے کہا  
 ... اب بتانا نہیں چھارہی وہ الگ بات ہے میرب نے ماہی کو مزید چھیڑتے ہوئے کہا  
 ماہی نے میرب کو دیکھتے ہوئے کہا اچھا میں بتاتی ہو ماہی نے میرب کی طرف دیکھتے ہوئے خوشی  
 سے بتانے لگی جیسے جیسے ماہی بلانج کے بارے میں بتاتی جا رہی تھی میرب کی ایکسائیڈ مینٹ  
 ... بھڑتی جا رہی تھی

... واقعی اسنے چھت سے نیچے گر کر پرپوز کیا میرب نے حیران ہوتے ہوئے ماہی سے کہا  
 یاں میرب اور دیکھو بلانج نے مجھے رنگ دی ہے ماہی نے میرب کے آگے اپنا ہاتھ کیا جس میں  
 ... ڈائمنڈ کی رنگ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی

ہائے اللہ میرب نے ماہی کے ہاتھ سے رنگ دیکھتے ہوئے کہا یہ کتنی خوبصورت ہے ماہی اللہ  
 تمہارے نصیب اچھے کرے تم بہت خوش نصیب ہو تمہیں بلانج جیسا لڑکا ملا ہے میرب نے  
 ... ماہی کو گلے لگاتے ہوئے کہا

اچھا ماہی یار تمہاری رنگ دو گی مجھے مجھے کسی کو چیڑانا ہے میرب نے کچھ سوچتے ہوئے ماہی سے  
 کہا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے میرب سے کہا ہاں بالکل جس پر میرب نے ماہی کو گلے  
 ... لگایا

میں تھاڑا بیزی ہو جارج تم تھوڑا ویٹ کر لو میرب جو اس وقت اپنے آفس میں تھی ہاتھ میں .... رنگ پہنے ہوئے بار بار اپنی انگلی کو جارج کے سامنے کر رہی تھی

اوہ تو مس میرب بیزی ہے جارج نے میرب کو دیکھتے ہوئے کہا اور میں پوچھ سکتا ہوں مس میرب ... آپ کہا بیزی ہے

وہ ایکچولی میرب نے ایک بار پھر جارج کو انگھوٹی دیکھاتے ہوئے کہا بس تھک گئی ہو کل بہت مہمان آئے ہوئے تھے جب ہی اچانک جارج کی نظر میرب کی انگھوٹی پر پڑی جارج نے حیران ہوتے ہوئے میرب کا ہاتھ پکڑا یہ رنگ کہا سے آئی تمہارے پاس جس پر میرب نے ... اتراتے ہوئے رنگ کو دیکھتے ہوئے کہا

یہ میرے فینسی نے پہنائی ہے مجھے کل ہی ہماری انگھیمینٹ ہوئی ہے ڈائمنڈ رنگ ہے میرب .. نے جارج کو تنگ کرتے ہوئے کہا

جارج نے غصے سے میرب کے بال زور سے پکڑتے ہوئے میرب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے .. کہا جس نے یہ انگھوٹی پہنائی ہے نا اسے بھی اور تمہیں بھی دونوں کو جان سے مار دوں گا

میرب نے جارج کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھا تھا میرب بہت ڈر گئی اور میرب کی آنکھوں سے .. آنسو گرنا شروع ہو گئے

.. چھوڑو مجھے میرب نے جارج سے اپنے آپکو چھڑوایا مارو گے کیا مجھے



جارج نے میرب سے کہا ہاں ماردوں گا تم اگر میری نہیں ہوئی تو خود کو بھی ماردوں گا اور تمہیں .. بھی جارج بے غصے سے میرب سے کہا

... میرب جارج کو دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہوئی یہ اتنی محبت کرتا ہے مجھ سے کیا میری نہیں ہے یہ رنگ میری بہن کی ہوئی ہے منگنی اسکی ہے تم نے تو مجھے پرپوز کیا نہیں .. میرب نے منہ بناتے ہوئے جارج سے کہا

جس پر جارج کا سارا غصہ ایک منٹ میں ختم ہو گیا اور میرب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگا میں ... نے تمہارے لیے بہت اچھا سرپرائز سوچا ہوا ہے اور تم نے اب خراب کر دیا .. میرب نے حیرت سے جارج سے کہا کیا واقعی

.. جارج نے مسکراتے ہوئے میرب کے ہاتھ پر بوسہ دیا جی مس میرب میرب شرماتے ہوئے مسکرانے لگی چلو چلتے ہیں جارج نے میرب کا ہاتھ پکڑے دونوں چلے گئے.....

یار اب کی بار تو میں ہی جیتوں گا ریان نے بلاج سے کہا جو اس وقت ایک سڑک پر کھڑے ریس کے لیے تیار تھے۔۔۔

جب ہی اچانک سامنے سے شہیر آتا نظر آیا یہ تو شہیر ہے نایاب کا بھائی ریان نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہیلو گائیز شہیر نے کار سے اترتے ہوئے بلانج اور ریان سے کہا جس پر بلانج نے شہیر سے کہا آپ یہاں کیسے بشہیر نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا میں ایسے ہی راؤنڈ لگا رہا تھا تم لوگوں کو دیکھا تو آگیا تم لوگ کیا کر رہے ہو۔۔۔

ریان نے جلدی سے شہیر سے کہا ہم ریس کی تیاری کر رہے ہیں بس جس پر بلانج نے شہیر سے کہا کیوں نا آپ بھی ریس لگوائے ہمارے ساتھ ریس بلانج کی بات پر شہیر مسکرا نے لگا۔۔۔ ٹھیک ہے شہیر نے بلانج سے کہا اور تینوں ریس کے لیے تیار ہو گئے۔۔۔

..... ریان اپنی بائیک پر بیٹھا اور بلانج اپنی کار میں بیٹھا تھا

شہیر اب اپنی بی ایم ڈبلیو کار میں بیٹھا تھری پیس میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہا تھا شہیر کی کار دیکھ کر ریان اور بلانج بھی متاثر ہوئے۔۔

1 2 3 Go .....

تینوں اب اپنی گاڑی کو روڈ پر دوڑا رہے تھے بلانج اپنی کار کو فل اسپید دے رہا تھا اور شہیر جو .... مسکراتے ہوئے اپنی کار کو بھگا رہا تھا

ریان اپنی بائیک کو سڑک پر بھگا رہا تھا ریان جو بلانج اور شہیر سے پیچھے رہ گیا تھا شہیر جو سب ... سے آگے تھا

اور بلاج اب شہیر کو دیکھ کر شوکڈ تھا شہیر اب ریس جیت چکا تھا کار سے باہر آتا دیکھ شہیر کو .... ریان نے کہا مجھے پتا تھا دوست تم ہی جیتو گے

ریان کو یوں ٹیم بدلتا دیکھ بلاج نے ریان سے کہا تو بہت کمینا ہے ریان آج میں ہار گیا تو شہیر .... کے ساتھ ہو گیا شہیر بلاج کو دیکھ کر ہنسنے لگا

ریان جو مسکرا رہا تھا ویسے آج تک بلاج کو کسی نے نہیں ہرایا تم پہلے انسان ہو اس لیے اب بلاج کے سر سے وہ کراؤن اتار کر اب ہم شہیر کو پہنا دیتے ہیں ریان ے ہاتھوں کے اشارے سے ... بلاج کا کراؤن شہیر کو پہنا دیا

دفع ہو یہاں سے بلاج نے ریان سے کہا ریان جو بہت خوش تھا کہ بلاج بھی ہار گیا مجھے اب چلنا چاہیے شہیر نے بلاج اور ریان سے کہا ہاں ہم لوگ بھی اب گھر چلتے ہیں تینوں اب اپنی گاڑیوں پر اپنی اپنی راہ نکل گئے۔۔

یار نایاب دیکھو تم گھبراؤ نہیں وہ کچھ نہیں کہیں گیں تمہیں وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں وہ تمہیں سمجھ جائیں گیں ایڈم جو کافی دیر سے نایاب کو سمجھا رہا تھا کہ نایاب اب شہیر سے .... ہمارے ریلیشن کے بارے میں بات کرے

دیکھو ایڈم مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر شہیر بھائی نے منع کر دیا تو نایاب نے پریشان ہوتے .... ہوئے ایڈم سے کہا

نایاب تم ایسی باتیں کیوں سوچ رہی ہو میری پرنسز دیکھو میں بہت ہینڈ سم اور شریف لڑکا ہوں تو تمہارے بھائی منع کیوں کریں گیں اور اگر کر بھی دیا تو میں پھر خود شہیر خان سے بات کرنے آؤں گا اب تم تھوڑی ہمت پیدا کر کے اپنے بھائی سے بات کرو اور ہاں کال کٹ نہیں.... کرنا میں اور ایلی کول پر ہونگے

تمہارے اور شہیر خان کے بیچ جو بھی بات ہوگی میں اسے سننا چاہتا ہوں اوکے مائے سوئیٹ.... پرنسز اب جائو تم ایڈم نے نایاب کو سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے میں جاتی ہوں نایاب نے ایڈم سے کہا اوکے نایاب اب اپنی روم کی ونڈو سے شہیر.... خان جولان میں اکیلا بیٹھے دیکھ رہی تھی

یا اللہ پلزمیری مدد کریں آپ آپ تو میرے بہت اچھے دوست ہیں آپ ہمیشہ ایک مخلص دوست کی طرح میری ہر مشکلات میں ساتھ دیتے ہیں اللہ پاک بس آج بھی سب کچھ سنبھال.... لیجیے گا لو یو اللہ پاک نایاب جو اب اللہ سے باتیں کر رہی تھی

اب فون سے ابھرتی ایڈم کی آواز پر چونکی نایاب کیا تم پہنچ گئی شہیر کے پاس ایڈم نے نایاب سے کہا خاموش ہو جائو میں جارہی ہوں اور پلیز کچھ بھی نہیں کہنا کیونکہ میں اب جارہی ہوں.... نایاب نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے نایاب تم جانوبات کرو اس گدھے کے منہ میں اسٹیپلر کر دیتی ہوں ایللی نے نایاب سے کہا اوکے ایڈم جو فون کا اسپیکر اون کیے ہوئے تھا ایللی نے ایڈم سے کہا دیکھو اب خاموش... ہو جانو کچھ نہیں کہنا ایڈم اوکے ہاں اوکے ایڈم بھی گھبرا رہا تھا کہ شہیر اب کیا کہے گا دور سے آتی نایاب کو دیکھ کر شہیر جو اس وقت گارڈن میں اکیلا بیٹھا تھا اب نایاب کو دیکھ کر مسکرایا بھیا آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں اکیلے نایاب نے شہیر خان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا شہیر... نایاب کو دیکھ کر مسکرانے لگا ایسے ہی دل چاہ رہا تھا تو بیٹھ گیا

تم سنائو آج کل کہاں مصروف ہو بھائی کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا ہی چھوڑ دیا شہیر نے نایاب سے شکواہ کیا بھیا وہ یونی کا تو آپ کو پتا ہے لاسٹ سیمیسٹر ہے اس لیے تھوڑا بزی رہنے لگی اور اب..... آپ بھی تو پتا نہیں کہاں بزی ہوتے ہیں نایاب نے شہیر سے کہا جس پر شہیر مسکرانے لگا اچھا بتائو کیا کام ہے شہیر نے اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے نایاب سے کہا جس پر نایاب شوکڈ ہو گئی آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں کسی کام سے آئی ہوں آپ کے پاس نایاب نے پلک جھپکائے.... شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا

فون کی دوسری جانب بیٹھے ایللی اور ایڈم بھی شوکڈ تھے نایاب میری کیوٹ چشمش تمہیں بچپن سے جانتا ہوں میں پتا ہے تمہیں جب تم کسی کام سے آتی ہو میرے پاس اور دنیا جہان کی باتیں

کرنے لگتی ہو لیکن جس کام سے آئی ہوتی ہو وہ نہیں کہ پاتی تو تمھاری یہ چھوٹی سی ناک ریڈ ہو .... جاتی ہے شہیر نے نایاب کی ناک کو چھوتے ہوئے کہا

اور نایاب اب تک شوکڈ ہی بیٹھی تھی اچھا چلو بتاؤ کیا کام تھا تمھیں شہیر نے نایاب سے کہا  
 نایاب جواب بالکل خاموش تھی شہیر اب نایاب کو دیکھ رہا تھا نایاب جواب بالکل خاموش بیٹھی  
 تھی نایاب اب شہیر کے اور قریب ہو کر بیٹھی شہیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بھیا مجھے آج آپ  
 ... سے بہت ضروری بات کرنی ہے شیری بھیا

... میری زندگی میں سب سے اہم آپ ہیں میں سب سے زیادہ آپ سے محبت کرتی ہوں  
 بابا بھی میری زندگی میں بہت اہم ہیں لیکن آپ سب سے پہلے نایاب جو شہیر کے ہاتھوں کو  
 .... اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے شہیر کے ہاتھوں کو ہی دیکھ کر بول رہی تھی  
 اور اب آنکھیں بھی نم ہو گئیں تھیں بھیا میں کسی سے محبت کرنے لگی ہوں اور وہ بھی مجھ سے  
 ... بہت محبت کرتا ہے

ناياب نے شہیر کی آنکھوں میں دیکھا شہیر جو بہت زیادہ شوکڈ بیٹھا نایاب کو دیکھ رہا تھا بھیا مجھے  
 پتا ہے آپ میری بات کو سمجھیں گیں میں جس کو پسند کرنے لگی ہوں وہ ایڈم ہے ایللی کا بھائی وہ  
 ... بہت اچھا ہے اور مجھ سے بھی بہت محبت کرتا ہے

آپ جتنی محبت تو مجھ سے کوئی نہیں کر سکتا لیکن بھیا آپ سے کم محبت بھی نہیں کرنا نایاب کے.... آنسو اب گالوں سے ہو کر شہیر کے ہاتھ پر گرنے لگے

بھیا وہ آپ سے اور بابا سے بھی ملنا چاہتا ہے میرے ساتھ سنسیر ہے وہ شادی کرنا چاہتا ہے میں آپ کو یہ سب بہت پہلے ہی بتانا چاہتی تھی لیکن پھر سوچا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں لیکن... اب بات کرنا آپ سے بہت ضروری ہے

... اب آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا شیری بھیا نایاب نے اپنی بات مکمل کی شہیر نے نایاب کے گال پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا مجھے تو پتا ہی نہیں چلانا نایاب اتنی بڑی ہو گئی... ہے شہیر نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا

جواب شہیر کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی میں تو تمہیں وہی چھوٹی سی نایاب ہی سمجھتا رہا جس کا ہاتھ پکڑ کر میں کلاس روم تک لے جایا کرتا تھا تم تو بہت بڑی ہو گئی ہو نایاب بابا صحیح کہتے ہیں کہ نایاب اب بہت بڑی ہو گئی ہے اسے چشمش نہیں کہا کرو اب واقعی تم بڑی ہو گئی ہو تمہیں... چشمش کہنا چھوڑنا ہو گا مجھے کہیں ایڈم کو برا لگ گیا تو

شہیر نے نایاب کو چھیڑتے ہوئے کہا نایاب شہیر کے گلے لگ کر رونے لگی شہیر کی بھی آنکھیں.... اب نم ہو گئیں تھیں

.. چلو اب میں بابا سے بات کرتا ہوں پھر تم ایڈم کو ڈنر پر بلا لینا





جس پر ایللی نے کہا انکل اس ہی بات پر منہ میٹھا کرتے ہیں ایللی نے مٹھائی سب کو کھلائی اور پھر نایاب کے روم میں چلی گئی۔۔

ناياب جو بار بار روم کے گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

مبارک ہو بھابھی جی ایللی نے نایاب کے روم میں آتے ہوئے نایاب کو تنگ کیا جس پر نایاب شرمانے لگی لو منہ میٹھا کرو ایللی نے نایاب کے میں میٹھائی کھلائی کل تمہارا اور ایڈم کا نکاح ہے نایاب نے حیرت سے ایللی کو دیکھا کیا واقعی ایللی نے نایاب کو مسکراتے ہوئے کہا جی ہاں وہ بابا پر سوچلے جائے گے باہر ملک اس لیے وہ چاہ رہے ہیں کہ تمہارا اور ایڈم کا نکاح ہو جائے جس پر نایاب نے شرماتے ہوئے اپنا چشمہ ٹھیک کیا اور ایللی اور نایاب باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

کیا واقعی تم سچ کہہ رہی ہو نایاب مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ماہی جو اس وقت نایاب سے کال پر بات کر رہی تھی نایاب اپنی اور ایڈم کی بات پکی ہونے کی خوشخبری ماہی کو سن رہی تھی۔۔۔

یار نایاب میں بہت خوش ہو ایڈم بہت اچھا لڑکا ہے اور ایللی بھی تمہاری بہت نند بن کر اچھی لگے گی ماہی نے نایاب کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر نایاب ہسنے لگی۔۔

اچھا ماہی اب تم یار میرے گھر آ جاؤ ہم شاپنگ پر جائے گے مجھے تو اتنا آئیڈیا ہے نہیں نایاب  
نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے کہا ہاں میں آ جاؤ گی جس پر نایاب بھی  
مسکراتے لگی۔۔۔۔

بھئی مبارک ہو بہت بہت کل تو آپ دلہے میاں بنے گے ماہی جو اس وقت ایللی والوں کے گھر  
تھی ایڈم کو چھیڑ رہی تھی۔۔۔۔

ایلی بھی ماہی کے ساتھ مل کر ایڈم کو تنگ کر رہی تھی۔۔۔

ایڈم مسکراتے ہوئے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے ماہی سے کہا۔۔۔

یار ماہی پلیز ایللی کو لڑکی بنا دینا کل کے دن میں چاہتا ہوں کل ایللی میری بہن بن کر چلے ناکے  
میرا بھائی جس پر ماہی بہت ہسنے لگی۔۔

ایلی نے غصے سے ایڈم کے کان کھینچے اچھا تمہیں بتاتی ہوں ابھی ارے ایللی چھوڑو یار درد کر رہا  
ہے کان میرا ایڈم نے منہ بناتے ہوئے ایللی سے کہا ارے یار صحیح تو کہہ رہا ہے ایڈم تمہیں کل  
ایڈم کی بہن بن کر جانا ہے ماہی نے ایللی سے کہا جس پر ایللی نے ماہی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بھئی ایللی نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے ایللی کو چھیڑا چلو ابھی نایاب کے گھر چلے گے نا  
اسے بھی شاپنگ کر اونی ہے تم بھی کچھ لڑکیوں والے ڈریس لے لینا جس پر ماہی ایڈم ایللی ہسنے  
لگے۔۔۔

انفنف یاریہ لڑکیوں کی شاپنگ کرنا کتنا مشکل کام ہے ایللی نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے نایاب اور ماہی سے کہا جوا بھی ابھی شاپنگ کر کے نایاب کے گھر آئی تھی۔۔۔

تم ریسٹ کرو میں جوس منگواتی ہوں نایاب نے ایللی اور ماہی سے کہا اور نیچے خان ثاما کو آواز دیں رہی تھی۔۔

خان ثاما فریش جوس لے آئے میرے روم میں اور کچھ کھانے کے لیے کے آئے نایاب بول کر جانے لگی جب ہی شہیر نے نایاب سے کہا۔۔۔  
کہاں جارہی ہو اتنی جلدی جلدی میں چشمش۔۔۔

یار بھیا میں ابھی ابھی شاپنگ سے آئے ہیں ہم تو میں جوس کا بولنے آئی تھی نایاب نے شہیر سے کہا۔۔

اچھا کوئی آیا ہوا ہے کیا شہیر نے موبائل چلاتے ہوئے نایاب سے کہا۔۔  
نی بھیا ایللی اور ماہی آئی ہیں ہم ساتھ ہی گئے تھے شاپنگ پر نایاب کی بات سن کر شہیر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔

تو کچھ خاطر تواضع کی اپنی دوستوں کی شہیر نے نایاب سے کہا جس پر نایاب نے کہا جی بھیا بس یہ ہی بولنے آئی تھی ابھی خان ثاما سے نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔  
اچھا تو تم جاؤ میں اور بول دیتا ہوں شہیر نے نایاب کی ناک پکڑتے ہوئے کہا جی بھیا۔۔

ماہی تو تم آگئی شہیر نے نایاب کے روم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور مسکرا نے کگا۔۔۔  
چلو اب تم دونوں کو میں لڑکی بنا سیکھاتی ہو ماہی نے جو س کا گلاس رکھتے ہوئے کھڑی ہوئی اور  
ایلی نایاب سے کہا۔۔۔

جس پر ایلی اور نایاب مسکرا نے لگی۔۔۔

ایلی اور نایاب بیڈ پر بیٹھی بچوں کی طرح ماہی کی باتیں گور سے سن رہی تھی اور ماہی اتراتے  
.. ہوئے شیشے کے سامنے کھڑی اتراتے ہوئے سمجھا رہی تھی۔۔۔

دیکھوں بھئی سب سے پہلے نانا نایاب تم نا ایسے اپنے دوپٹے کو پکڑنا ماہی نے دپٹا سر پر رکھتے ہوئے  
ناياب سے کہا اور پھر جب ایڈم تمھیں دیکھے نا تو تم ایسے شرمانا لڑکیاں ایسے شرماتی ہیں ماہی نے  
مسکراتے ہوئے نیچے نظریں کری دروازے پر کھڑا شہیر خان ماہی کی حرکتیں دیکھ کر اپنی ہنسی  
کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔۔

اچانک ماہی کو کچھ یاد آیا ر ایلی ایڈم نے کرتا تو لیا ہے ناکل کے لیے ماہی نے سنجیدگی سے ایلی  
سے پوچھا۔۔۔

یار پتا نہیں ایلی نے کندھے اچکاتے ہوئے ماہی سے کہا۔۔۔

یار اسے کہنا کرتا لے لڑکے تو بھئی ایسے اچھے لگتے ہیں شلو اور قمیض میں کرتوں میں الگ ہی  
پر سنیلٹی لگتی ہے ماہی نے نایاب کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

باہر شہیر بہت گور سے ماہی کے بات سن رہا تھا۔۔۔

لو بھئی ماہی اب کیریکٹر میں گھوس گئی ایللی نے نایاب سے کہا۔۔

ماہی جواب اپنے خیالات نایاب کو بتا رہی تھی یا نایاب ایللی کو تو میں کب سے ہی سناتی رہتی ہو  
آج تمہیں بتاتی ہو ماہی نے کسی سوچ میں گھوم ہوتے ہوئے نایاب سے کہا اور نایاب بھی  
مسکراتے ہوئے سن رہی تھی۔۔۔

یار مجھے ناپتا ہے کیسا پسند مجھے نالٹ کا ایسے پرپوز کرے پانی کی جگہ پر گول چاند ہو بوٹ ہو جھیل ہو  
بہت ہی خوبصورت ہو انیں میرے بالوں کو چھوئے سمندر پر پانی کی آوازیں آرہی ہو ماہی جو  
پوری گھوم ہو کر نایاب ایللی کو بتا رہی تھی باہر کھڑا شہیر ماہی کی ایک ایک بات بہت دھیان سے  
سن رہا تھا۔۔۔۔

جب ہی اچانک ایللی نے ماہی کو خوابوں کی دنیا سے باہر لائی ماہی آج کے لیے اتنا ہی بس اور ایللی  
ناياب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔

جب ہی اچانک شہیر کے فون پر کال آئی اور وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

ماہی جو منہ بنا کر بیٹھی تھی اچھا یار سوری ایللی نے ماہی کو منایا۔۔

ناياب نے کچھ یاد آنے پر ماہی سے کہا لیکن۔۔۔ بلاج بھائی نے تو ماہی تمہیں سب سے ہی ہٹ کر  
پرپوز کیا تھا جس پر ماہی اور ایللی نایاب ہسنے لگی۔۔۔

... شہیر جو جورج کے ساتھ نایاب کے نکاح کی شاپنگ کے لیے آیا تھا  
سر کونسا تھری پیس لینا پسند کریں گے آپ سیلزمین نے شہیر خان سے پوچھا نہیں آج مجھے  
... کرتے دکھائو

پاس کھڑا جورج شہیر کی بات پر حیران ہوا جی سر آپ آجائیں میں دکھاتا ہوں یہاں سب سے  
بیسٹ اور خوبصورت کرتے ہیں آپ پسند کر لیں سیلزمین اب جا چکا تھا جورج یا تم بتاؤ نا کرتے  
.... کیسے پہننے چاہیے

مجھے تو زیادہ آئیڈیا نہیں ان کرتوں کے بارے میں شہیر جو دو تین کرتے اپنے ہاتھ میں لئے  
.... جورج سے پوچھ رہا تھا

سر مجھے بھی زیادہ آئیڈیا نہیں ہے ان کرتوں کا جورج جواب مسکراتے ہوئے شہیر سے کہہ رہا تھا  
....

لڑکے تو بھی کرتے شلوار قمیض میں ہی اچھے لگتے ہیں شہیر کو ماہی کی بات یاد آئی اور مسکرا کر  
لگا .....

شہیر نے ایک کرتا اٹھا کر اپنے اوپر لگانے لگا یا سمجھ ہی نہیں آ رہا کیا لوں شہیر نے خود کو شیشے  
... میں دیکھتے ہوئے کہا

دور کھڑی ایک چوبیس چھ سال کی لڑکی اپنی بیٹی کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی ماما بابا کو تو آپ برتھ ڈے گفٹ میں کرتا دے رہی ہیں مجھے بھی پلیز ایک بابا کے لیے ڈریس دلوائے ناپندرہ سالہ بچی جواب اپنی ماں سے ضد کر رہی تھی شہیر کی نظر اس لڑکی پر پڑی پہلے میں لے لوں پھر آپ لے لینا وہ لڑکی اب شہیر خان کے برابر میں کھڑی کچھ کرتے چیک کر رہی تھی شہیر خان نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے اس لڑکی سے مخاطب ہوا ایکسیوزمی کین یو پلیز ہیلپ می شہیر خان کی آواز پر لڑکی نے پلٹ کر دیکھا جی وہ ایک بچولی آج میری بہن کا نکاح ہے اور میں شوپنگ کے لئے آیا ہوں مجھے کرتوں کے بارے میں زیادہ آئیڈیا نہیں ہے اور آج مجھے کرتا ہی پہننا ہے..... کیا آپ میری تھوڑی ہیلپ کریں گی شہیر خان نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے کہا مجھے خوشی ہوگی اگر میں آپ کی ہیلپ کروں گی تو لڑکی نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا ویسے میں اپنے ہسبینڈ کا برتھ ڈے گفٹ لینے آئی تھی میرا نام امبر ہے اوہ نائس میرا نام شہیر ہے چلیں تو آپ کے لیے کوئی اچھا سا کرتا لیتے ہیں امبر نے ایک کرتا شہیر کو دیا آپ یہ ٹرائی کریں چھ ساتھ کرتے ٹرائی کرنے کے بعد امبر نے شہیر کو سفید کرتا نکال کر دیا یہ ٹرائی کریں.... آپ شہیر نے کرتا شیشے میں دیکھ کر خود پر لگایا یہ بہت اچھا ہے شہیر نے خود سے کہا جس پر پاس کھڑی لڑکی نے کہا یہ آپ پر زیادہ سوٹ کر رہا ہے آپ بالکل انگریز لگتے ہیں امبر کی بات پر شہیر مسکرا کر لگا۔۔۔

جی میں زیادہ تر لندن میں رہا ہو شہیر نے کہا واؤ وانکل تو بلکل دھالگ رہے ہے امبر کی بیٹی نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر شہیر اور امبر مسکرا نے لگے۔۔۔

اس پر آب ویس کوٹ لیں امبر نے شہیر سے کہا جس پر شہیر نے کہا جی وہ کیا ہوتی ہے۔۔۔  
 امبر نے شہیر کو مسکراتے ہوئے کہا جیسے آپ تھری پیس پر پہنتے ہے نا کوٹ ایسے ہی کرتے پر ویس کوٹ لیتے ہے جس پر امبر نے بلیک کلر کی ویس کوٹ شہیر کے آگے بھڑائی اور شہیر نے سیلزمین کو پیک کرنے کا کہا۔۔۔

اور ہاں ایک اور چیز امبر نے شہیر سے کہا جی وہ کیا شہیر نے امبر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
 اس پر پیشوری سینڈل لینا آپ شہیر نام سن کر حیران ہو گیا اسکے لیے مجھے پشاور جانا ہو گا کیا جس پر امبر ہسنے لگی نہیں وہ یہی سے مل جاتی ہے سامنے شوپ پر ہے امبر نے ہاتھ کے اشارے سے شہیر کو شوپ دیکھائی شہیر نے امبر سے کہا کیا آپ میری سینڈل دیلانے میں ہیلپ کر سکتی ہے۔۔۔

امبر نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا ویسے میرے پاس ٹائم نہیں ہے ویسے آپ کی شاپنگ کرانے مجھے بہت مزہ آرہا ہے چلیں امبر نے شہیر سے کہا اور دونوں سینڈل کی شاپ میں چلیں گئے۔۔۔



نایاب جو اس وقت وائٹ نکاح کے ڈریس میں کوئی شہزادی لگ رہی تھی نایاب اب خود کو شیشے.... میں دیکھ رہی تھی

نایاب کا چشمہ ہٹا دیا گیا تھا مرتضیٰ خان اب نایاب کے روم میں تھے بابا بتائیں آج میں کیسی لگ رہی ہوں نایاب نے مرتضیٰ خان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا میری بیٹی تو ہے ہی پرسنز بلکل اپنی ماں میں مل رہی ہو مرتضیٰ خان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں کیا بابا روکیوں رہے.... ہیں پھر مجھے بھی رونا آرہا ہے آپکو دیکھ کر

... نایاب نے مرتضیٰ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا نایاب تم کب بڑی ہو گئی پتا ہی نہیں چلا بیٹیاں عجیب شے ہوتی ہیں جب گھر میں ہوتیں ہیں تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیا کچھ گھر میں ہے ان.... کی وجہ سے ہے اور جب چلی جاتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انکے بغیر تو گھر میں کچھ تھا ہی نہیں مرتضیٰ خان نے نایاب کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا کیا ہو رہا ہے یہاں شہیر نے نایاب کے... برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا نایاب اب اپنے آنسو صاف کر کے مرتضیٰ سے الگ ہو گئی یار بھائی بابا اموشنل ہو رہے ہیں شہیر نے مسکراتے ہوئے نایاب کو گلے لگایا یار بھائی آپ تیار... نہیں ہوئے ابھی تک

ہاں بھی جارہا ہوں بے فکر ہو جاؤ تمہارے سسرال والوں کے سامنے ناک نہیں کٹوائوں گا شہیر ہنستا ہوا روم سے چلا گیا مرتضیٰ خان بھی اب نیچے مہمانوں کو ریسو کر رہے تھے۔۔۔

..... ایڈم اور ماہی ایللی سب آچکے تھے بلانج کی نظریں ماہی پر سے ہٹ نہیں رہی تھی

ماہی جو بلیک شرٹ اور ریڈ لہنگے میں ملبوس بالوں کو جو رے کی شکل دی ہوئی تھی بڑی بڑی جھمکیاں ریڈ دوپٹا ہاتھوں میں بلیک ریڈ چوڑیاں اونچی ہل کی سینڈل لال پسٹک اور میکپ کیے ہوئے ایللی سے باتیں کر رہی تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

بلانج جواب ماہی کے پاس کھڑا ایللی کو چھیڑ رہا تھا بھئی ایللی آج تو تم لڑکی لگ رہی ہو مطلب بہت پیاری لگ رہی ہو ریان تو پاگل ہو جائے گا۔۔۔۔

ایللی بلانج کی بات پر مسکرا رہی تھی اچھا میں زرا آتی ہوں ایللی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

آپ کہا جا رہی ہے ماہی جو ایللی کے پیچھے جا رہی تھی بلانج نے ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے روکھا۔۔

وہ میں ماہی گھبرا رہی تھی بلانج نے ماہی کے کان میں کہا بے حد حسین لگ رہی ہو مجھے مارنے کا ارادہ ہے کیا آپ کا بلانج کی بات پر ماہی شرماتے ہوئے نیچے نظریں کر لی۔۔۔

اب ایسے بلش کرو گی تو میں پکا مر ہی جاؤں گا بلانج نے ماہی کی جھمکیاں چھوتے ہوئے کہا۔۔

اچھا بس اب سب دیکھ رہے ہیں ہٹو ماہی نے بلانج سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کیا ہوا میں اپنی ہونے والی مسسز سے بات کر رہا ہو بلانج نے ماہی کو مزید چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

.... ماہی مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی بلانج ماہی کو دیکھتا رہا تھا

... بلانج تو کیوں مسکرا رہا ہے بھائی وہ چلی گئی ہے ریان نے بلانج کو چھیڑتے ہوئے کہا

ہاں معلوم ہے تو کہاں تھا کب سے ڈھونڈ رہا ہوں بلانج اور ریان دونوں سیم بلیک تھری پیس میں تھے یا روہ ایڈم کے پاس تھاریان نے بلانج سے کہا اچھا تو اپنے سالے صاحب کے پاس تھا بلانج نے ریان کو چھیڑا ہاں یا بس اب اکلوتا بہنوئی ہوں میں اسکا ریان نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا اور دونوں ہنسنے لگے۔۔۔

ماہی جونایاب کے ساتھ بیٹھی تھی ماہی نے نایاب جو اداس بیٹھا دیکھ پوچھا نایاب تم بہت .... خوبصورت لگ رہی ہو لیکن تم اداس کیوں ہو نایاب نے ماہی سے کہا

... ماہی آج مجھے میری ماما بہت یاد آرہی ہیں

... نایاب تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہارے پاس اتنی محبت کرنے والا بھائی اور بابا ہیں مجھے دیکھو نا میرے پاس کوئی بھائی ہے نا بابا نا ماما اور تمہیں اب اتنا پیار کرنے والا ایڈم ملا ہے جو .... تمہیں خوش رکھے گا اور ایلی ایلی تو تمہیں بہت پیار سے رکھے گی ماہی نے نایاب کو سمجھایا

باہر کھڑا شہیر جونایاب کو لینے آیا تھا ماہی کی آواز سننے پر گیٹ پر کھڑا ماہی کی باتیں سننے لگا چلو ... میں ایڈم جو دیکھ لوں وہ کیسا لگ رہا ہے ماہی نے نایاب سے کہ کر باہر آئی

اور ایک بار پھر ماہی کی ٹکڑ شہیر سے ہوئی میں نے ایک بار پھر آپ کو گرنے سے بچا

لیا شہیر نے ہنستے ہوئے ماہی سے کہا ماہی شہیر خان کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی آپ تو آج پاکستانی لگ رہے ہیں شہیر خان جو ماہی میں گم تھا اچھا کیا واقعی شہیر کو ماہی کے منہ سے تعریف

سنا بہت اچھا لگا شکریہ... اور آپ بھی آج بہت اچھی لگ رہی ہیں شہیر نے مسکراتے ہوئے  
.... ماہی سے کہا

شکریہ ماہی نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا۔۔۔

وہ آپ کی کالر ٹھیک کر لے ماہی نے شہیر کی کالر دیکھتے ہوئے شہیر سے کہا جس پر شہیر نے ماہی  
سے کہا جی۔۔۔

ماہی نے ایک بار پھر شہیر کو ہاتھوں کے اشارے سے کالر ٹھیک کرنے کا کہا۔۔

شہیر نے انجان بنتے ہوئے ماہی سے کہا کیا کہ رہی ہے آپ۔۔۔

ماہی نے ہچکچاتے ہوئے شہیر کی کالر ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

شہیر ماہی کی آنکھوں میں گم ہو گیا ماہی نے شہیر کی کالر ٹھیک کرتے ہوئے شہیر سے کہا اب  
ٹھیک ہے۔۔۔

شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی کا شکریہ کیا اور ماہی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

شہیر مسکراتے ہوئے اپنی کالر پر ماہی کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

نکاح شروع ہو چکا تھا سامنے ایڈم ریان بلاج ایلی بیٹھے تھے۔۔

اور پھولوں کی لڑیاں جو دونوں کے بیچ میں پردہ کر رہی تھی۔۔

نایاب ماہی کے ساتھ تھی پھولوں کی لڑیوں کی وجہ سے ایڈم نایاب کو دیکھ نہیں پارہا تھا۔۔۔

ایڈم جو بہت خوش تھا نکاح خواہ کے پہلی بار پوچھنے پر ہی ایڈم نے تین بار

قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے۔۔۔

... کہا جس پر سب بہت ہنسنے لگے

ایلی نے ایڈم کو کہنی ماری سدھر جائو ایلی نے دانت پیستے ہوئے ایڈم سے کہا جو بہت ایکسائیٹڈ تھا

نایاب کو دیکھنے کے لیے۔۔۔۔

نکاح کے بعد ایڈم نے جلدی سے پھولوں کی لڑیوں کو سائیڈ کر کے نایاب کا گھونگھٹ اٹھا کر

.... دیکھنے لگا

ایڈم جو اسکن کرتے میں ملبوس واقعی ایک شہزادی کا شہزادہ لگ رہا تھا نایاب تم کتنی خوبصورت

لگ رہی ہو ایڈم نے مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا تم بھی ایڈم بہت اچھے لگ رہے ہو ایڈم

کے ہاتھوں کے بینڈز اب غائب تھے بالوں کو چھوٹی پونی جسے کچھ دن پہلے ہی ایڈم نے کٹوالی

.... تھی

نایاب تم خوش تو ہو نا ایڈم نے نایاب سے پوچھا ظاہر ہے میں خوش ہوں نایاب نے مسکراتے

ہوئے ایڈم سے کہا میں بھی بہت خوش ہوں نایاب اب تم میری مسسز بن گئی ہو ایڈم نے

.... مسکراتے ہوئے نایاب سے کہا

ارے ہاں میں تمہارے لیے کچھ لایا ہوں ایڈم نے یاد آنے پر نایاب سے کہا اور کرتے کی جیب سے نایاب کے لیے رنگ نکالی جو ڈائمنڈ کی تھی یہ تو بہت پیاری ہے ایڈم نایاب نے انگھوٹھی کو دیکھتے ہوئے کہا میں پہنا دوں ایڈم نے نایاب سے پوچھا ہاں ضرور نایاب نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ ایڈم کے آگے کیا ایڈم نے رنگ پہنانے کے بعد نایاب کا ہاتھ چوما میں بہت خوش ہوں آج.... نایاب اور ایڈم باتوں میں مصروف ہو گئے

دور سے آتی ایللی کو دیکھ کر ریان نے ایللی کو چھیڑا واہ آج تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو بھی میں تو تمہیں فرسٹ ٹائم دیکھ کر پہچانا ہی نہیں کہ یہ میری ہی بندری ہے ریان نے ہنستے ہوئے ایللی سے کہا ایللی وائٹ فروک پہنے لائٹ میک اپ اونچی ہیل سینڈل اسٹریٹ بال کیے بہت پیاری..... لگ رہی تھی

میں بھی پہلے اپنے جنگلی سانڈ کو دیکھ کر شوکڈ ہو گئی تھی پھر اسے جنگلی سانڈ کی طرح کھاتا دیکھ.... مجھے یقین آ گیا تھا کہ یہ میرا ہی جنگلی سانڈ ہے

ایللی نے دانت نکالتے ہوئے ریان سے کہا جو بھی کہو آج میں ناراض نہیں ہوں گا کیونکہ آج تم بہت حسین لگ رہی ہو ریان نے ایللی سے کہا یا ریان تمہیں پتا ہے میں بہت بار گرتے بچی..... ہوں یہ فروک مجھ سے سنبھل ہی نہیں رہی

چلو تو میں گود میں اٹھالوں ریان ایللی کو گود میں اٹھانے لگا پاگل ہو کیا ایللی نے ریان کے بازو پر ....  
 تھپڑ مارا ہاں میں پاگل ہوں مس ایللی کے پیار میں ریان مسکراتا ہوا ایللی سے کہنے لگا  
 ماہی اور بلانج بھی اب ایللی کے پاس کھڑے ہو گئے نایاب بہت پیاری لگ رہی ہے بلانج نے  
 ریان سے کہا ہاں وہ ہے ہی بہت پیاری ریان نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا دور کھڑے شہیر  
 ... پر ایللی کی نظر پڑی یار یہ نایاب کا بھائی کتنا ہینڈ سم لگ رہا ہے نا  
 ایللی نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا ہاں آج شہیر خان بہت ہینڈ سم لگ رہا ہے فرسٹ ٹائم دیکھا ہے  
 میں نے شہیر کو کرتے میں اس پر سوٹ بھی بہت کر رہا ہے بلانج نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا...  
 شہیر جو وائٹ کرتے میں ملبوس ولس کوٹ پہنے ہوئے سنہری بال جو ہلکے ہلکے ماتھے پر آرہے  
 تھے گرے آنکھیں ہاتھ میں رسٹ وایچ پیشوری سینڈل پہنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بہت  
 .... حسین لگ رہا تھا

ریان نے بلانج کو چھیڑا تیرا دل تو نہیں آگیا شہیر پر توبہ ہے یار ریان تجھ سے تو بلانج نے منہ  
 .... بناتے ہوئے ریان سے کہا اور سب ہنسنے لگے

ناياب اور ایللی ریان ایڈم کے پاس کھڑی ماہی ہنس رہی۔ تھی اور دور کھڑا شہیر سوفٹ ڈرنک  
 .... ہاتھ لیے ماہی کو دیکھ رہا تھا

بلانج بھی ماہی سے نظر نہیں ہٹا پارہا تھا ماہی کو دونوں کی نظریں دیکھ رہی تھی ماہی دونوں کی  
..... نظروں سے بے خبر ایللی سے باتیں کرتی مسکراہی تھی

..... نایاب واقعی بہت پیاری لگ رہی ہے نکاح پر میرب نے نایاب کی پکس دیکھتے ہوئے کہا  
ہاں میرب ایڈم بھی بہت پیارا لگ رہا تھا ہاں یہ تو ہے دونوں کا کیل بھی اچھا ہے میرب نے پکس  
... دیکھتے ہوئے ماہی سے کہا

اچانک کوئی ان نان نمبر ماہی کی اسکرین پر جگمگانے لگا ماہی کسی کی کول آرہی ہے تمہارے فون  
پر ماہی نے موبائل اٹھا کر نمبر چیک کیا کوئی ان نان ہے ماہی نے میرب سے کہا یا رکال تو اٹھاؤ پتا  
چلے کون ہے میرب نے ماہی سے کہا اسلام علیکم ماہی نے کول اٹھاتے ہوئے کہا وعلیکم اسلام  
... فون کی دوسری جانب سے سلام کا جواب بہت پیار سے دیا

جی جی کون ماہی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا میں شہیر خان نایاب کا بھائی بات کر رہا ہوں شہیر  
.... نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا

جواب تھوڑی شوکڈ تھی اوہ اچھا آپ ہیں جی کوئی کام تھا آپ کو ماہی نے جھجھکتے ہوئے پوچھا  
نہیں آپ سے مجھے کیا کام ہو سکتا ہے مجھے آپ سے ملنا ہے کیا آپ آسکتی ہیں مس ماہی شہیر نے  
... ماہی سے کہا



مجھ سے ملنا ہے اس وقت کیوں ماہی نے گھبراتے ہوئے کہا وہ آپ کے لیے میرے پاس کچھ ہے...

میرے لیے کیا ہے آپ کے پاس ماہی نے ہکلاتے ہوئے شہیر سے پوچھا اب آئیں گی تو پتا چل جائے گا کہ کیا ہے میرے پاس میرا ڈرائیور آپ کے گھر کے باہر کھڑا ہے اب آپ آنے میں دیر نہیں کریں گے گا میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں آپ آئیں گی نہ مس ماہی شہیر نے ماہی سے پوچھا میں اس وقت کیا دینا ہے آپ کو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ماہی نے شہیر سے کہا اب آپ آئیں گی تو پتا چل جائے گا اور ٹائم زیادہ نہیں ہے اتنا اگر آپ آئیں گی تو مجھے اچھا لگے گا انتظار رہے گا آپ کا ..... شہیر نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا

اور دوسری جانب ماہی اب پریشان کھڑی تھی کیا ہوا کس کا فون تھا میرب نے ماہی سے پوچھا یار میرب نایاب کے بھائی کی کال تھی کہ رہا تھا کہ اسے مجھ سے ملنا ہے اور کہ رہا تھا کہ اس کے پاس میرے لیے کچھ ہے اور ڈرائیور بھی بھیج دیا ہے اسنے کہ رہا کہ ملنا چاہتا ہے ماہی نے گھبراتے ہوئے میرب کو بتایا ہاں تو اس میں اتنی پریشان ہونے والی کیا بات ہے کوئی ضروری بات ہوگی کرنا تم مل آؤ ملنے میں کیا حرج ہے کیا پتا نایاب سے ریلیٹڈ ہو کوئی بات میرب نے ماہی سے کہا ہاں تم ٹھیک کہ رہی ہو نایاب کی ہی کوئی بات کرنا چاہ رہا ہو گا میں چلی جاتی ہوں تھوڑی دیر میں آ جاؤ گی ماہی نے میرب سے کہا ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ میرب ماہی سے کہتے

ہوئے اب چائے بنانے چلی گئی ماہی اب ڈرائیور کے ساتھ شہیر کے بتائے ہوئے ایڈریس پر  
.... پہنچ گئی

جی بولیں آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے ماہی نے شہیر سے کہا جو اس وقت سمندر کے پاس کھڑا  
ماہی کا انتظار کر رہا تھا بلیک تھری پیس پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔  
ماہی تم آگئی شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

چلو میں تمہیں لے کر چلتا ہوں شہیر نے ماہی سے کہا۔۔۔۔

شہیر ماہی کو ایک خوبصورت جگہ پر لے آیا ماہی وہ جگہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

سمندر کے پاس پل پر کھڑی ماہی حیرانگی سے سب دیکھ رہی تھی وہ سب ویسا ہی تھا جیسا ماہی  
سوچتی تھی۔۔۔۔

چودویں کا چاند بہت خوبصورت لگ رہا تھا چاند کی روشنی اتنی تھی کہ ماہی شہیر کو آسانی سے  
دیکھ سکتی تھی رات میں پل کے نیچے بہتے پانی میں بوٹ کھڑی تھی جو لال اور وائٹ پھولوں سے  
سجی کسی شہزادی کی بگی لگ رہی تھی۔۔

پاس ہی چھوٹے چھوٹے پھول جو پانی میں ہو اسے جھوم رہے تھے۔۔۔

ہوا کی تیزی سے ماہی کے بال جو ڈھیلے جوڑے کی شکل میں بنے تھے کھل گئے تھے اور بار بار  
ماہی کے منہ کو چھو رہے تھے۔۔

ماہی تو اس منظر میں گھوم ہو گئی تھی جب ہی شہیر کی آواز پر ماہی کو ہوش آیا۔۔۔

کیسا لگا ماہی تمہیں یہ سب شہیر نے پاس آتے ہوئے ماہی سے کہا۔۔۔

ماہی نے ہچکچاتے ہوئے شہیر سے کہا بہت خوبصورت ہے۔۔

لیکن آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہے ماہی نے شہیر سے کہا۔۔

شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا بتاتا ہو رکھو۔۔۔

شہیر نے اپنی پوکٹ میں سے ایک مکھمل کی ڈبی نکالی اور اس میں سے ڈائمنڈ کی رنگ نکالی اور

ماہی کے سامنے جھک کر ماہی سے کہا ول یو میری می ماہی۔۔۔۔

ماہی بالکل شاکڈ کھڑی کی کھڑی رہ گئی شہیر جو ابھی تک ویسے ہی بیٹھا ماہی کے جواب کا انتظار کر

رہا تھا۔۔۔۔

شہیر نے ایک بار پھر ماہی سے کہا کیا تم مجھ سے شادی کرو گی ماہی میں تم سے بہت محبت کرتا ہو

جب تمہیں دیکھا تھا جب سے ہی تمہیں پسند کرنے لگا ہو کیا تم مجھ سے شادی کرو گی ماہی شہیر

مسکراتے ہوئے ماہی سے اپنی دل کی باتیں کہہ رہا تھا۔۔۔

ماہی جو بالکل خاموشی سے شہیر کی بات سن رہی تھی اور بالکل شاکڈ کھڑی تھی۔۔۔

وہ میں ماہی نے گھبراتے ہوئے شہیر سے کہا میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی میں کسی اور سے

محبت کرتی ہو اور اس سے ہی شادی کرو گی۔۔۔۔

شہیر کے چہرے پر سے مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی۔۔۔

دونوں کے بیچ میں خاموشی چھا گئی پانی کی آواز بہت تیز تیز آرہی تھی ہوائیں ماہی اور شہیر کے بالوں کو چھو رہی تھی۔۔۔

شہیر کی گرے آنکھوں میں خون اتر اتر ہوا تھا ماہی بھی شہیر کی آنکھیں دیکھ کر خود زدہ ہو گئی۔۔۔

شہیر نے دانت پیستے ہوئے ماہی سے کہا کون ہے وہ۔۔۔

ماہی نے گھبراتے ہوئے شہیر سے کہا بلا بلاج سے۔۔۔۔

شہیر نے غصے سے ماہی کے بال اپنے ہاتھوں میں پکڑے اور دانت پیستے ہوئے ماہی سے کہا آج تک شہیر کو کسی لڑکی نے ریجیکٹ نہیں کیا تو تم میں اتنی ہمت کیسے آگئی۔۔۔

ماہی شہیر کو دیکھتے ہوئے بہت ڈر گئی اور ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں گالوں کو چھوتے ہوئے

موتی کی طرح بکھرنے لگے جب ہی شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔۔

اور ماہی کو چھوڑ دیا شہیر ماہی سے منہ موڑ کر پانی کو دیکھنے لگا جاؤ ڈرائیور تمہیں چھوڑ دیں گا گھر

شہیر نے ماہی کو بنا دیکھے کہا۔۔۔

ماہی جلدی سے بھاگتی ہوئی شہیر سے بہت دور چلی گئی۔۔۔

ماہی کے جاتے ہی شہیر پانی کے پاس بیٹھ کر چیخ کر رونے لگا شہیر نے سب چیزے بکھرا دی بوٹ پر لگے پھول پہنک دیے گرے آنکھوں میں خون اتر اہوا تھا۔۔

شہیر نے چیختے ہوئے کہا ماہی تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی ڈیول نے تمہیں بہت چاہا ہے اتنی آسانی سے تمہیں اس بلاج کا ہونے نہیں دوں گا۔۔۔

ماہی نے آج شہیر کے اندر کا ڈیول جگا دیا تھا جو ماہی کی وجہ سے سوچکا تھا۔۔۔۔

ماہی گھر آتے ہی سو اپنے روم میں چلی گئی میرب سوچکی تھی۔۔۔

ماہی کو بار بار شہیر کی گرے آنکھیں ذہن میں آرہی تھی اور ماہی خوف زدہ ہو رہی تھی ماہی نے اپنے آپ کو پورا بلیںکٹ میں بند کر لیا تھا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر رو رہی تھی یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کیسے پتا نہیں لگا شہیر مجھ سے محبت کرنے لگا ہے میں کیا کرو کیا نایاب کو سب باتوں کا پتا ہے ماہی نے روتے ہوئے خود سے کہا۔۔

نہیں نایاب کو نہیں پتا ہو گا ورنہ وہ تو بہت ماسوم ہے مجھ سے کہتی جب ہی اچانک بلاج کی کال ماہی کے فون پر آئی ماہی نے سوچتے ہوئے کہا کیا میں بلاج کو بتاؤ شہیر کے بارے میں نہیں کہی بلاج اور شہیر کے بیچ لڑائی نا ہو جائے ماہی نے بلاج کا فون اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو ماہی کب سے کال کر رہا ہو کہا تھی تم بلاج نے پریشانی سے ماہی سے کہا ماہی نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے بلاج سے کہا نہیں وہ میرے سر میں درد ہو رہا تھا سوری تھی میں ماہی نے آنسو صاف کرتے ہوئے بلاج سے جھوٹ بولا۔۔۔

سوری میں نے تمہیں ڈسٹرب کر دیا تم سو جاؤ ہم کل بات کر لیے گے بلاج نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور فون رکھ دیا۔۔۔

ماہی پوری رات شہیر سے ڈرتی رہی اور روتی روتی اسے پتا نہیں چلا کب وہ سو گئی۔۔۔۔

.....❤️❤️.....

جورج جو ماہی کو ایک خوبصورت گارڈن میں لے آیا تھا جورج یہ تو بہت خوبصورت جگہ ہے .... میرب جو بال کھولے چھوٹی لال کرتی پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی جورج نے ماہی کو آنکھیں بند کرنے کا کہا میرب جان آنکھیں بند کرو جورج نے میرب کی آنکھوں پر نرمی سے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو رکھا میرب کو اپنی گردن پر جورج کا لمس محسوس ہوا آنکھیں کھولو جورج نے میرب کے گال پر کس کرتے ہوئے کہا میرب نے اپنی گردن پر ایک نفیس نیپکلیس کو دیکھا یہ تو بہت حسین ہے جورج میرب نے نے خوش ہوتے ہوئے جورج سے کہا لیکن تم سے کم جورج نے مسکراتے ہوئے میرب سے کہا اور گھٹنوں کے

بل نیچے بیٹھ گیا جورج نے میرب کو ایک گلاب کا پھول دیتے ہوئے کہا دل یو میری می مائے ڈیر  
میرب---

میرب نے مسکراتے ہوئے جورج کے گال پر کس کرتے ہوئے کہا تم اگر مجھ سے ساتھوں جنم  
میں بھی پوچھو گے ناتو میں ہر بار میں جواب ہاں میں ہو گا میرب نے مسکراتے ہوئے کہا جورج  
جواب کھڑا ہو چکا تھا میرب کا ہاتھ پکڑے آہستہ قدموں کے ساتھ چلنے لگا جورج میرب کی  
آواز پر جورج نے میرب کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا جی میری جان کہیں یار دیکھو کتنی  
عجیب بات ہے ہم کتنے ٹائم سے ریلیشن میں ہیں لیکن مجھے تمہارا نام ہی نہیں پتا میرب نے  
.... جورج کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جورج جواب مسکراتا ہوا میرب کو دیکھ رہا تھا  
میرا نام جورج ہی ہے جورج کی بات پر میرب نے کہا ہاں ٹھیک ہے یہ تو تمہیں پیار سے کہتے  
ہیں نا جورج اب ریل نام کیا ہے جورج نام تو کر سٹین ہے میرب نے مسکراتے ہوئے جورج سے  
..... کہا

ہاں تو میں کر سٹین ہی ہوں جورج نے مسکراتے ہوئے میرب سے کہا میرب اب مسکراتا بھول  
گئی تھی کیا مطلب تم کر سچن ہو مذاق نہیں کرو میں سیریس ہوں میرب نے ہلکی مسکراہٹ کے  
ساتھ کہا جورج جواب بالکل پر سکون کھڑا تھا میں مذاق کیوں کروں گا میرب میں سچ کہ رہا ہوں  
جورج کی باتیں اب میرب کو سمجھ نہیں آرہی تھیں تم کیا کہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا

میرب نے ہکلاتے ہوئے جورج سے کہا یہاں آؤ میں سمجھاتا ہوں تمہیں جورج نے میرب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا گارڈن میں لگے اسٹول پر جورج نے میرب کو ساتھ بٹھاتے ہوئے.... کہا

میرب اب میں تمہیں جو کہ رہا ہوں اسے پر سکون ہو کر سننا پلینز جورج نے میرب کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا میرب جو بالکل خاموش تھی میں کر سٹین ہی ہوں اور میرانام بھی جورج ہے میں پاکستان میں نہیں رہتا تھا میں انگلینڈ کے ایک چھوٹے سے شہر میں رہتا تھا میں چار سال کا تھا جب میرے بابا سے عاجز آکر میری ماں نے ڈرائیورز لے لی جورج کا ماضی کسی فلم کی طرح.... اسکے سامنے چلنے لگا

تمہاری ماں نے ڈرائیورز کیوں لے لی جورج میرب نے جورج سے پوچھا جس پر جورج نے مسکراتے ہوئے میرب سے کہا میرے بابا ایک نام کے بابا تھے میرے فادر نے کبھی گھر پر توجہ ہی نہیں دی وہ بس اپنے لیے جیتے تھے روز راتوں میں کلب جانا ڈرنک کرنا لڑکیوں کو گھر لے آنا نہیں تو ٹھیک سے میرانام بھی یاد نہیں تھا وہ کبھی مجھے جون کہتے کبھی جیبی کہتے ماما کے بتانے پر انہیں میرانام یاد آتا بابا کا لڑکیوں کو گھر لے آنا بھڑتا ہی گیا ماما نے ایک دن بابا سے کہا کہ وہ اب ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی تو انہوں نے ماما کی بات پر زیادہ بحث نہیں کی اور کچھ دن میں ہی ڈرائیورز پیپر ماما کو دے دیے اور کہا کہ اب انہیں ہماری کوئی



ضرورت نہیں ہے اور ہم ان کے گھر سے چلے جائیں ماما نے بھی بابا سے بحث نہیں کی ماما نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ مجھے لے گئی ماما پہلے مجھے بہت دیر تک ایک گارڈن میں ہی لے کر بیٹھی رہی پھر ماما مجھے میری نانی کے گھر لے گئیں نانی کی ڈیٹھ ہو چکی تھی گھر ماما کے نام تھا ماما نے اس دن مجھے کہا کہ بس آج سے میں ہی تمہاری ماں بھی ہوں اور باپ بھی اگر تمہارے ڈیڈ کو ہماری نیڈ نہیں ہے تو ہمیں بھی انکی ضرورت نہیں ہے ہم بھی انکے بغیر زندگی گزار سکتے ہیں ماما نے مجھے قریبی اسکول میں ایڈمیشن کروادیا اور ماما خود ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں جو ب.... کرنے لگیں

اسٹارٹ میں بہت مشکل ہو ابا بابا کے بغیر رہنا لیکن پھر عادت ہو گئی انکے بغیر رہنے کی ایک دن اسکول سے آنے کے بعد میں ماما کے ریسٹورنٹ چلا گیا وہاں میری ماما ایک عورت سے اوڈر لے رہیں تھیں جو بہت ہی امیر ترین عورت لگ رہی تھی ماما نے انکے اوڈر میں کچھ غلطی کر دی جس پر اس عورت نے میری ماں کو بہت زلیل کیا ماما واپسی پر روڈ پر روڈ پر چلتے ہوئے روتی رہیں ماما بہت رونیں اور ایک پارک میں مجھے لے کر بیٹھ گئیں اور مجھ سے اسکول کے بارے میں پوچھنے... لگیں اور پھر گھر لے آئیں

وہ کرسمس کی رات تھی بر فباری ہو رہی تھی میں ماما کے ساتھ اپنے گھر کے باہر بیٹھا تھا سب لوگ بہت خوش تھے ہر کوئی ایک دوسرے کو گفٹ دے رہا تھا تب ہی اچانک ایک عورت ماما

کے قریب آئی اور کچھ چو کلیٹس مجھے دے گئی اس عورت کے جانے کے بعد ماما نے میرے ہاتھ سے وہ ساری چو کلیٹس لے کر پھینک دی انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم جو رج ہو جو رج تم اینا کے بیٹے ہو تم لوگوں سے خیرات کی چیزیں نہیں لوگے اور مجھے ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں لے گئیں ماما نے اپنی ساری سیلری سے مجھے کھانا کھلایا ہم نے شوپنگ کی ماما کے پاس کل ... ریسٹورنٹ جانے تک کے پیسے نہیں تھے

اس رات ماما اور میں روڈوں پر گھومتے رہے ماما نے اور میں نے بہت انجوائے کیا پھر اگلی صبح ماما مجھے اسکول چھوڑنے گئیں اور اپنے بچپن کی کہانیاں سنانے لگیں ماما نے مجھ سے کہا کہ تمہیں پڑھ لکھ کر بہت بڑا آدمی بننا اور بہت اچھا تم عام انسان نہیں ہو جو رج تم بہت خاص ہو بہت خاص ماما نے مجھے اسکول تک چھوڑا اور خود ریسٹورنٹ چلی گئیں واپسی پر ماما کا ایک کار ایکسیڈینٹ میں موت ہو گئی میں پھر تنہا رہ گیا ماما کی ڈیڈ باڈی کو میڈیکل اسٹوڈینٹس کے ایکسپیریمینٹ کے لیے لے گئے اور میری ماں کو مرنے کے بعد بھی سکون نہیں ملا ہمارے نیبر میں ایک انکل نے مجھے اپنے گھر رکھ لیا اور ہمارا گھر رینٹ پر کر دیا اسکول کے بعد میں پارک میں منزل واٹر کی بوتلیں سیل کرتا اور واپسی پر سارے پیسے روبرٹ مجھ سے لے لیتا ایک بار میں پارک میں بوتل سیل کر رہا تھا کہ اچانک سے ایک لڑکا مجھ سے پیسے مانگنے لگا میں نے منع کیا کہ یہ پیسے میرے ہیں اسنے مجھے مارا اور سارے پیسے لے گیا تب ہی اچانک ایک آٹھ سالہ

لڑکے نے اس لڑکے کو مارا جس نے مجھ سے پیسے چھین لیے تھے اسنے اس لڑکے کو بہت مارا اور  
.... سارے پیسے اس سے واپس لے لیے

اور مجھے وہ پیسے اسنے دیے اور مجھے چپ کرانے لگا اس نے مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے کہا  
جورج ہے میرا نام اور تمہارا میرا نام میرا نام میرا نام ہاں ڈیول ہے میرا نام کیا تم میرے  
دوست بنو گے ڈیول ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا ہاں میں تمہارا دوست بنوں گا کیا تم میرے  
... ساتھ پاکستان چلو گے میرے گھر میرے ساتھ

ڈیول نے جورج سے پوچھا ہاں میں تمہارے ساتھ چلوں گا بابا بابا یہاں آئیں ڈیول نے دور  
کھڑے اپنے بابا کو بلایا بابا یہ دیکھیں یہ ہے میرا دوست جورج ہم سے اپنے ساتھ گھر لے جاسکتے  
ہیں ڈیول نے معصومانہ شکل بناتے ہوئے پوچھا نہیں بیٹا پتا نہیں یہ کس کا بچہ ہے ہم اسے نہیں  
لے جاسکتے کیوں نہیں بابا میری بات تو سننے ڈیول نے اپنے فادر کے پیچھے جاتے ہوئے کہا  
دیکھیں جورج سے پوچھ لیتے ہیں نہ کہ یہ کس کا بچہ ہے ڈیول نے جورج کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا  
.... تمہاری ماما بابا کہاں ہیں ڈیول جو آٹھ سالہ گرے آئیس خوبصورت بچہ لگ رہا تھا  
.... میری ماما کی ڈیوتھ ہو گئی ہے بابا بھی نہیں ہیں میرے جورج چھ سالہ بہت معصوم لگ رہا تھا

اوہ آئی ایم سو سوری ڈیول نے جورج سے کہا بابا اسکے پیرنٹس بھی نہیں ہیں اب پلیرز اسے اپنے ساتھ لے چلیں ناڈیول کہ بہت کہنے پر مرتضیٰ خان جورج کے بارے میں سوچنے لگے جارج.... سے اسکے بارے میں پوچھنے کے بعد مرتضیٰ اور ڈیول روبرٹ کے گھر پہنچ گئے

مرتضیٰ نے روبرٹ کو بہت اچھی رقم دے کر جورج کا گھر بھی روبرٹ کے نام کرنے کے بعد روبرٹ کو کچھ مہینوں کے بعد اپنے ساتھ پاکستان لے آیا ڈیول جو سارے سفر میں جورج کو لڑنا سکھاتا رہا اور پاکستان کے بارے میں بتاتا رہا پھر ایسے میں پاکستان آ گیا ڈیول نے ہمیشہ مجھے اپنے بھائیوں کی طرح رکھا دوست کی طرح مجھے اپنے ہی اسکول میں ایڈمیشن کروادیا اور یوں میں ڈیول کے گھر کا حصہ بن گیا اور پھر مجھے تم ملی تمہیں دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ زندگی میں جو خالی پن.... ہے وہ ختم ہو گیا میں تم سے میرب بہت محبت کرتا ہوں بہت زیادہ

میں نے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بہت بار سوچا لیکن پھر کر نہیں پایا لیکن اب میں واقعی ایک مسلمان بننا چاہتا ہوں میرب کیا تم مجھے اسلام قبول کرواؤ گی میرب جورج جس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں میرب جس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا رک نہیں رہے تھے میرب جورج کے گلے لگ کر رونے لگی جورج میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میرب نے جورج کے... آنسوؤں کو صاف کیا اور جورج کو کلمہ پڑھایا جواب بھی رو رہا تھا اب تم ایک مسلمان ہو

اور تمھارا نام تمھارا نام عرش ہے عرش کا مطلب تاج کے ہیں تمھارا نام عرش ہے میرب نے جورج کے ماتھے پر بوسہ دیا میرب اور جورج اب ایک بار پھر مسکراتے ہوئے چلنے لگے۔۔۔

.....❤️❤️.....

تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے ماہی اتنی خاموش کیوں ہو بلاج جو اس وقت ماہی کو ڈیز کروانے لایا .... تھا اور ماہی بہت خاموش بیٹھی تھی

... کچھ نہیں بس ٹھیک ہو ماہی نے مسکراتے ہوئے بلاج سے کہا

.... بلاج نے ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ماہی سے کہا

ماہی تمھیں پتا ہے میں بہت خوش نصیب ہو مجھے تم ملی تم بہت اچھی ہو ماہی میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم مجھے ملو گی اور تمھیں پتا ماہی میں نے ماما بابا سے ہماری بات بھی کر لی ہے بلاج ... نے ماہی کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

..... جس پر ماہی نے شوگڈ ہوتے ہوئے کہا پھر کیا کہا تمھارے پیرینٹس نے

... ماما تو آنے کا کہ رہی ہے تمھارے گھر رشتہ لینے بلاج نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا لیکن یار میں نکاح کر کے ڈاریکٹ رخصتی کروالوں گا مجھ سے اب ایک ایک لمحہ کیسے گزرتا ہے .. تمھارے بنایہ میں ہی جانتا ہو بلاج نے ماہی کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا

.. جس پر ماہی ہسنے لگی اور بلاج ماہی کی ہنسی میں کھو گیا

سامنے سے شہیر خان جو کسی کام سے آیا تھا ماہی اور بلاج کو دیکھ کر وہی رکھ گیا ماہی کا ہاتھ بلاج کے ہاتھوں میں دیکھ کر شہیر کا خون کھول گیا اور وہاں سے غصے سے چلا گیا

.....❤️❤️.....

یار کس سے ملانا ہے تمہیں میرب مجھے ماہی میرب کے ساتھ ایک مال میں آئی تھی میرب ماہی ... کو جورج سے ملانے لائے تھی

... یار چلو تو میرب ماہی کا ہاتھ پکڑے چل رہی تھی سامنے جورج کھڑا تھا ... میرب نے ماہی کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا یہ تمہارے ہونے والے جیسو ہے جس پر ماہی کی پنسی نکل گئی یار میرب تم نے مجھ سے چھپایا ماہی نے شکو کرتے ہوئے میرب ... سے کہا

... اچھا اب چلو میرب ماہی کو جورج کے پاس لے گئی یہ میری بہن پے ماہی میرب نے ماہی کا تعارف جورج سے کروایا جورج بھی بہت اچھے سے ماہی ... سے ملا ماہی اور جورج کی بہت اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی

چلو شاپنگ کتے ہیں جورج نے ماہی اور میرب سے کہا جورج اور میرب آگے نکل گئے شاپنگ کرنے میں مصروف ہو گئے جب ہی ماہی کے فون پر بلاج کی کال آئی اور وہ میرب سے ایکسیوز

کر کے چلی گئی ماہی بلانج سے باتیں کرتے کرتے مال کے پیچھے کی سائیڈ پر آگئی وہاں ایک گیراج  
... بنا تھا

... ماہی بلانج سے باتوں میں مصروف تھی اسے یہ تک احساس نہیں تھا کہ وہ کس جگہ ہے  
بلانج کی کال کٹنے کے ماہی جانے لگی جب ہی ماہی کو کسی کی چیخنے کی آواز آئی ماہی نے گیراج کے  
... پاس جاتے ہوئے چھپ کر دیکھا

شہیر خان کسی آدمی کو بے دردی سے مار رہا تھا شہیر کے ہاتھ میں پیچکس تھا جو اس آدمی کی  
.... آنکھوں میں ڈال دیا تھا

... ماہی نے یہ دیکھ کر منہ سے زوردار چیخ نکلی جب ہی شہیر نے پیچھے دیکھا  
... ماہی نے شہیر سے کہا تم تم خونیں ہو تم نے اسے مار دیا

نہیں ماہی میری بات سنو تم جو سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے شہیر ماہی کے پاس آنے لگا ماہی  
... ڈرتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی

شہیر ماہی کے پیچھے بھاگنے لگا سامنے سے آتی ٹیکسی میں ماہی نے روکھی جب ہی شہیر نے ماہی کو  
... ہاتھ پکڑ لیا

... پلیز مجھے جانے دو میں کسی کو نہیں بتاؤ گی ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا  
... ٹیکسی میں بیٹھا آدمی شہیر سے کہنے لگا اسے چھوڑ دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا

... شہیر نے گن نکال کر اس آدمی کے سر پر رکھ دی اور ماہی کو غصے سے کہا چلو میرے ساتھ  
 .... شہیر نے ماہی کا ہاتھ زبردستی پکڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے گیا  
 ماہی نے اپنے آپ کو چھوڑ دیا اور لیکن شہیر نے ماہی کو بے ہوش کر دیا اور مسکراتا ہوا ماہی کو  
 ..... شہر سے بہت دور سنسان جگہ پر لے آیا جہاں شہیر کا فام ہاوس تھا  
 میرب جو کافی دیر سے ماہی کو ڈھونڈ رہی تھی جورج ماہی مل جائے گی نامیرب نے روتے ہوئے  
 جورج سے کہا میرب تم پریشان نہیں ہو وہ یہیں ہو گی ہم اسے ڈھونڈ لیں گے جورج نے میرب  
 کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جورج میرب اب ماہی کو ڈھونڈتے ہوئے اسے گیراج کی  
 سائڈ چلے گئے جہاں شہیر نے ماہی کو آگواہ کیا تھا ماہی کا فون میرب کی نظر دور پڑے ٹوٹے  
 ہوئے موبائل پر پڑی جورج نے ماہی کا فون اٹھاتے ہوئے سوچا کہیں ماہی مصیبت میں تو نہیں  
 ہے ماہی نے بلاج کو کال کر کے سب کچھ بتایا بلاج جواب کافی پریشان تھا ریان اور ایلی کے ساتھ  
 ..... میرب کے گھر پہنچ گیا میرب آپ پریشان نہیں ہو وہ مل جائے گی  
 بلاج نے میرب سے کہا جس کارور کر بہت برا حال تھا ایک رات گزر گئی ہے لیکن ابھی تک  
 میری بہن کا کچھ پتا نہیں چلا میرب نے روتے ہوئے بلاج سے کہا جو خود بہت پریشان تھا ماہی تم  
 کہاں چلی گئی ہو ایلی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

.....❤️❤️.....



ماہی جو اس وقت بہت گہری نیند میں تھی ماہی کو اپنا نام آہستہ آہستہ سنائی دینے لگا ماہی جواب تک نیند کے نشے میں تھی ماہی نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں ماہی کے قریب بیٹھا شہیر ماہی کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیر رہا تھا ماہی جو ٹھیک طرح سے شہیر کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی.....

گوڈ مورنگ مائے سوئیٹ ہارٹ شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی کے پاس رکھے .... فریش ریڈ روز رکھے ہوئے تھے

گلاب کے پھولوں کی خوشبو کو محسوس کی ماہی نے آنکھیں رگڑتے ہوئے پاس بیٹھے شہیر کو دیکھا اور جلدی سے سیدھی بیٹھ گئی۔۔۔

.... تم تم یہاں کیا کر رہے ہو اور میں کہاں ہوں ماہی نے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا .... اوہ مائے سوئیٹ ہارٹ

آپ میرے ساتھ ہو اور ہم بہت دور آگئیں ہیں لوگوں سے یہاں صرف تم ہو اور میں ہوں .... شہیر نے ماہی کے بالوں کو گردن سے پیچھے کرتے ہوئے کہا

... ماہی نے شہیر کا ہاتھ جھڑک دیا مجھے ہاتھ نہیں لگائو تم ماہی نے گھبراتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر ماہی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا ماہی نے بیڈ سے اٹھ کر روم کے گیٹ کی جانب بھاگی شہیر نے .... ماہی کو بازو سے پکڑ لیا کہاں جا رہی ہو شہیر نے ماہی سے پوچھا

مجھے گھر جانے دو شہیر پلیرز میں کسی کو نہیں بتائوں گی کہ تم مجھے یہاں لائے تھے نہ اس قتل کے... بارے میں کسی کو بتائوں گی ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی کو دیکھا اچھا اگر میں ناچھوڑوں تمہیں تو تم کسے بتاؤ گی میرے بارے میں شہیر نے ماہی کی طرف جھکتے ہوئے کہا تم اگر مجھے نہیں چھوڑو گے تو بلانج مجھے ڈھونڈتا ہوا آجائے گا اور پھر تم اس کے ہاتھوں بچ نہیں پاؤ گے ماہی نے شہیر سے غصے سے کہا

....

اوہ تو بلانج تمہیں یہاں تک ڈھونڈتا ہوا آجائے گا دیکھتا ہوں بلڈی بلانج تمہیں کیسے ڈھونڈتا ہے..... شہیر نے ماہی کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا

بلانج مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور میں بھی اس سے بہت محبت کرتی ہوں وہ مجھے یہاں سے لے جائے گا ماہی نے چیختے ہوئے شہیر سے کہا شہیر کی گرے آنکھوں میں اب خون اتر گیا تھا...

بلانج بلانج بلانج تنگ آ گیا ہوں میں اس انسان کا نام سن سن کر شہیر نے چیختے ہوئے ماہی کو بالو سے اٹھاتے ہوئے دیوار سے لگایا اگر تم نے اس باسٹر ڈکانام اب لیا تو وہ جان سے جائے گا شہیر..... نے ماہی کا منہ پکڑتے ہوئے کہا

ماہی جس کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے تم کر بھی کیا سکتے ہو تم جیسے جانور سے مجھے یہی امید .... ہے ماہی نے شہیر کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے کہا جانور

ڈیر ماہیج ابھی تم نے میرا جانور دیکھا نہیں ہے گراج میں جو تم نے دیکھا وہ تو بس ٹریلر تھا شہیر نے ماہی کا منہ پکڑتے ہوئے کہا میرے اند کے ڈیول کو جگاؤ نہیں تم وہ تمہاری وجہ سے سو گیا تھا اب تمہاری ہی وجہ سے اٹھ رہا ہے وہ شہیر نے ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا پلیز مجھے جانے دو میرا گھر پر اکیلی ہو گی وہ بہت پریشان ہو رہی ہو گی پلیز مجھے جانے دو ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

شہیر نے ماہی کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ کر خود کو ریلیکس کیا شہیر نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے ماہی کی طرف دیکھا اچھا خاموش ہو جاؤ آئی ایم سوری میں تم پر چیخا شہیر نے ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا چلو بریک فاسٹ کر لو اب آ جاؤ شہیر نے ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا ہاتھ چھوڑو مجھے ماہی نے ایک بار پھر شہیر کا ہاتھ جھڑک کر روم سے باہر کی جانب بھاگی

شہیر نے آہستہ قدموں کے ساتھ زوردار آواز میں ماہی سے کہا تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتی یہاں ہر طرف جنگل ہے ماہی کی چیخ کی آواز پر شہیر بھاگتا ہوا روم سے باہر آیا ماہی اب اپنا پیر پکڑے سیرٹھیوں پر بیٹھی تھی کیا ہوا تمہیں شہیر نے ماہی کا پیر دیکھتے ہوئے کہا کہا بھی تھا کہ

روم میں رہو کیوں بھاگ دوڑ مچا رہی ہو تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتی کہیں نہیں شہیر نے ماہی.... کو دیکھتے ہوئے کہا

پلیز مجھے جانے دو ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے ماہی کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا مجھے چھوڑو نیچے اتارو ماہی نے شہیر سے کہا تم چل نہیں سکتی تمہارا پیر مڑ گیا ہے شہیر نے ماہی کو... بیڈ پر لٹا دیا

اب بچوں جیسی ضد نہیں کرو میں تمہارے پیر کے کیے کچھ لاتا ہوں شہیر نے روم کا لوک.... لگاتے ہوئے ماہی کے لیے بام لے کر آیا

ماہی جواب سر پکڑے رو رہی تھی شہیر نے ماہی کے قریب بیٹھتے ہوئے ماہی کے پیر دیکھا لائو... پیر آگے لائو شہیر نے ماہی سے پیار سے کہا

دفع ہو جائو یہ اپنی بام لے کر یہاں سے ماہی نے سرخ آنکھوں سے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا... شہیر ماہی کی بات پر ہنسنے لگا

تمہیں پتا ہے تم پر غصہ بھی بہت سوٹ کرتا ہے لعنت ہو تم پر ماہی نے منہ بناتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر اب ایک بار ہر ماہی کو دیکھ کر مسکرا نے لگا لائو ماہی پیر آگے کرو تمہیں تکلیف... میں دیکھ کر میں سکون سے نہیں بیٹھ سکتا پلیز پیر آگے کرو ماہی شہیر نے ماہی سے کہا

مجھے نہیں لگانا مجھے یہاں سے جانے دو ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا دیکھو ماہی پیر میں سوئیلنگ ہو جائے گی پلیرز پیر آگے کرو شہیر نے ماہی سے پیار سے کہا مجھے جانے دو میں تم سے محبت نہیں کرتی میں بلانج کو پسند کرتی ہوں تمہارا مجھے یہاں قید کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے... بلانج مجھے ڈھونڈتا ہوا آجائے گا یہاں ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

بلانج مائے فٹ شہیر نے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب کو پھینکتے ہوئے ماہی سے غصے سے کہا ہے ہی کیا اس دو کوڑی کے انسان کے پاس مجھے دیکھو لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر میرے لائف اسٹائل پر میرے اندر بتاؤ کیا خامی ہے بلانج سے زیادہ پیار کرتا ہوں میں تمہیں اس بلڈی انسان سے زیادہ خوش رکھوں گا میں تمہیں دنیا کی ساری خوشیاں تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا ماہی میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں جب تمہیں پہلی بار پارٹی میں دیکھا بس میں اس دن سے تمہارا دیوانہ بن گیا تمہارا گھبراہٹا تمہارا اثر مانا جب تم چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی بلش کرتی ہونا تو تم مجھے اور اچھی لگنے لگتی ہوں میری زندگی میں ہزاروں لڑکیاں آچکی ہیں لیکن کسی سے بھی محبت نہیں ہوئی تمہیں دیکھا تو تم ان سب سے الگ تھی میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ماہی تم بلانج کو چھوڑ دو ہم دونوں بہت خوش رہیں گیں ہمیشہ خوش رکھوں گا ماہی ایک بار ٹھنڈے دماغ سے میرے بارے میں سوچو میں تمہارا بہت خیال رکھوں گا ماہی پلیرز شہیر خان نے روتے ہوئے ماہی سے اپنا دل کا حال بیان کیا ماہی جو شہیر کو دیکھ رہی تھی

کیا کہا تم نے میں بلانج کو چھوڑ دوں اور اس کے پاس ہے ہی کیا ماہی نے طنزیہ ہنسی سجائے شہیر سے کہا تمہیں پتا ہے اس کے پاس کیا ہے وہ ویل کیریٹر ہے تم سے تو لاکھ گنا اچھا ہے بلانج کو تو میں مرتے دم تک نہیں چھوڑ سکتی بہت محبت کرتی ہوں میں اس سے وہ تمہاری طرح قاتل نہیں ہے لڑکیوں کی عزت کرنا جانتا ہے فخر محسوس کروں گی میں بلانج کی بیوی بن کر اور تم تم سے تو مجھے نفرت ہے گھن آتی ہے تمہاری ان آنکھوں سے نفرت کرتی ہوں میں تم سے سنا تم نے نفرت کرتی ہوں بلانج سے عشق ہے مجھے تم دیکھنا وہ ڈھونڈ لے گا مجھے ماہی نے شہیر سے کہا...

شہیر جو ماہی کی باتوں کو سن رہا تھا اب شہیر کا خون کھول اٹھا ماہی کے بالوں کو پکڑتے ہوئے... شہیر نے دانت پیستے ہوئے ماہی سے کہا

کیا کہا تم نے عشق ہے تمہیں اس بلانج کمینے سے اور نفرت ہے مجھ سے شہیر نے ماہی کے منہ پر تھپڑ مارا ماہی بیڈ پر گر گئی کیا کہا تم نے وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے شہیر نے ماہی کے ہونٹوں پر... جھک کر اپنے ہونٹ رکھ دیے ماہی کے یونٹ سے خون نکلنا شروع ہو گیا

... ماہی نے شہیر کو زوردار دھکا دیتے ہوئے پیچھے کیا  
تم جانتی نہیں ہو میں کیا کیا کر سکتا ہو تمہارے ساتھ جب

پتا چلے گا نا تمہارے اس عاشق کو کہ تم راتیں کہاں گزار کر آئی ہو دھکے دے کر تمہیں گھر سے باہر نکالے گا....

... شہیر نے ماہی کے گال پر ایک اور تھپڑ مارتے ہوئے کہا ماہی جواب بہت برابر رو رہی تھی اس بلانج کا تو آج قصہ ختم کرنا پڑے گا شہیر نے ماہی کے بالوں سے پکڑتے ہوئے بٹھایا یہ دیکھو شہیر نے ماہی کے سامنے ایک نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا ہیلو ہاں یہ جو بلانج شاہ نواز ہے اسکو جان سے مار دو شہیر نے کال پر بات کرتے ہوئے کہا شہیر پلیز میری بات سنو دیکھو تم اسے کچھ نہیں کرو تم جیسا کہو گے میں ویسا کروں گی پلیز اسے کچھ نہیں کرو شہیر پلیز

ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے التجا کی ماہی جس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو گئیں....

اب ماہی نے بلانج کی باتیں کر کے شہیر کو اور غصہ دلادیا تھا شہیر ایک نظر ماہی کی طرف دیکھا جس کے ہونٹ میں سے خون نکل رہا تھا آنکھیں رو رو کر سو ج گئیں تھیں ماہی نے شہیر کی نظریں اپنے اوپر محسوس کرتے ہوئے ماہی نے ایک بار پھر شہیر سے کہا پلیز اسے کچھ نہیں کرو....

ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

شہیر نے کال پر اب اس انسان کو منع کر دیا تھا بلانج کو کچھ نہیں کرنا شہیر نے کال کٹ کر کے موبائل بیڈ سائڈ ٹیبل پر پھینک دیا شہیر نے ماہی کے آنسوؤں کو پیار سے صاف کیا دیکھو تم نے

اپنا کیا حال بنا لیا ہے ماہی میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا لیکن تم باتیں ایسی کرتی ہو اچھا آئی ایم  
 سو سوری ڈیر ماہی اب تم پلیز پانی پی لو شہیر نے گلاس میں پانی بھرتے ہوئے ماہی کے سامنے کیا  
 .... لو پانی پی لو ماہی

جس کی رو رو کر ہچکیاں بن گئیں تھیں ماہی نے روتے ہوئے شہیر کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا  
 اور روتے ہوئے ایک سانس میں سارا پانی پی گئی اب تم بیٹھو میں فرسٹ ایڈ بوکس لاتا ہوں  
 شہیر نے اپنا موبائل اٹھا کر روم سے باہر چلا گیا ماہی جو اب بہت سہم گئی تھی اب ایک بار پھر  
 .... رونے لگی یا اللہ مجھے اس درد سے بچا

تھوڑی ہی دیر میں شہیر روم میں فرسٹ ایڈ بوکس لے آیا ماہی اب شہیر کو دیکھ کر سیدھے  
 ہو کر بیٹھ گئی شہیر جس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں سردی تیز ہونے کے باوجود شہیر نے وائٹ  
 ٹی شرٹ بلیک ٹراؤزر ہلکی بیرڈ بال جو چہرے پر بکھرے ہوئے تھے ماہی کے قریب آ کر بیٹھ گیا  
 ...

شہیر نے کوٹن سے ماہی کے ہونٹ پر بہتے خون کو نرم ہاتھوں سے صاف کرنے لگا وہ ماہی کیا  
 حال بنا لیا ہے تم نے شہیر نے ماہی کے ہونٹ سے بہتے خون کو صاف کرتے ہوئے کہا ماہی جو  
 بہت سہمی ہوئی تھی شہیر نے اب ماہی کے پیر پر نرم ہاتھوں سے بام لگایا ماہی کے آنسو ابھی  
 ... بھی جاری تھے



ہم کہاں ہیں ماہی نے گھبراتے ہوئے شہیر سے پوچھا شہیر نے ماہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم دیکھنا چاہتی ہو ہم کہاں ہیں شہیر نے ماہی سے پوچھا ماہی نے شہیر کو دیکھتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی چلو پھر میں دکھاتا ہوں شہیر نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر سیلکنی میں لے آیا ہر طرف بڑے بڑے درخت تھے دور دور تک نہ کوئی گھر نہ کوئی ٹرانسپورٹ کسی کا نام و نشان نہیں تھا ہلکی ہلکی بوند اباندی ہو رہی تھی میں تمہیں بہت دور لے آیا ہوں اگر تم بھاگو گی تو خود سو چلو کہ اس جنگل میں تمہارے ساتھ خونخوار جانور کیا کریں گیں شہیر نے ماہی کے کان میں سرگوشی .... کرتے ہوئے کہا ماہی جواب اس جنگل کو دیکھ کر مزید سہم گئی تھی

شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر اسے روم تک لے آیا ماہی جو ٹھیک سے چل نہیں پا رہی تھی ماہی یلو کلر کی چھوٹی سی فراک وائٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی بکھرے ہوئے بال شہیر .... کی مار کے دیے ہوئے زخم ماہی اب بالکل خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی

شہیر تھوڑی دیر کے بعد ماہی کے لیے ناشتہ لے آیا لواب جلدی سے ناشتہ کر لو شہیر نے ناشتہ کی ٹرے ماہی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا مجھے بھوک نہیں ہے ماہی نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جب کھائو گی تو بھوک بھی لگے گی شہیر نے ماہی کے سامنے نوالہ بناتے ہوئے کہا لو کھا کر بتاؤ کیسا بنایا ہے میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے تمہارے لیے شہیر نے ماہی کو ایک نوالہ کھلاتے ہوئے کہا شہیر اب ماہی کو دیکھ کر مسکرا نے لگا بتاؤ کیسا بنایا ہے شہیر نے ماہی

سے پوچھا ماہی نے ہاں میں سر ہلایا ہاں اچھا ہے اور شہیر ماہی کو بریک فاسٹ اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگا۔۔۔۔

.....❤️❤️.....

... یار آج ماہی کو گئے ہوئے دوسرا دن ہے کہاں چلی گئی ماہی بلانج نے ریان سے کہا یار مل جائے گی ماہی وہ جہاں بھی ہوگی سہی سلامت ہوگی ریان نے بلانج کو دلا سہ دیتے ہوئے کہا...

یار تجھے پتا ہے ریان میں ماما کو گھر کے جانے والا تھا ماہی کے رشتہ لے جانے کے لیے وہ بہت ... خوش تھی یار کہا چلی گئی ماہی بلانج ریان کے گلے لگ کر رونے لگا ریان نے بلانج کو دلا سہ دیا یار تو دیکھنا وہ مل جائے گی تم پھر .... سے ساتھ ہو گے ایک دوسرے کے

بلانج روتا ہوا آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہ رہا تھا اللہ پاک ماہی جہاں بھی ہو سہی سلامت ہو .....

بابا آپ کچھ کریں پلیز مجھے ماہی چاہیے اسے ڈھونڈے بابا آپ کے آدمی ابھی تک کیوں پتا نہیں لگو اسکے ماہی کہا ہے بلانج جو اس وقت شاہنواز کے سامنے کھڑا رو رہا تھا ٹرپ رہا تھا ماہی کے لیے .....

بیٹا میں نے بہت کوشش کی ہے اسکا کچھ پتا نہیں چل رہا شاہنواز نے مایوسی سے بلانج سے کہا جس پر بلانج نے غصے سے شاہنواز سے کہا آپ سے ایک لڑکی نہیں ڈھنوائی جا رہی آپ کا بیٹا مر ... جائے گا بابا بلانج روتے ہوئے چکر کھا کر نیچے زمین پر گر گیا

بلانج بیٹا کیا ہوا تمہیں آپ کچھ کریں شاہنواز میرا بیٹا مر جائے گا کہاں گئی آپ کی وہ طاقت وہ پاور میرا بیٹا مر رہا ہے ہمارا اکلوتا بیٹا ہے کتنی منت مرادوں سے ہوا ہے مرتضیٰ پلیر ماہی کو .... ڈھونڈے مسسز شاہنواز نے شاہنواز کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

ڈاکٹر اب کیسا ہے ہمارا بیٹا مسسز شاہنواز نے ڈاکٹر سے پوچھا جو بلانج کے روم سے بلانج کا چیکپ ... کر کے نکلاتھا

دیکھے شاہنواز سر آپ کے بیٹے نے بہت اسٹریس لیا ہوا ہے جس سے انکی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے انھیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں اور دماغ پر زور نا ڈالنے دیں انکو جس بات کا اسٹریس ہے وہ ختم کریں ڈاکٹر نے شاہنواز کو بلانج کی کنڈیشن بتائی جس پر شاہنواز نے بلانج کے پاس جا کر اسکے بالوں پر ہاتھ پہر ابلانج کو اب ہوش آچکا تھا مسسز شاہنواز اور شاہنواز نے بلانج کو پیار سے دیکھا بیٹا تمہارے بابا ماہی کو ڈھونڈ لیں گے تم پریشان مت ہو شاہنواز نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بلانج کے ماتھے پر بوسہ دیا

بابا ماہی مل جائے گی نابلاج نے بچوں کی طرح شاہنواز سے پوچھا جس پر شاہنواز نے بلاج سے کہا  
ہاں میری جان بابا لے آئے گے ماہی کو اچھا بس بلاج اب یہ سوپ ختم کرو مسسر شاہنواز نے  
.... بلاج کو سوپ پلایا

بڈی کیا کر رہے ہو ریان کی آواز پر سب ریان کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے آ جاؤ بیٹا ریان  
... مسسر شاہنواز نے ریان کو روم میں آنے کا کہا

.. بہت خاطر تواضع کروائی جا رہی ہے بلاج سر آپکی تو ریان نے بلاج کو چھیڑتے ہوئے کہا  
کیوں نا کرے بھی خاطر تواضع ہمارا اکلوتا بیٹا ہے وہ بھی اتنا ہینڈ سم شاہنواز نے ریان کو آنکھ  
.... مارتے ہوئے بلاج کو چھیڑا

ہاں بھی یہ تو بات ہے بلاج ہینڈ سم تو بہت ہے ریان نے بلاج کو تنگ کرتے ہوئے کہا جس پر  
مسسر شاہنواز نے ریان سے کہا اب میرے بیٹے کو تنگ کرنا بند کرو جس پر شاہنواز اور ریان  
... مسکرانے لگے

بیٹا ریان تم بیٹھو بلاج کے پاس میں تمہارے لیے چائے بھجواتی ہوں ریان نے مسسر شاہنواز  
سے کہا آنٹی چائے کے ساتھ میرے لیے گاجر کا حلوہ بھی لانا آپ کے ہاتھ کا گاجر کو حلوہ میرا  
... فیوریٹ ہے ریان نے ماحول کو خوشگوار بناتے ہوئے کہا

جس ہر شاہنواز نے اپنی بیگم سے کہا ہاں بھی ریان بیٹے کے بہانے ہمیں بھی کھانے کو مل جائے ... گاؤر نہ تمھاری آنٹی نے تو ہمیں شوگر کی وجہ سے میٹھا کھانے کے لیے ترس گئے یے جس پر بلاج ریان ہسنے لگے اچھا بیٹا تم لوگ بیٹھو میں بھجواتی ہو مسسر شاہنواز اور شاہنواز روم ... سے باہر چلے گئے

یار تو نے کیا حالت بنالی ہے اپنی ریان نے بلاج کو دیکھتے ہوئے کہا اس وقت بلاج کے آنکھوں کے نیچے ہلکے جو یہ بتا رہے تھے بلاج اتنی راتوں سے سویا نہیں ہے بڑھی ہوئی بیر ڈزرد رنگت ... بیمار لگ رہا تھا

یار آج ماہی کو گئے ہوئے ساتھ دن ہو گئے یے ریان بلاج نے مایوسی سے ریان سے کہا جس پر ریان نے بلاج کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا یار میں نے بابا سے بات کی ہے وہ بھی کوشش کر رہے ہے ماہی کو سب ڈھونڈ رہے ہیں مل جائے گی وہ انشاء اللہ بلاج نے ریان کی ..... بات پر انشاء اللہ کہا ماہی میں بہت جلد تمھیں ڈھونڈ لو گا بلاج نے خود سے کہا

.....❤️❤️.....

میرب پلیریز میڈیسن کھا لو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایللی نے میرب سے کہا جس کا رورو ... کر برا حال ہو رہا تھا

ایلی میری بہن کہاں ہوگی اسے تو سہی سے راستے تک نہیں پتا ماہی بہت معصوم ہے ایلی میں اپنی امی کو کیا کہوں گی کہ میں اپنی چھوٹی بہن کی حفاظت تک نہیں کر پائی میرب روتے ہوئے ایلی سے... کہ رہی تھی

... ایلی بھی روتے ہوئے میرب کو دلا سہ دے رہی تھی

جب ہی جورج سامنے سے آتا دکھا میرب جلدی سے جورج کی طرف بھڑی کیا۔ ہوا ملی ماہی جورج نے مایوسی سے میرب سے کہا۔ نہیں ہم کوشش کر رہے ہیں مل جائے گی ایلی نے جورج سے کہا عرش بھائی آپ پلیز یہ میڈیسن میرب کو کہلا دیں ایلی نے جورج سے کہا اور روتے... ہوئے روم سے باہر چلی گئی

تم کہا چلی گئی ماہی سب بہت پریشان ہیں اگر تم بچپن کی طرح مجھے تنگ کر رہی ہو کہیں چھپ کر تو پلیز باہر آ جاؤ ایلی نہیں رہ سکتی تمہارے بنا پلیز ماہی ایلی روتے ہوئے خود سے کہ رہی تھی.....

.....❤️❤️.....

ہلکی ہلکی بارش موسم کو اور سرد کر رہی تھیں تیز ہوا کی وجہ سے درختوں جھاڑیوں کی آواز کمرے میں صاف سنائی دے رہی تھی روم میں رکھے فریش گلاب کی خوشبو ماہی کو محسوس

ہو رہی تھی ماہی کے سرہانے بیٹھا شہیر خان بلیک ٹی شرٹ میں ماہی کے بالوں میں بہت پیار سے انگلیاں پھیر رہا تھا ماہی مائے سوئیٹ ہارٹ اٹھ جاؤ ماہی شہیر خان نے ماہی..... کو دھیمے لہجے میں پیار بھری آواز سے ماہی کو جگایا تھا

ماہی کی آنکھ کھلتے ہی پاس بیٹھے شہیر پر نظر پڑی جو ماہی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا گڈ مارنگ سوئیٹ ہارٹ اٹھ جائیں شہیر کو پاس بیٹھا دیکھ ماہی جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور پاس رکھے پھولوں کو دیکھنے لگی جو بالکل فریش تھے ماہی کو پھولوں کو دیکھ کر شہیر نے مسکراتے ہوئے ریڈ روز اٹھاتے ہوئے ماہی کے قریب کیے یہ تمہارے لیے ہے تمہیں پسند آئے شہیر نے ماہی کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا ماہی نے شہیر سے پیچھے ہوتے ہوئے شہیر کے ہاتھ سے گلاب کو پھولوں کو چھین کر سامنے لگے مرر پر پھینک دیے دور رہو مجھ سے نہ مجھے ان پھولوں میں کوئی انٹر سٹ ہے نا تم میں ماہی نے شہیر کی طرف گھر راتے ہوئے کہا شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی کو دیکھا وہ مائے سوئیٹ ہارٹ کیوں صبح اتنا غصہ کر رہی ہو ریلیکس کرو اور یہ پھول شہیر.... نے پھولوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

شہیر نے بیڈ سے اٹھ کر سامنے مرر سے پھولوں کو اٹھا کر ماہی کے پاس بیٹھ گیا تمہیں یہ پھول نہیں پسند تمہیں پتا ہے میں ان پھولوں کو تمہارے لیے صبح فریش پھول توڑ کر لاتا ہوں اور تمہیں پھول نہیں پسند شہیر نے پھولوں کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے کہا ماہی جواب شہیر خان کو

دیکھ رہی تھی میں نے کہا ہے تمہیں کہ تم میرے لیے لاٹو ماہی نے شہیر سے کہا مجھے پتا ہے کہ .... تم نے نہیں کہا لیکن مجھے تمہارے لیے یہ سب کرنا اچھا لگتا ہے

ماہی نے آنکھیں گھماتے ہوئے شہیر سے کہا تم مجھے نفسیاتی لگتے ہو تمہیں ایک اچھے سائیکاٹریسٹ کی ضرورت ہے ماہی کی بات پر شہیر خان ہنسنے لگا اچھا تو تم میرا علاج کر دو کیونکہ میں تمہارے عشق میں ہی پاگل ہوں ماہی نے شہیر کو دیکھ کر منہ بنایا آئی لائیک اٹ ماہی کے بگڑتے منہ کو دیکھ کر شہیر نے ماہی کی ناک کو چھوتے ہوئے کہا چلو اب فریش ہو جاؤ واشروم میں تمہارے لیے کپڑے ہیں چینج کر لیں نا میں بریک فاسٹ لے کر آتا ہوں شہیر مسکراتا ہوا کہ کمرے سے چلا گیا ماہی جو بیڈ پر بیٹھی شہیر کو جاتا دیکھ رہی تھی شکر کپڑے تو آئے کتنے دن ہو گئے ہیں ان کپڑوں میں ماہی نے اپنا آپ دیکھتے ہوئے کہا ماہی نے واشروم میں اینٹر ہوتے ہی کپڑوں کو دیکھا بلیک شرٹ اور بلیک جینز کو ہاتھوں میں لیتے ہوئے ماہی نے منہ بنایا یہ کپڑے پہنوں گی میں تھوڑی ہی دیر میں شہیر فرسٹ ایڈ بوکس لیے کمرے میں آگیا کیا ہوا تم ابھی تک یہاں کیوں کھڑی ہو شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا وہ وہ یہ کپڑے ماہی نے ہکلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیا ہوا ان کپڑوں کو ٹھیک تو ہیں اب باہر بارش ہو رہی ہے میں تمہارے مطلب کے کپڑے نہیں لا سکتا یہی پہن لو شہیر نے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر فرسٹ ایڈ بوکس رکھتے ہوئے کہا ماہی جس کے پاس اب کوئی راستہ نہیں تھا ان کپڑوں



کو پہننے کے علاوہ ماہی کے کپڑے اب پہننے لائک نہیں تھے ماہی اب واشروم میں چلی گئی تھوڑی ہی دیر ماہی ڈھیلا جوڑا جو کمر تک آ رہا تھا منہ پر آتی کچھ لٹھیں بیلک جینز شرٹ میں ماہی بہت پیاری لگ رہی تھی ماہی اب جلدی سے بیڈ پر بیٹھتے ہی بلینکٹ اوڑھ کر بیٹھ گئی شہیر جو ماہی کو دیکھ رہا تھا اچھی لگ رہی ہو شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا میں نے تم سے پوچھا نہیں ماہی نے منہ بناتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے ماہی مسکراتے ہوئے فرسٹ ایڈ بوکس سے کوٹن نکال کر ماہی کے ہونٹ کا زخم صاف کرنے لگا میں خود کر لوں گی ماہی نے پیچھے ہوتے شہیر سے کہا خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ شہیر نے ماہی کی طرف غصے سے دیکھ کر کہا ماہی اب بالکل .... خاموش بیٹھ گئی تھی شہیر اب ماہی کے زخموں پر مرہم لگانے لگا

شہیر ماہی کے لئے کچھ دیر میں بریک فاسٹ لے آیا چلو اب جلدی سے ناشتہ کر لو شہیر نے ناشتہ کی ٹرے ماہی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا مجھے بھوک نہیں ہے ماہی نے اپنا چہرہ ایک بار پھر گھٹنوں میں چھپاتے ہوئے کہا ماہی دیکھو ضد نہیں کرو تم نے رات میں بھی کچھ نہیں کھایا پلیز کچھ کھاؤ شہیر نے ماہی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا مجھے بھوک نہیں ہے شہیر نے غصے سے ماہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تمہیں سمجھ نہیں آ رہا کہا ہے ناشتہ کر لو شہیر نے نوالہ بنا کر ماہی کو زبردستی کھلایا ماہی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے گڈ گرل شہیر نے ماہی مسکراتے ہوئے ماہی

سے کہا شہیر نے ماہی کے آنسوؤں کو صاف کیا شہیر اب ایک بار پھر ماہی کو بریک فاسٹ کروانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

شہیر اب ماہی کے قدموں میں لیٹا ماہی کو دیکھ رہا تھا جو گھٹنوں میں سر چھپائے بیٹھی تھی شہیر اب ماہی کو دیکھ رہا تھا ماہی شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا ماہی ڈیر شہیر نے ماہی کا بلیںکٹ آہستہ سے کھینچتے ہوئے کہا کیا ہے ماہی نے بلیںکٹ شہیر سے کھینچتے ہوئے غصے سے کہا ادھر دیکھو میری .... طرف شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی ایک بار پھر ماہی کا بلیںکٹ کھینچتے ہوئے کہا ماہی اب خاموش تھی سنو تو میری بات ماہی شہیر نے ماہی کو تنگ کرتے ہوئے کہا شہیر اب ماہی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

.... کیا مسئلہ ہے ماہی نے گھٹنوں میں منہ چھپائے شہیر سے کہا میری طرف دیکھو گی تو بتائوں گا شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی نے ہلکے سے شہیر چہرہ شہیر کی طرف کیا ماہی جو گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے بیٹھی تھی شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا تم واقعی بہت خوبصورت ہو شہیر نے لیٹے ہوئے ماہی سے کہا ماہی نے ایک بار پھر اپنا چہرہ چھپا لیا شہیر اب سیدھے ہو کر بیٹھ گیا اچھا میری طرف دیکھو ناراض ہو شہیر نے ماہی کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا ماہی جو بالکل خاموش بیٹھی شہیر کو دیکھ رہی تھی میں بہت شرمندہ ہوں کہ کل میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا آئی ایم سو سوری ماہی شہیر

نے ماہی کے زخموں کو چھوتے ہوئے کہا ماہی کی آنکھیں اب نم ہونے لگی تم رو نہیں پلینز شہیر  
 نے ماہی کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا اچھا چلو میں تمہیں فارم ہائوس دکھاتا ہوں تم اچھا  
 فیل کرو گی شہیر نے ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا چلو آجائے شہیر نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر  
 ماہی کو بین سے اٹھایا ماہی نے سلیپر پہنتے ہوئے شہیر کے ساتھ روم سے باہر نکل آئی شہیر ماہی کو  
 لے کر بیلکنی میں لے آیا موسم دیکھو کتنا اچھا ہو رہا ہے شہیر نے بیلکنی کی گریل پر ہاتھ رکھتے  
 ہوئے کہا ماہی بھی روم سے باہر آ کر اب اچھا فیل کر رہی تھی ٹھنڈی ہوائیں جو ماہی کے بالوں کو  
 چھو رہی تھی ماہی نے ایک ہاتھ اپنی گردن پر رکھ کر بڑے بڑے درختوں کو دیکھنے لگی کیا  
 یہاں ایسے ہی بارش ہوتی ہے ماہی نے پاس کھڑے شہیر سے کہا شہیر جو آسمان کو دیکھ رہا تھا ماہی  
 کو آواز پر ماہی کو دیکھنے لگا نہیں یہاں ہر وقت بارش نہیں ہوتی موسم چنچ ہو رہا ہے اسلیے بارش  
 ہو رہی ہے شہیر نے ماہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ماہی اب روم کی جانب چلی گئی شہیر ماہی کو  
 ..... دور جاتا دیکھ رہا تھا

.....❤️❤️.....

رات کی تاریکی اور باہر بارش کا طوفان آیا ہوا تھا فارم ہائوس پورا اندھیرے کی تاریکی میں ڈوبا ہوا  
 تھا وقفے وقفے سے گرجتی بجلی کی آواز پورے فارم ہائوس میں گونج رہی تھی تیز آندھی کی وجہ

سے درختوں اور جھاڑیوں کی آواز ماہی کے کمرے میں با آسانی سنائی دے رہی تھی شدید  
.... سردی کی وجہ سے ماہی اور شہیر کے منہ سے دھواں نکل رہا تھا

شہیر نے پورے فام ہائوس کو کینڈل سے روشن کر دیا تھا اور ماہی کا روم کینڈل اور گلابوں کے  
.... پھول سے سجایا تھا

..... ماہی یہ لو یہ پہن لو شہیر نے ماہی کے پاس ایک خوبصورت میکسی آگے بھڑاتے ہوئے کہا  
میں یہ نہیں پہنو گی ماہی نے منہ بناتے ہوئے شہیر سے کہا جس پر شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی  
... سے کہا اگر تم نہیں پہنو گی تو میں خود بھی پہنا سکتا ہوں مائے لو ماہی

ماہی نے گھبراتے ہوئے شہیر سے کہا میں خود پہن لو گی جس پر شہیر مسکرا نے لگا اور ماہی  
.... واشروم میں چلی گئی کپڑے چینج کرنے

... شہیر بھی چینج کرنے چلا گیا

شہیر نے بلیک تھری پیس میں ملبوس سنہری بال جو ہلکے ہلکے شہیر کے ماتھے پر آرہے تھے شہیر  
... نے ماہی کا دیا ہوا پرفیوم لگایا اور تیار ہو کر ماہی کے روم میں چلا گیا

.... ماہی جو وائٹ میکسی پہنے واشروم کے شیشے کے سامنے اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی

یا اللہ مجھے اس جانور سے بچا یہ کیا کرے گا ماہی بے پریشان ہوتے ہوئے کہا جب ہی شہیر نے

ماہی کو آواز دی ماہی ڈار لنگ اب آ بھی جائو ورنہ میں خود آ جاتا ہوں شہیر نے ماہی کو چھیڑتے

ہوئے کہا جس پر ماہی نے جلدی سے واشروم کا دروازہ کھولا شہیر ماہی کو دیکھتا رہ گیا ماہی وائٹ میکسی میں جو ماہی کے زمین تک آرہی تھی اتنی بھاری میکسی تھی جو ماہی سے سنبھل نہیں رہی تھی شہیر نے پاس آتے ہوئے ماہی سے کہا تم بالکل سنڈریدا لگ رہی ہو بلکہ سنڈریدا بھی .... تمہارے آگے کچھ نہیں ہے شہیر نے ماہی کے گال کر چھوتے ہوئے کہا

جس پر ماہی رونے لگ گئی شہیر ایک دم پریشان ہو گیا ارے ماہی کیا ہوا تمہیں رو کیوں رہی ہو ... ماہی

... جس پر ماہی نے شہیر کو دھکا دیتے ہوئے میکسی اٹھاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی اور رونے لگی ... شہیر ماہی کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے ماہی سے کہا کیا ہوا تمہیں یہ پسند نہیں آئی ماہی جس پر ماہی نے روتے ہوئے کہا یہ اتنی بھاری میکسی ہے مجھ سے سنبھل تک نہیں رہی اور میرے سارے بال بھی اس میں الجھ گئے ہیں ماہی نے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کی طرح .... شہیر سے شکوہ کیا

شہیر کو ماہی پر بہت پیار آیا اوووو میری پرنسز کے بال سارے الجھ گئے شہیر نے ماہی کے بالوں ... کو میکسی میں جو الجھے ہوئے تھے نکالا جس پر ماہی نے غصے سے شہیر کا ہاتھ جھڑک دیا ... یار میں تمہارے بال نکال رہا ہوں یہ واقعی میں بہت الجھ گئے ہیں

... لاٹو میں انھیں بنائوں شہیر نے ہئیر برش سے ماہی کے بالوں میں آہستہ آہستہ سلجھایا

... ٹھیک ہے بس مجھے نہیں سلجھوانے ماہی نے شہیر دے دور ہٹتے ہوئے کہا  
 شہیر مسکرایا مرضی ہے تمہاری یہ آفر صرف تمہارے لیے ہی تھی جس پر ماہی نے غصے سے  
 .... شہیر کو دیکھا

.... شہیر نے روم میں سوفٹ میوزک چلایا اور ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اٹھایا  
 ... ماہی نے شہیر کا ہاتھ جھڑک دیا دور ہٹو

شہیر نے غصے سے ماہی کا ہاتھ پکڑا اور ماہی کے دونوں ہاتھ اپنے شولڈر پر رکھے اور اپنا ہاتھ ماہی  
 کی قمر پر رکھتے ہوئے ماہی کو اپنے قریب کیا ماہی جو بے بسی سے شہیر کے ساتھ کھڑی تھی ماہی  
 نے نیچے نظر کی جس پر شہیر نے ماہی کا منہ پکڑتے ہوئے ماہی کے نظر اپنے اوپر کی مجھے دیکھو  
 صرف میری آنکھوں میں دیکھو شہیر نے غصے سے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے ڈرتے ہوئے  
 .... شہیر کی آنکھوں میں دیکھا

شہیر اب ماہی کے ساتھ آہستہ آہستہ کیل ڈانس کر رہا تھا ایک دفعہ میں بس یہاں سے نکل جائو  
 سب سے پہلے تمہیں کسی اچھے پاگل خانے میں ایڈمٹ کروائوں گی ماہی نے غصے سے شہیر سے  
 کہا جس پر شہیر نے ہنستے ہوئے ماہی کے کان میں سرگوشی کی میرا علاج تمہارے پاس ہی تو  
 ہے....

ماہی نے دل میں سوچتے ہوئے کہا میں اعلان کرنے پر آئی تو تمہیں دو سوچھ والٹیج کے کرنٹ کے تاروں سے کرنٹ دونگی ماہی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جس پر شہیر نے ماہی کو ہنستے... دیکھ کر کہا تم مجھے بھی بتا دو کیوں ہنس رہی ہو میں بھی ہنس لوں گا

شہیر نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے منہ بناتے ہوئے شہیر سے کہا کچھ نہیں سوچ رہی تھی اچھا تو اس کا مطلب میری تعریف کر رہی ہو گی کہ میں کتنا ہینڈ سم لگ رہا ہوں جس پر ماہی کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اچھا تو تم جاننا چاہتے ہو کہ میں کیا سوچ رہی تھی ماہی نے مسکراتے ہوئے شہیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا میں سوچ رہی تھی کہ اگر میں اعلان کرنے پر آئی تو سب سے پہلے تمہیں دو سوچھ والٹیج کے تاروں سے تمہیں کرنٹ دونگی ماہی بولتے ہوئے ہنسنے لگی... جب ہی شہیر نے ماہی کو گول گھماتے ہوئے ہسنے لگا

ماہی گول گھماتے ہوئے شہیر کے سینے سے جا لگی ماہی کا منہ شہیر کے کوٹ میں چھپ گیا شہیر نے ماہی کے بالوں کو سہلاتے ہوئے مسکرا کر لگا ماہی شہیر سے دور ہونے لگی جب ہی شہیر نے ماہی کو مضبوطی سے پکڑ لیا شہیر نے اب ماہی کو پیچھے سے پکڑتے ہوئے ماہی کے بال گردن سے ہٹائے اور اپنے ہونٹ ماہی کی گردن پر رکھ دیے ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے شہیر کی گرے آنکھیں پوری مدہوش ہو گئی شہیر نے آنکھیں بند کر لی اور ماہی کے گردن پر بوسہ دیا شہیر نے آہستہ سے ماہی کی میکسی کا اسٹیپ شولڈر سے نیچے کیا اور وہاں بوسہ دیا شہیر

پورا مدہوش ہو گیا تھا ماہی نے شہیر سے اپنے آپ کو چھٹوایا اور شہیر کے منہ پر زوردار چمٹا  
.... مارا اور ماہی واشروم میں چلی گئی

شہیر مسکراتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا ماہی واشروم میں جا کر رونے لگی تھوڑی ریر بعد ماہی  
واشروم سے باہر آئی کپڑے چینج کر کے شہیر کے نیچے سے بلینکٹ نکال کر غصے سے اپنے اوپر  
.... منہ تک بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گئی شہیر مسکراتے ہوئے ماہی کو دیکھ رہا تھا  
شہیر اٹھ کر ماہی کے لیے برگر بنا کر لایا ماہی یار اٹھ جائو کھانا کھا لو شہیر نے ماہی کا بلینکٹ نیچے  
کرتے ہوئے کہا ماہی کو اس وقت بہت بھوک لگی تھی ماہی نے شہیر کے ہاتھ سے جلدی سے  
. برگر کی پلیٹ لی اور کھانے لگی

شہیر ماہی کو دیکھ کر ہنس رہا تھا ماہی برگر کھانے میں مصروف تھی ماہی کے ہاتھ کیچپ سے  
... خراب ہو گئے تھے منہ پر بھی کیچپ لگی تھی ماہی نے برگر ختم کیا  
ماہی نے اہنی سائیڈ پر ٹیشو دیکھا جہاں ٹیشو نہیں تھا ماہی نے غصے سے شہیر کو دیکھا جو ماہی کے  
پاس ہی بیٹھا تھا ماہی نے شہیر کی شرٹ سے اپنے کیچپ والے ہاتھ صاف کیے اور منہ تک  
بلینکٹ لے کر لیٹ گئی شہیر ماہی کی حرکت پر شوگڈ ہو گیا پھر ہنستے ہوئے اپنی شرٹ چینج  
.... کرنے چلا گیا

.....❤️❤️.....



شہیر جب روم میں آیا اسکے پاؤں میں کانچ چب گیا جو ماہی نے تھوڑی دیر پہلے ہی غصے سے پھینکا .... تھا شہیر کے پاؤں سے خون نکلنا شروع ہو گیا

شہیر کے پاؤں سے بہت خون نکل رہا تھا شہیر کے منہ سے آہ کی آواز نکلی جس پر ماہی نے بلینکٹ اپنے منہ سے ہٹایا شہیر اب بیڈ پر ماہی کے پاس آ کر بیٹھ گیا ماہی نے شہیر کا پاؤں دیکھا جس پر سے بہت خون نکل رہا تھا ماہی نے حیران ہوتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا کچھ نہیں ہوا ماہی نے شہیر سے کہا تمہارے تو بہت بلڈ نکل رہا ہے شہیر اب ... کانچ نکلانے کی کوشش کر رہا تھا

ماہی نے شہیر سے کہا لائو میں نکال دو ماہی نے شہیر کے پاؤں سے کانچ کالنے لگی ماہی کے آنسو شہیر کے پاؤں پر گر رہے تھے ماہی نے شہیر کے پاؤں کی پٹی کی شہیر جو ماہی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا تم میرے لیے رو رہی ہو شہیر نے ماہی سے کہا ماہی نے شہیر کو دیکھتا کوئے کہا میں انسان ہو تمہاری طرح نہیں ہو مجھے لوگوں کی تکلیف کا احساس ہے ماہی بے منہ بناتے ہوئے شہیر سے .... کہا جس پر شہیر کا قہقہہ پورے روم میں گونجا

باہر بارش مسلسل برس رہی تھی رات کافی گزر چکی تھی شہیر نے ماہی کے روم میں لکڑیاں جلائی .... ہوئی تھی جس سے روم میں سردی میں کم اضافہ ہو گیا تھا

شہیر بلیک ٹی شرٹ پہنے سنہری بال بکھرے ہوئے تھے گرے آنکھیں جو بہت خوبصورت  
.... لگ رہی تھی

شہیر ماہی کے پاس بیڈ پر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا تھا ماہی بلینکٹ اوڑھے بیٹھی تھی روم میں موم  
بتیاں جل رہی تھی شہیر نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے ماہی سے کہا تمہیں پتا ہے ماہی تم نے  
میری بینڈج کی ہے نا ایسی میری ماما کرتی تھی میری ماما کے بعد آج تک میری کسی نے ایسی بینڈج  
.... نہیں کی شہیر نے مایوسی سے ماہی سے کہا

نایاب بہت چھوٹی تھی جب میری ماما کی ڈیبتھ ہو گئی تھی نایاب شروع سے ایسی تھی ڈری سہمی  
میں اسے بہت سمجھاتا تھا نایاب ایسے کرو نایاب کو کچھ کرنا نہیں آتا تھا نایاب بابا کی لاڈلی تھی  
.... میں ماما کا لاڈلاتا تھا شہیر کی آنکھیں نم ہو گئی تھی

تمہیں پتا ہے ماہی شہیر ماہی کو اپنی بچپن کی کہانیاں سنارہا تھا ماہی بھی خاموشی سے سن رہی  
... تھی

ہمارے پیپر ز تھے میرا زلٹ نایاب سے زیادہ اچھا نہیں آیا تھا تو نایاب اس دن بہت خوش تھی  
جب ہم گھر آئے تو نایاب نے بابا کو بہت اتراتے ہوئے بتایا بابا میں فرسٹ آئی ہو اور شیریں بھیا  
بس پاس آئے ہے جس پر بابا نے مجھے مارا اور تو اور میری ساری وڈیو گیمز بھی چھپادی تھی اور  
ماہی تمہیں پتا ہے پھر نایاب سے میں نے اتنے دن تک بات نہیں کی تھی نایاب بیچاری روز

آجاتی تھی مجھے منانے میں مانتا نہیں تھا ہر اس دن کا دن تھا نایاب میری شکایت نہیں کرتی تھی  
.... بابا سے شہیر مسکراتے ہوئے ماہی کو بتا رہا تھا

میں باہر چلا گیا پڑھنے پھر میں آتا تھا پاکستان جب تو نایاب کالج میں تھی میں نایاب کو کالج  
چھوڑنے جاتا نایاب کی ساری دوستے مجھ پر مرتی میں ان سے بات نہیں کرتا تو نایاب سے دوستی  
چھوڑ دیتی تھی وہ پھر میں نایاب کی ان سے دوستی رہے ان سے باتیں کرتا پھر نایاب کو پتا چلتا وہ  
.... ان سے دوستی چھوڑ دیتی جس پر ماہی اور شہیر دونوں مسکرا نے لگے

ہر بار ایسا ہوتا تھا نایاب کی ہر دوستوں کا دل مجھ پر آجاتا تھا شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے  
کہا جس پر ماہی نے شہیر سے کہا لیکن اب کی دفعہ ایسا نہیں ہو انا نایاب کی دوستوں کا دل تم پر  
... نہیں آیا جس پر ماہی اور شہیر دونوں ہسنے لگے

ماہی بھی شہیر سے اپنے بچپن کے قصے سن کر لگی میرب کو شروع سے سینیمائیں مووی  
دیکھنے کا شوک تھا ایک دفعہ تو میرب اپنی اسکول کی ٹائمنگ پر فلم دیکھنے چلی جاتی اور میں میرے  
اسکول کے پاس ہی ایک لائبریری تھی میں وہاں جا کر ناول پھڑتی۔ تھی ہم۔ دونوں اپنے اسکول  
کی پاکٹ منی سے ناول اور فلم دیکھنے جاتے ایل کلاس میں میری اٹینڈس لگواتی ایک دن ہم  
تینوں پکڑے گئے بابا کو پتا لگ گیا تھا بابا نے ہماری پوکٹ منی بند کر دی اور اسکول خود چھوڑنے

جاتے پھر میں میرب دونوں روزرات میں اپنی ناول موویز کی باتیں کرتے ماہی ہستے ہوئے بتا .... رہی تھی شہیر بھی ماہی کی بات غور سے سن رہا تھا

تمھیں نیند نہیں آرہی شہیر نے ماہی سے پوچھا جس پر ماہی نے شہیر سے کہا نہیں مجھے نیند نہیں آتی یہاں جس پر شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا چلو میں تمھیں ایک دھن سناتا ہو جو صرف میں نے تمھارے لیے بنائی ہے شہیر بے ماہی سے کہا ماہی منہ بناتے ہوئے منہ تک ... بلینکٹ لے لیا

شہیر نے خوبصورت آواز میں ماہی کو دھن سنائی شہیر کی آواز میں اتنی مٹھاس تھی ماہی نیند کی .... آگوش میں سو گئی

.... شہیر ماہی کے بالوں میں ہاتھ پہر تارہا اور ماہی سو گئی

... ماہی کی آنکھ کھولی تو شہیر سامنے چئیر پر بیٹھا سو گیا تھا

ماہی نے بلینکٹ شہیر پر ڈالا شہیر جو سویا ہوا تھا میں تمھاری نہیں ہو سکتی شہیر تم بہت اچھے ہو ماہی جا کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی شہیر ماہی کو دیکھ کر مسکرایا اور دل میں کہنے لگا تم میری ہی ہو گی .... ماہی

تو پاگل ہو گیا ہے کیا کتنی ڈرنک کرے گا بلانج ریان جو اس وقت بلانج کے پاس آیا تھا بلانج جو ڈرنک کر رہا تھا ----

بلانج نے ریان سے نشے کی حالت میں پوچھا ماہی مل گئی کیا۔۔؟

ریان نے بلانج کو اٹھایا اور کار میں بیٹھایا مل جائے گی ماہی تو پہلے اپنے آپ کو تو ٹھیک کر لے یا تو نے کیا حال بنا لیا ہے کتنی ڈرنک اور سیگریٹ پیے گا اگر انکل آنٹی نے دیکھ لیا تو کتنا دکھ کرے گے بلانج ہمت کر میرے بھائی مل جائے گی ماہی ریان کی آنکھوں میں سے آنسوؤں نکل رہے تھے بلانج کی حالت دیکھ کر مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے ریان مجھے ماہی چاہیے یا بلانج اب چیخ چیخ کر کار میں بیٹھا سنسان سڑک پر ماہی کو آوازیں لگا رہا تھا جیسے ماہی کہی چھپی ہوئی ہے اور ابھی بلانج کی آواز سے باہر نکل آئے گی۔۔۔

ریان بلانج کی حالت دیکھ کر بہت رو رہا تھا دیکھ مجھے دیکھ ریان نے بلانج کا منہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بابا نے انکل نے بات کی ہے پولیس اب چھاپے مارے گی شہر میں تو چھاپے مارے ہیں اب شہر سے باہر چھاپے لگنے باقی ہے امید ہے مل جائے گی ماہی۔۔۔

بلانج کو ریان کی بات پر تسلی ہوئی مل جائے گی نا ماہی بلانج نے ریان سے پوچھا جس پر ریان نے بلانج کو گلے لگایا ہاں یا مل جائے گی ابھی تو میں تجھے اپنے گھر لے کر جا رہا ہوں اسی نشے کی حالت میں تیرا گھر جانا ٹھیک نہیں ہے انکل آنٹی بہت پریشان ہو جائے گے ریان نے بلانج سے کہا اور اسے اپنے گھر

کے گیا۔۔۔۔۔

-----❤❤-----

بلانج کی آنکھ فجر کی آذان کی آواز سے کھلی بلانج کے برابر میں ریان مدہوش سویا ہوا تھا بلانج آذان کی آواز پر اٹھا بلانج نے ریان کے وارڈروپ سے شرٹ اور ٹراؤزر نکالا اور واشروم میں چلا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر میں واشروم سے بلانج نکل کر آیا بلانج نے ادھر ادھر جائے نماز ڈھونڈی پھر کچھ یاد آنے پر مسکرا کر روم سے باہر چلا گیا کیونکہ بلانج کو پتا تھا ریان کے روم میں جائے نماز ملنا مشکل تھی۔۔۔

بلانج کی نظر ریان کے خاندانی ملازم ظفر پر پڑی شاید وہ بھی صبح نماز کے لیے اٹھے تھے ظفر بابا بلانج کی آواز پر ظفر بابا نے پیچھے مڑ کر دیکھا ارے چھوٹے بابا آپ اتنی صبح کیسے اٹھ گئے کوئی کام تھا کیا آپ کو ظفر بابا نے حیران ہوتے ہوئے بلانج سے کہا ہاں ظفر بابا کام تو تھا وہ مجھے نماز پڑھنی ہے جائے نماز چاہیے تھی مجھے بلانج نے ہچکچاتے ہوئے ظفر بابا سے کہا جواب بلانج جو دیکھ کر تھوڑا حیران ہوئے ظفر بابا نے مسکراتے ہوئے بلانج کے کندھے پر ہاتھ رکھا یہ تو بیٹا بہت ہی اچھی بات ہے کہ آپ صبح نماز کے لیے اٹھے آپ کو پتا ہے اللہ کو انسان کی جوانی کی عبادت سب سے زیادہ پسند ہے ظفر بابا اب چھوٹے چھوٹے قدم لیے بلانج کو ساتھ چل رہے تھے نماز

تو ہر انسان کو پڑھتے رہنا چاہیے اس سے بہت سکون ملتا ہے اور دل بھی پر سکون رہتا ہے ظفر بابا نے کہتے ہوئے جائے نماز بلاج کو دی بلاج اب مسکراتا ہوا وہاں سے جانے لگا بہت اچھا ہو گا کہ اب ہمیشہ نماز کی عادت ڈالیں ماہی بی بی کے ملنے کے بعد بھی ظفر بابا اب مسکراتے ہوئے کہہ کر وہاں سے چلے گئے بلاج اب ریان کے کمرے میں تھا بلاج نے عین صبح کی نماز کے بعد اب نماز پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد بلاج نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

تمام تعریفیں اللہ تیرے ہی لے ہیں تو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے روزے جزا کا مالک ہے قیامت کے دن کا حاکم ہے اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تیری ہی تعریف بیان کرتے ہیں اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما جو میں نے جان کر کیے اور چھپ کر کیے میرے گناہوں کو معاف کر دے بے شک تو معاف کرنے والا رحمان اور رحیم ہے بلاج دعا مانگتے ہوئے مکمل دنیا سے گافل رو کر اللہ سے دعا مانگ رہا تھا۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ میں نے تیرے بندوں سے سنا ہے تو بہت مہربان ہے رحیم ہے کریم ہے اے اللہ مجھے سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا انعام نازل ہوا ان کے ان لوگوں کے راستے پر جن سے تو ناراض ہو ا تیرا عذاب نازل ہوا۔۔۔

اللہ پاک میں بہت گناہ گار بندہ ہو آج بھی میں تیرے پاس اپنے مطلب کے لیے آیا ہوں لیکن میں کیا کروں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا مجھے ماہی سے ملا دیں وہ جہاں بھی ہے اسے تو اپنے حفظوں امان میں رکھ بلاج کی رورو کر ہچکیاں بن گئی تھی یا اللہ میری ماہی واپس آجائے جہاں بھی ہے سہی سلامت واپس آجائے میرے اللہ ماہی سے ملا دیں میری دعا قبول فرما۔۔۔۔۔

بلاج کی ہچکیوں کی آواز سے ریان جو سو رہا تھا اٹھ گیا اور سامنے بلاج جو رورو کر دعا مانگ رہا تھا ریان اپنی آنکھیں رگڑنے لگا شاید اسے سامنے بیٹھے بلاج کو دعا مانگتا دکھ یقین نہیں آ رہا تھا ریان اب بلاج کو دیکھ کر ایک بار پھر بلیکٹ سر تک اوڑھے لیٹ گیا ریان جس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے یا اللہ میرے دوست کی دعاؤں کو قبول کر اور ماہی کو جلد ہم تک پہنچا دے ریان کہتا ہوا اب ایک بار پھر نیند کے آغوش میں چلا گیا۔۔۔۔۔

یا اللہ مجھے پتا ہے یہ میری آزمائش ہے تو آزمائش بھی اپنے پسندیدہ بندوں کی ہی کرتا ہے یا اللہ مجھے صبر دے مجھے ہمت دے کہ تیری ہر آزمائش میں پورا اتروں بے شک تو میری شہ رگ کے قریب ہے ہر وقت میرے آس پاس ہے میرے دل کے حال کو جانتا ہے میری ماہی کو مجھ تک پہنچا دے آمین بلاج نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دعا مکمل کی بلاج نے جائے نماز اٹھا کر رکھ دی۔۔۔۔۔

.....❤️❤️.....



شہیر کا ماہی کو اٹھانے کا وہی انداز جو روز صبح ماہی کا اٹھاتا تھا شہیر اب ماہی کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیر رہا تھا ماہی کے پاس رکھے فریش ریڈ روز ماہی کے سرہانے بیٹھا شہیر خان جو ماہی .... میں گم تھا

ماہی مائے ڈیر سوئیٹ ہارٹ اٹھ جاؤ ماہی شہیر نے ماہی کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا...

ماہی کی آنکھ کھلتے ہی پاس بیٹھے شہیر پر پڑی ماہی جلدی سے اٹھ کر سیدھی بیٹھ گئی پاس رکھے گلاب کے پھول کو دیکھ کر ماہی نے منہ بنایا ماہی کے گلاب کے پھولوں کو اٹھا کر شہیر کے سامنے کیے کیوں لاتے ہوا نہیں مجھے کوئی انٹر سٹ نہیں ہے ان میں ماہی نے گلاب کے پھولوں کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا شہیر نے مسکراتے ہوئے ماہی کے بالوں کو گردن سے پیچھے کرتے ہوئے کہا گڈ مارنگ سوئیٹ ہارٹ فریش ہو جاؤ جلدی بریک فاسٹ لے کر آتا ہوں میں شہیر مسکراتا .... ہوا کہ کر روم سے چلا گیا

ماہی اب کھڑکی سے نظر آتے درختوں اور جھاڑیوں کو دیکھنے لگی یا اللہ میں کب یہاں سے رہا ہوں گی ماہی اب کہتے ہوئے واش روم میں چلی گئی کچھ دیر بعد شہیر ماہی کے لیے ناشتہ لے آیا ماہی کے سامنے ناشتہ کی ٹرے رکھتے ہوئے شہیر بھی بیڈ پر بیٹھ گیا چلو اب جلدی سے ناشتہ کر لو شہیر نے ماہی سے کہا مجھے بھوک نہیں ہے ماہی نے شہیر سے کہا تمہیں تو روز بھوک نہیں ہوتی

وہ کیا ہے نا تمہیں میرے ہاتھ سے کھانے کی عادت ہو گئی شہیر نے نوالہ بناتے ہوئے ماہی سے کہا مجھے نہیں کھانا ماہی نے بچوں کی طرح شہیر سے کہا دیکھو ماہی مجھے مجبور نہیں کرو کہ میں غصہ کروں اس لیے پلیز کھا لو شہیر نے ماہی سے کہا اب ماہی شہیر کے ہاتھ سے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

.....❤️❤️.....

شہیر ماہی کو ناشتہ کروا کے باہر چلا گیا تھا جب ہی ماہی روم سے نکل کر نیچے گئی فام ہاؤس پورا دن میں بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ماہی نیچے سیڑھیاں اتر کر فام ہاؤس دیکھ رہی تھی جب ہی اچانک ماہی کو کسی کی گرے آئیں اندھیرے میں چمکتی نظر آرہی تھی ماہی ان آنکھوں کو دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہونے لگی وہ آنکھیں ماہی کے پاس آنے لگی ماہی چیخ کر کمرے میں بھاگی ماہی کی چیخ کی آواز پر شہیر خان باہر سے بھاگتا ہوا آیا ماہی جو روم میں بہت تیز آوازوں سے چیخ رہی تھی بچاؤ مجھے کوئی پلیز ماہی روتے ہوئے کہہ رہی تھی جب ہی اچانک شہیر ماہی کے روم میں بھاگتا ہوا آیا کیا ہوا ماہی شہیر کو دیکھ کر ماہی شہیر کے گلے سے جا لگی ماہی اب شہیر کے پیروں پر کھڑی تھی شہیر کے زخمی پیراب درد کرنے لگا شہیر نے ماہی کے بالوں کو سراہتے ہوئے ماہی کو چپ کروایا کون ہے مجھے بتاؤ شہیر نے ماہی سے کہا جو شہیر کی ٹی شرٹ میں منہ چھپائے رو رہی تھی وہ پتا نہیں کیا ہے اس کی آنکھیں چمک رہی ہیں ماہی نے شہیر کی ٹی شرٹ کو زور سے

پکڑتے ہوئے کہا کس آنکھیں ہیں کہاں ہیں شہیر نے روم میں دیکھتے ہوئے کہا ماہی نے اب شہیر کی ٹی شرٹ سے منہ نکالتے ہوئے سامنے وارڈروب کی جانب دیکھا وہ آنکھیں اب وہاں چمک رہی تھیں ماہی نے روتے ہوئے شہیر کی ٹی شرٹ میں منہ چھپاتے ہوئے کہا وہ تمہاری وارڈروب کے پیچھے ہے ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر اب وارڈروب کی جانب دیکھنے لگا ماہی بھی اب وارڈروب کی طرف دیکھنے لگی جب ہی اچانک ایک کالے رنگ کی بلی جس... آنکھیں گرے ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں چمک رہی تھیں

ماہی نے شہیر کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا وہ میرے پاس آرہا ہے شہیر وہ کیا ہے ماہی اب روتے ہوئے شہیر سے کہہ رہی تھی اوہ مائے کیوٹ کیسی تو تم ہو جو ماہی کو ڈرا رہی ہو شہیر نے پاس آتی بلی سے کہا ماہی اب بھی رو رہی تھی شہیر نے اپنے پیروں پر سے ماہی کو ہٹانے کی کوشش نہیں کی اور ایسے ہی بیڈ پر بیٹھ گیا ماہی اب بیڈ پر بیٹھ گئی شہیر نے بلی کو بیڈ پر بٹھایا ماہی اب شہیر کے بازو کو پکڑتے ہوئے کہا اسے پلیز نیچے اتارو ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے ماہی کے گرد اپنا بازو پھیلا یا اوہ ماہی یہ کچھ نہیں کرے گی یہ تو بہت کیوٹ ہے شہیر نے بلی کو چھوتے ہوئے کہا جو بہت معصوم شکل بنائے ماہی اور شہیر کو دیکھ رہی تھی دیکھو اسے پلیز..... یہاں سے بھگائو مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اس سے ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

ماہی کی بات پر بلی اب شہیر کے قریب آنے لگی ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا اسے پلیز بھگاؤ ماہی اب زور زور سے رونے لگی شہیر نے اب بلی کو بیڈ سے نیچے اتارا بلی اب روم سے چلی گئی ماہی اب بلی کو جاتا دیکھ رہی تھی بلی کے روم سے جاتے ہی ماہی نے جلدی سے اٹھ کر گیٹ بند کیا۔۔۔۔۔

شہیر ماہی کو دیکھ کر ہنس رہا تھا یا رتم ایک بلی سے ڈر گئی ماہی نے منہ بناتے ہوئے بلینکٹ منہ تک لے لیا۔۔۔

شہیر نے ماہی کا بلینکٹ کھینچتے ہوئے ماہی سے کہا اچھا ماہی میں کسی کام سے جا رہا ہوں تو رات بھی ہو سکتی ہے بھاگنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تم بھار جانوروں کا کھانا بن جاؤ گی اور ہاں مجھے مس مت کرنا میں جلدی آ جاؤ گا شہیر نے ماہی کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر ماہی نے شہیر سے کہا میں تمہیں کیوں مس کرو گی اور تم بھلے آنا ہی مت واپس سکون ہو گا شہیر ماہی کے گال پر کس کر کے چلا گیا ماہی غصے سے لال پیلی ہو گئی تھی ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنا شروع ہو گئے.... بلانج پلیز تم آ جاؤ تم ڈھونڈ لو مجھے یہ پاگل نفسیاتی مجھے پاگل کر دیے گا ماہی روتی روتی سو گئی ماہی کی آنکھ رات کو کھولی روم میں ہلکی ہلکی موم بتیوں کی روشنی جل رہی تھی باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی باہر سے جنگلی جانوروں کی آوازیں ماہی کو صاف سنائی دیں رہی تھی شہیر ابھی تک نہیں آیا تھا ماہی جواب پوری طرح خوفزدہ تھی ماہی نے ڈرتے ڈرتے اپنے روم سے باہر نکلی

آوازیں اب اور تیز ہو رہی تھیں بارش کی آواز درختوں کی جھولنے کی آواز اور زیادہ خوف ناک آرہی تھی ماہی کو شدید سردی میں بھی پسینا آ رہا تھا ماہی ڈرتے ڈرتے نیچے کی طرف بھاگی آوازیں اور ماہی کے قریب آرہی تھیں اندھیرے میں ماہی نیچے کسی چیز سے ٹکرا کر گر گئی ماہی اب پوری طرح خوفزدہ تھی ماہی رونے لگی روتے روتے ماہی کو میرب بلاج ایللی سب یاد آنے .... لگے اللہ پاک پلیز مجھے بچالیں ماہی رو رہی تھی ایک کونے میں چھپ کر جب ہی اچانک گیٹ کھولنے کی آواز سے ماہی اٹھ کر جلدی سے بھاگتی ہوئی شہیر کے گلے لگ گئی .....

اور شہیر کے کوٹ کر مضبوطی سے پکڑ لیا اور زور زور سے رونے لگی کہا چلے گئے تھے تم مجھے اتنا ... ڈر لگ رہا تھا وہ جانور میرے روم میں ہے ماہی نے ڈرتے ڈرتے شہیر کو بتایا شہیر جو ماہی کی حالت دیکھ کر خود خوفزدہ ہو گیا شہیر نے ماہی کے بالوں کو سہلایا ماہی سوئیٹ ہارٹ کچھ نہیں ہے وہ بس آوازیں آرہی ہو گی ماہی شہیر سے دور ہوئی شہیر نے ماہی کا ہاتھ پکڑا جو بہت گرم ہو رہا تھا تمہیں تو بخار ہو رہا ہے چلو میں تمہیں میڈیسن دو شہیر ماہی کو روم میں لے گیا۔۔۔

شہیر نے ماہی کو سوپ پلایا ماہی بہت ڈری ہوئی تھی سوپ پلانے کے بعد شہیر نے ماہی کو میڈیسن دی ماہی کی حالت ٹھیک نہیں تھی ماہی ہوش میں نہیں تھی شہیر نے ماہی کے سر پر

پٹیاں رکھی ماہی بخار کی حالت میں بار بار کبھی میرب کا نام لیتی کبھی امی کبھی بلال کا نام لیتی ماہی کی آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے۔۔۔

شہیر کو ماہی پر بہت ترس آیا اور غصہ بھی ماہی جو بلال کا نام لے رہی تھی۔۔۔

شہیر نے پوری رات ماہی کے سر پر پٹیاں رکھی ماہی پوری رات بلال کا نام لیتی رہی شہیر نے ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا میری پیاری ماہی میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا ناہی میں تمہیں ایسے کڈنیپ کر کے لانا چاہتا تھا میری مجبوری تھی جب جب تمہیں اس بلال کے سامنے دیکھتا تھا خون خول اٹھتا تھا میرا تم بس میری ہو شہیر کی تم ابھی مجھ سے ناراض ہو سب ٹھیک ہو جائے گا تم مجھے معاف بھی کر دو گی میں تمہیں اتنا پیار دوں گا شہیر نے ماہی کے ماتھے پر بوسہ لیا شہیر نے آہستہ سے ماہی کے پاس سے اٹھا جب ہی اچانک ماہی نے شہیر کا ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور ٹائیٹ سے شہیر کا ہاتھ پکڑ لیا ماہی نیندوں میں شہیر کا ہاتھ پکڑ کر رہی تھی مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا شہیر کو ماہی کی یہ ادا بہت پسند آئی شہیر نے ماہی کا سر اپنے ہاتھ پر رکھا اور ماہی کے بالوں میں ہاتھ سہلا رہا تھا اور وہی دھن سنار ہاتھ جو ماہی کے لیے شہیر نے .... بنائی تھی

شہیر ماہی کے اتنا پاس لیٹا تھا ماہی کے سانسوں کی آواز شہیر کو صاف سنائی دے رہی تھی شہیر نے ماہی کے ہونٹوں کو پیار سے اپنے ہونٹوں سے چھوا مائے لو میں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گا

تمہیں شہیرا اگر ابھی یہ سمجھ جاتا ماہی اسے بلاج سمجھ کر نیند میں بول رہی ہے تو ابھی بلاج کا جا کر گلا دبا دیتا۔۔۔۔۔

.....❤️❤️.....

ماہی کو اپنے بالوں میں کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا ماہی نے آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں شہیرا ماہی کے بالوں میں ہاتھ کر رہا تھا پاس ہی فریش ریڈ روز رکھے تھے جن کی خوشبو پورے روم میں پہلی ہوئی تھی۔۔۔

گڈ مارنگ ڈارلنگ شہیرا نے ماہی سے مسکراتے ہوئے کہا ماہی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔  
کیسا فیل کر رہی ہو اب شہیرا نے ماہی سے کہا ماہی نے غصے سے شہیرا سے کہا دور ہٹو اور تم میرے پاس کیا کر رہے تھے ماہی نے بلیکٹ اپنے اوپر سہی کیا۔۔۔

یار ماہی اب کیا بتاؤ رات کو تو تم مجھے چھوڑ ہی نہیں رہی تھی شہیرا نے ماہی کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر ماہی نے شہیرا کو گور سے دیکھتے ہوئے کہا کیا مطلب تمہارا۔۔۔

شہیرا نے ماہی کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا کل کی رات بہت زیادہ حسین تھی ماہی شہیرا نے ماہی کو اور مزید چھیڑا۔۔۔

کیا کیا کہنا چاہا رہے ہو تم صاف صاف بولو ماہی نے ڈرتے ہوئے شہیرا سے کہا۔۔۔۔۔

یار اب مجھے شرم آرہی ہے بتانے میں شہیرا نے ماہی کے شرامتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنا شروع ہو گئے تم کیا کہ رہے ہو میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔  
دیکھو ماہی میں نے کچھ نہیں کیا تم ہی میرے قریب آئی جا رہی تھی شہیر نے ماہی کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ایسا کر ہی نہیں سکتی ماہی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔  
اووہ ماہی ڈارلنگ اب تم خود ہی دیکھ لو میں کہتا تھا نالڑ کیاں کتنا مرتی ہیں اب تم خود دیکھو تم کل رات اپنا آپ کنٹرول نہیں کر پائی ویسے تم بہت خوبصورت ہو کل رات میں کبھی نہیں بھول پاؤ گا شہیر نے ماہی کو چھیڑا۔۔۔

ماہی اپنے گھٹنوں میں منہ چھپائے بہت تیز رونے لگی۔۔۔  
شہیر نے ماہی کا منہ اوپر کر کے کہا یا ماہی میں مذاق کر رہا تھا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے میں تمہیں عزت کے ساتھ اپناؤ گا تمہاری عزت میری عزت ہے شہیر نے سنجیدگی سے ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ماہی نے شہیر کو دور ہٹایا تم بہت برے ہو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے تمہیں واقعی کسی پاگل خانے چھوڑ کر آنا پڑے گا۔۔۔

شہیر جو بیڈ پر لیٹا ہوا ماہی کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔۔۔



پتا ہے ماہی میں چاہتا ہو شادی کے بعد ہماری بیٹی بلکل تمھاری طرح ہو شہیر نے ماہی کو مسکراتے ہوئے کہا بلکل تمھاری طرح ماسوم سی کیوٹ سی ڈری سی تمھاری طرح اسکی بھی بڑی بڑی آنکھیں ہو لیکن تھوڑی تھوڑی میری طرح شرارتی بھی ہو بلاج نے ماہی کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہی جو شہیر کی بات بہت حیران ہو کر سن رہی تھی اور تمھیں لگتا ہے میں تم سے شادی کرو گی ماہی نے تنزیا ہنسی ہنستے ہوئے شہیر سے کہا۔۔۔

جس پر شہیر بہت ہسنے لگا مجھے پورا یقین ہے کہ میں تمھیں حاصل کر لوں گا کل رات والے سین کے بعد تو پکا یقین ہے شہیر کہتا ہوا جلدی سے بیڈ سے اٹھ گیا جب ہی ماہی نے کشن اٹھا کر شہیر کو مارا اور شہیر نے ہنستے ہوئے کوشن کو کچ کر لیا۔۔۔

.....❤️❤️.....

باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی موم بتیوں سے روم میں روشنی ہوئی تھی شہیر ماہی سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا۔۔۔

ماہی جو شہیر کے سامنے کھڑی بلاج کی دی گئی انگھوٹھی سے شہیر کو جلا رہی تھی ماہی نے انگھوٹھی والا ہاتھ شہیر کے سامنے کر کے اتر کر کہنے لگی یہ رنگ تمھیں پتا ہے مجھے کس نے دی ہے بلاج نے دی ہے میری انگلیجمنٹ رنگ ہے میری ماہی نے اپنے انگھوٹھی والے ہاتھ سے

بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا ماہی بلاج کی باتیں کر کے شہیر کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی

---

شہیر جو ڈرنک کر کے پورا نشے میں تھا اور ماہی کو مسکراتے ہوئے اوپر سے نیچے دیکھ رہا تھا ماہی نے شہیر سے کہا تمہیں شرم نہیں آتی اتنی ڈرنک کرتے ہو لڑکی کے سامنے۔۔۔

شہیر جو پورا مدہوش نشے میں تھا شہیر کی گرے آنکھیں لال ہو رہی تھی ماہی کو شہیر سے خاف آیا اور وہ روم سے جانے لگی جب ہی شہیر نے ماہی کا ہاتھ پکڑ لیا اور ہاتھ مس ماہی آپ کیا کہ رہی تھی یہ رنگ شہیر نے ماہی کی انگلیوں سے وہ رنگ اتار دی اور روم میں پھینک دی اس رنگ کی اوقات ہی کیا ہے ایسی بلکہ اس سے بھی اچھی رنگ بنوا کر دیے سکتا ہو تمہیں شہیر نے ماہی کو اپنے قریب کر کے کہا۔۔۔

مائی جو بہت گھبرائی ہوئی تھی شہیر نے ماہی کو شیشے کے سامنے کھڑا کیا اور ماہی کے بال سارے گردن سے ہٹائے اور ماہی کو ایک خوبصورت سائیکلیس پہنا دیا جو ڈائمنڈ کا تھا اور اس پر مسسز شہیر لکھا تھا شہیر نے ماہی کی نیک پر کس کی ماہی شہیر سے بہت ڈر رہی تھی۔۔۔۔

شہیر نے ماہی کا رخ اپنی طرف کیا اور ماہی کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے شہیر فل نشے میں تھا ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنا شروع ہو گئے۔۔

شہیر نے ماہی کو اپنی گود میں اٹھایا ماہی روتے ہوئے شہیر سے کہ رہی تھی شہیر پلیز ایسا مت کرنا۔۔

شہیر نے ماہی کو بیڈ پر لیٹا دیا اور خود ماہی کے اوپر لیٹ گیا ماہی شہیر کے سامنے منت کر رہی تھی شہیر دیکھو تم بہت اچھے ہو پلیز ایسا کچھ مت کرنا پلیز شہیر ماہی کے ماتھے پر جھک کر بوسہ دیا اور شہیر نشے میں ماہی کے اوپر ہی سو گیا۔۔۔۔۔

ماہی نے شہیر کو دیکھ کر شکر ادا کیا اور پھر شہیر کو اپنے اوپر سے ہٹایا اور سامنے صوفے پر جا کر لیٹ گئی۔۔

ماہی روتے ہوئے بلاج کو یاد کر رہی تھی پلیز بلاج آ جاؤ مجھے لینے پلیز بلاج میں تم سے بہت پیار کرتی ہو بلاج ماہی خود سے باتیں کرتے کرتے سو گئی۔۔۔۔۔

شہیر کی آنکھ آدھی رات کو کھولی شہیر نے سامنے سوئی ہوئی ماہی جو دیکھا اور ماہی کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا یا ماہی کے بالوں میں ہاتھ کرتے ہوئے ماہی کو وہی دھن سنانے لگا جو شہیر نے ماہی کے لیے تیار کی تھی ماہی اب پوری طرح نیند میں جا چکی تھی شہیر ماہی کو مسکراتا ہوا دیکھ کر سامنے صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

.....❤️❤️.....

ہاں وہ مل جائے گی مجھے پتا ہے وہ بس ابھی مجھے تنگ کر رہی ہے ایللی نے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا ریان جس کی حالت خود اچھی نہیں تھی ایللی کو چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا میں تو سمجھا تھا کہ ایللی بہت بریو ہے لیکن تم تو بہت لوزر ہو میرب کو حوصلہ دینے کے بجائے یہاں چھپ کر رو رہی ریان نے ایللی سے کہا میں لوزر نہیں ہوں میں بہت بریو ہوں ماہی کو ڈھونڈ لوں گی میں تم دیکھنا ایللی کے ریان کا کالر پکڑتے ہوئے غصے سے کہا اور ایللی اب بالکل خاموش ہو گئی تھی ریان ایللی کو ایسا ہی دیکھنا چاہتا تھا ریان نے ایللی کو گلے لگایا ایللی نے ریان سے کہا بہت رات ہو گئی ہے ہمیں سونا چاہیے صبح ماہی کو ڈھونڈنا بھی ہے ایللی ریان کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لے آئی۔۔۔۔۔

چلو ماہی جلدی سے ناشتہ کر لو

.. ماہی نے ناشتے کی پلیٹ دور پھینک دی اور غصے سے کھڑکی کے پاس چلی گئی

شہیر جو اب ماہی کو بہت غصے سے دیکھ رہا تھا ماہی اب کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر بلاج کو پکارنے لگی بلاج کہاں ہو تم

شہیر نے ماہی کو بالوں سے پکڑ لیا بلاج بلاج تنگ آ گیا ہوں میں اس کمینے انسان کا نام سن کر کتنا پیار سے رکھا ہوا ہے میں نے تمہیں تمہارے تو مزاج نہیں مل رہے ہیں اور جس بلاج کو تم پکار

رہی ہو کیا لگتا ہے تمہیں ایکسیپٹ کر لے گا مس ماہی آج آپکو دس دن ہو گئیں ہیں میرے پاس دس دن ایک لڑکی جو دس دن سے کسی اجنبی کے ساتھ تھی کون قبول کرے گا تمہیں بلانج بھی نہیں اپنائے گا تمہیں اب خاموشی سے جا کر بیٹھ جائو شہیر نے ماہی کے بالوں کو چھوڑتے.... ہوئے کہا

..ماہی نے شہیر کو دھکا دیا اور ایک بار پھر بلانج کو آوازیں دینے لگی  
شہیر نے ماہی کا گلہ دبایا تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی ہے تم صرف میری ہو بلانج کی نہیں اور اگر تم میری نہیں ہو سکتی تو تمہیں بھی ماردوں گا اور خود بھی مر جائوں گا شہیر نے ماہی کا گلہ دباتے..... ہوئے کہا

ہاں ماردو میں بلانج کی نہیں تو تمہاری بھی نہیں رہو گی روز روز کی ازیت سے بہتر کہ ایک بار ہی گلہ دبا کر ماردو میرے دل پر صرف بلانج کا نام لکھا ہے میں بلانج سے محبت کرتی ہوں اور میں.. صرف بلانج کی ہوں

شہیر اگر تم زبردستی مجھے اپنے پاس رکھ کر یہ سمجھ رہے ہو کہ میں تمہاری ہو گئی ہوں تو ایک بات یاد رکھنا میرا وجود تو تمہارے پاس ہے لیکن میری روح اور میرا دل میرے بلانج کے ہی پاس ہے میں صرف بلانج کی ہوں بلانج کی ماہی نے دھاڑتے ہوئے شہیر سے کہا اور ایک بار پھر... بلانج کو آوازیں دینے لگی

شہیر نے چیختے ہوئے ماہی کو تھپڑ مارا ماہی کا سر ایک پاس رکھی ایک ٹیبل سے جا لگا ماہی کے سر سے خون بہنے لگا ماہی روتے ہوئے بلانج کو آوازیں دے رہی تھی

شہیر ماہی کے پاس بیٹھ کر رونے لگا دیکھو ماہی میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تم کیوں نہیں سمجھتیں میں محبت کرتا ہوں تم سے شہیر نے روتے ہوئے ماہی سے کہا

تم کیوں نہیں سمجھتے شہیر محبت کسی سے زبردستی نہیں کروا سکتے میں تم سے محبت نہیں کرتی مجھے جانے دو ماہی نے شہیر سے دھیمے لہجے میں روتے ہوئے کہا نہیں تم صرف میری ہو تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگو گی میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم سب کو بھول جاؤ گی بلانج کو بھی شہیر نے روتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی نے شہیر کو دور دھکا دیا نہیں ہوں میں تمہاری دفع ہو جاؤ یہاں سے گھن آتی ہے مجھے تمہاری ان گرے آنکھوں مجھے خوف آتا ہے تم کیتے ہونا لڑکیاں مرنے ہیں تمہاری ان آنکھوں پر گھن آتی ہے مجھے تمہارے وجود سے ماہی نے شہیر کو دھکے دیتے ہوئے کہا

شہیر نے ماہی کو زوردار تھپڑ مارا اس بلانج کا تو قصہ ختم کرنا پڑے گا شہیر نے وارڈروب سے ایک برائیڈل ڈریس نکالا لو پہن کر تیار ہو جاؤ تھوڑی دیر میں ہمارا نکاح ہے شہیر نے ماہی سے کہا

نہیں کرونگی تم سے شادی ماہی نے ڈریس کو پھینکتے ہوئے کہا شہیر نے جیکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے ماہی سے کہا نہیں کرونگی اب دیکھو تمہارے سامنے اس بلاج کی موت ہوگی شہیر نے ایک نمبر ڈائل کیا پلیز ایسا نہیں کرو ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا میں تیار ہو جاتی ہوں تم پلیز بلاج کو کچھ نہیں کرنا ماہی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے ڈریس ماہی کے ہاتھ .... میں تمہا یادیرنا ہو شہیر ماہی کو وون کر کے روم سے چلا گیا ماہی کا رورو کر برا حال تھا ... ماہی واشروم میں مرر کے آگے کھڑی ہو گئی ماہی تم دیکھنا ریس میں ہی جیتوں گا ماہی یار میں نے بابا اور ماما سے ہمارے رشتے کی بات کی ہے ماما تو بہت ایکسائیٹڈ ہیں تم سے ملنے .... کیلئے

... ماہی کیا واقعی تمہارے موبائل کا پاسورڈ ڈیر بلاج ہے ... ماہی کیا مجھ سے شادی کرونگی

ماہی اب بلاج کو یاد کرنے لگی بلاج مجھے معاف کر دینا میں سمجھتی رہی کہ تم لوگ مجھے ڈھونڈ لو گے لیکن اب میری امید ختم ہو رہی ہے تم مجھے شاید نہیں ڈھونڈ پاؤ گے آج مجھے شہیر اپنانے ... گا لیکن تم دیکھنا میں تمہاری نہیں تو کسی کی بھی نہیں رہونگی .. یار تو مجھے کیسے پہچان لیتی ہے کیونکہ ایک تو ہی وہ جن ہے جو بچپن سے میرے ساتھ ہے ... کسی میں اتنی ہمت ہے کہ میری کیوٹ سی ماہی کو کچھ کہے

...ماہی کو اب ایللی یاد آرہی تھی

...ماہی آج نیو فلم لگی ہے سینیمائیں تم چلو گی نا

... اس جنگلی بلی کو سنبھال کر رکھو

...ماہی تم آج اس بندری کو بھی لڑکی بنا دیتی

..ماہی اب شیشے کے آگے کھڑی ریان

.. ایللی

... میرب

.. بلانج کو یاد کر رہی تھی

ماہی باہر آ جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے پہلے ہی شہیر جو بلیک تھری پیس میں ملبوس ماہی کو باہر آنے کا

... کہ رہا تھا

ماہی جو وائٹ میکسی جو کسی پرنسز جیسی تھی ماہی شیشے میں اپنا آپ دیکھ رہی تھی بلانج میں تو

تمھاری دلہن بننا چاہتی تھی لیکن دیکھو میں اب کہاں ہوں تم کہاں ہو مجھے پتا ہے تم مجھے ڈھونڈ

لو گے لیکن جب تک بہت دیر ہو گئی ہو گی ماہی جس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے شہیر کی مار کے

... نشان جو چہرے اور گردن پر دکھ رہے تھے پیلی زرد رنگت

... ماہی سنائی نہیں دیا میں نے کیا کہا ہے باہر آؤ شہیر جو اب روم میں ٹہل رہا تھا



...ماہی میں بس تم سے محبت کرتا ہوں

...مر جاناؤ نگا تمہارے بغیر

..ماہی جواب بلاج کو یاد کر رہی تھی

...ماہی مجھے گیٹ توڑنا پڑے گا شہیر نے دروازہ نوک کرتے ہوئے کہا ماہی اب باہر آچکی تھی

واؤ تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو ماہی شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا تمہیں تو کسی میکپ کی

... بھی ضرورت نہیں ہے

ماہی اب بالکل چپ ہو گئی تھی سب امیدیں ماہی نے چھوڑ دی تھیں شہیر نے ماہی کے ہونٹوں پر

لیپسٹک لگائی شہیر ماہی کے ہونٹوں پر لیپسٹک لگا رہا تھا اور ماہی بہت خاموش ہو گئی تھی آنکھوں

.. سے آنسوؤں نکل رہے تھے

واؤ تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو ماہی شہیر نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کہا تمہیں تو کسی میکپ کی

... بھی ضرورت نہیں ہے

ماہی اب بالکل چپ ہو گئی تھی سب امیدیں ماہی نے چھوڑ دی تھی شہیر نے ماہی کے ہونٹوں پر

لیپسٹک لگائی شہیر ماہی کے ہونٹوں پر لیپسٹک لگا رہا تھا اور ماہی بہت خاموش ہو گئی تھی آنکھوں

... سے آنسوؤں نکل رہے تھے

... اب تم بہت پیاری لگ رہی ماہی

کون پھر تم کو سرا ہے گا ہماری مانند

کون رکھتا ہے میری جان ہماری آنکھیں

.. شہیر نے ماہی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شعر پڑھا اور مسکرا نے لگا

شہیر کو کچھ یاد آنے پر اپنا فون نکالا اور ماہی کے ساتھ سیلفی لینے لگا چلو اب چلتے ہے نیچے شہیر

ماہی کو نیچے لے گیا

یار یہ کتنا خطرناک جنگل ہے کوئی سائیکو ہی ہے جس نے ماہی کو کڈنیپ کیا ہے ایللی نے بلاج اور

ریان سے کہا جو ماہی کو ڈھونڈتے ہوئے جنگل آچکے تھے بس روکھ دے بلاج نے ریان سے کہا

سامنے ایک فام ہاؤس تھا یار ابھی رکھ جا پولیس پیچھے ہے ہمارے اکیلے اندر جانا خطرے سے

باہر نہیں ہو گا ریان نے بلاج سے کہا بلاج نے ریان کی ایک بات نہیں سنی اور کار سے اتر کر

فارم ہاؤس کا دروازہ توڑ دیا شہیر مولوی کا انتظار کر رہا تھا ماہی خاموش بیٹھی رو رہی تھی بلاج نے

دروازہ توڑتے ہی ماہی پر نظر پڑی ماہی نے بلاج کو دیکھ کر اتنی تیز چیخ ماری بلاج ماہی کی چیخ میں

اتنا درد تھا بلاج کے آنکھوں سے آنسوؤں نکل گئے ماہی بلاج کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئی ساتھ ہی

... ریان ایللی بھی اندر انٹر ہوئے

... بلاج نے شہیر کا کالر پکڑ لیا زلیل انسان تم نے میری ماہی کو کڈنیپ کیا

... ایللی نے ماہی کو سمجھا لایا اور ریان نے بلاج سے کہا بلاج ماہی کو دیکھ اسے پولیس دیکھ لے گی

شہیر غصے سے دھاڑا اسے ہاتھ مت لگا بلانج وہ میری ہے بلانج ایک بار پھر شہیر کا گریبان پکڑ لیا

...

... پولیس نے شہیر کو گرفتار کر لیا

بلانج نے ماہی کو اٹھایا اور کار کی پچھلی سیٹ پر ماہی کو لٹایا بلانج کے آنسوؤں ماہی کے چہرے پر گر رہے تھے ماہی آنکھیں کھولو دیکھو میں ہوں بلانج دیکھو میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا وہ ماہی پلیز آنکھیں کھولو بلانج اب بہت رو رہا تھا بلانج نے ماہی کے زخموں کو آہستہ سے چھوا ماہی تمہیں کتنی اذیت میں رکھا اس جانور نے بلانج نے روتے ہوئے ماہی سے کہا جو بیہوش تھی ریان بلانج کی آواز سن کر رو رہا تھا جو ڈرائیو کر رہا تھا ایلی بھی منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی ریان اب اپنی کہنی کی مدد سے اپنے آنسو صاف کر رہا تھا پیچھے بلانج اب بھی رو رہا تھا

ریان کار کو ہاسپٹل لے گیا بلانج نے ریان سے کہا ریان پیچھے میڈیا آرہا ہیں ماہی کا پتا نہیں لگنا ... چاہیے شہیر کے پاس تھی اسکی عزت کا سوال ہے

... کہا سے ملی ماہی میرب جو اس وقت ہاسپٹل میں تھی ایلی اور بلانج سے پوچھ رہی تھی

... شہیر نے کڈنیپ کیا ہوا تھا ماہی کو ایلی نے غصے سے میرب کو بتایا

... جورج جو میرب کے ساتھ کھڑا تھا ایلی کی بات سن کر شوگڈ ہو گیا تھا

ماہی کیسی ہے اب میں مل سکتی ہوں کیا اس سے میرب نے لیڈی ڈاکٹرنی سے پوچھا جو ماہی کا ... ٹریٹمنٹ کر رہی تھی

بلانج اور میرب لیڈی ڈاکٹرنی سے پوچھ رہے تھے دیکھیں پیشٹ کی طبیعت اب خطرے سے باہر ہے لیکن انھیں شدید صدمہ ہے جس سے یہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہیں آپ لوگوں کو انکا خاص خیال رکھنا ہے ڈاکٹرنی نے میرب اور بلانج کو ماہی کی کنڈیشن بتائی میرب نے جب ہی ڈاکٹرنی سے پوچھا ماہی کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہوا ڈاکٹرنی نے میرب کو تسلی دی نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ماہی کو بس ذہنی ٹارچر کیا ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بے فکر ... رہیں

... ریان بلانج میرب سب ہاسپٹل میں تھے جورج میرب کو بنا بتائے وہاں سے چلا گیا تھا مرتظی خان نایاب گائوں آئے ہوئے تھے شادی میں ایڈم بھی نایاب کے ساتھ تھا جب ہی اچانک مرتظی خان کے فون پر کال آئی سر آپ ٹی وی دیکھیں فون پر مرتظی خان کے آدمی ... نے کہا

مرتظی خان نے ٹی وی اون کیا نیوز پر شہیر خان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پولیس شہیر کو لے جا رہی تھی مشہور بزنس مین مرتظی خان کے بیٹے شہیر خان پولیس کی حراست میں مرتظی ... خان نے نیوز دیکھتے ہی فورن گائوں سے روانہ ہو گئے

ایڈم نے ایلی کو کال کی ایلی نے۔ ایڈم کو ساری باتیں بتادیں جس پر ایڈم نے ایلی سے کہا تم نے ہمیں بتایا نہیں ایلی اور شہیر بھائی نے یہ سب کیوں کیا ہم آج ہی آرہے ہیں ایڈم نے ایلی سے ... کہا اور فون رکھ دیا

پلیز دور ہو جاؤ مجھے ہاتھ مت لگاؤ پلیز شہیر میں تم سے شادی نہیں کر سکتی پلیز میرے ... پاس مت آنا نہیں ماہی جو نیندوں میں بھی ڈر رہی تھی

... ماہی کی چیخ کی آواز پر بلال اور میرب سب روم میں آگئے

ماہی نے اپنے جسم پر پہنے کپڑے دیکھے ماہی ابھی تک شادی کے ڈریس میں ہی تھی ماہی کو کپڑے دیکھ کر اور خوف آیا ماہی کپڑوں کو نوچ کر پھینکنا چاہتی تھی ماہی بالکل اپنے ہوش میں ..... نہیں تھی اور رو رہی تھی بار بار یہ ہی کہ رہی تھی میرے پاس مت آنا

میرب نے ماہی کو گلے لگایا ماہی نے میرب کو بھی دور کر دیا ایلی نے ماہی کو جھنجھوڑا میں ہوں ایلی ماہی میری طرف دیکھو میں ایلی وہ میرب ہے کوئی نہیں ہے یہاں ایلی نے میرب کا منہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا ماہی سے تیز آواز میں کہا جس پر ماہی کو ہوش آیا اور ایلی کے گلے لگ کر .. بہت رونے لگی

بلانج نے ماہی کا ہاتھ پکڑنا چاہا ماہی نے ڈر کر بلانج کو دور کر دیا میرب پلیز اس سے کہو یہ جائیں یہاں سے ایللی اسے کہو جائے یہ یہاں سے میرب نے بلانج کو روم سے باہر جانے کا کہا ماہی کی ... دماغی حالت ٹھیک نہیں تھی

ماہی نے میرب سے کہا یہ ڈریس اتاروں میرے جسم پر سے مجھے گھٹن ہو رہی ہے میرب ماہی نے روتے ہوئے میرب سے کہا میرب نے نرس سے کپڑے چینیج کروانے کا کہا کپڑے چینیج .... کروانے کے بعد نرس نے ماہی کو سکون کا انجیکشن لگایا جس سے ماہی دوبارہ نیند میں چلی گئی ... بلانج باہر آکر ریان سے مل کر بہت رو رہا تھا یار وہ مجھ سے ڈر رہی ہے

ریان اس زلیل انسان نے اسے اتنا ٹارچر کیا ہے اسے اتنا خوف بیٹھ گیا ہے وہ مجھ سے بھی ڈر رہی ہے بلانج نے روتے ہوئے ریان سے کہا ریان نے بلانج کو تسلی دی یار وہ ٹھیک ہو جائے گی ..... اسے وقت دے تو اب ہمت کر تو آ جا چلیں ریان بلانج کو دوبارہ ہاسپٹل میں لے گیا

.....❤️❤️.....

مرتضیٰ خان نے شہیر کی زمانت کروادی تھی مرتضیٰ خان اور شہیر گھر میں داخل ہوئے سامنے نایاب کھڑی تھی لے آئے آپ اپنے بیٹے کو کرا دی زمانت نایاب اب مرتضیٰ سے کہ رہی تھی نایاب شہیر نے نایاب کو پکارا نایاب نے شہیر کو تھپڑ مارا شرم آتی ہے آپکو بھائی کہتے ہوئے

آپ کو کوئی اور نہیں ملی لڑکی میری دوست ہی ملی میری دوست کی نظروں میں گر ادیا ہے کیا .. سوچتی ہو گی میرے بارے میں ماہی نایاب نے روتے ہوئے کہا

... نایاب ہوش میں تو ہو بھائی ہے وہ بڑا تمہارا مرتطی نے نایاب سے کہا

نہیں ہونا چاہیے تھا انہیں میرا بھائی انہیں تو میں اپنا آئیڈیل سمجھتی تھی کیا کیا اپنے ایک لڑکی کو دس دن اپنے پاس رکھا شیم اون یو شہیر بھائی شیم اون یو نایاب نے روتے ہوئے شہیر سے کہا...

ناياب ميرى بات سنو شہير نے نایاب سے کہا دیکھو ماہی مجھے بہت پسند ہے محبت کرتا ہوں میں .... اس سے

محبت اگر آپ ماہی کو چاہنے لگے تھے تو مجھے تو بتایا ہوتا میں ماہی سے بات کرتی کڈنیپ کیوں کیا ..... آپ نے

میں نے اسے پرپوز کیا تھا ریجیکٹ کر دیا تھا اسنے اس بلانج کمینا پسند ہے اسے شہیر نے چیختے ... ہوئے کہا

ہاں تو وہ بلانج بھائی کو پسند کرتی ہے اور اس سے محبت کرتی ہے جب اس نے آپ کو بتایا تھا تو کڈنیپ کیوں کیا وہ آپ کی نہیں ہو سکتی وہ بلانج کی ہے اور وہ دونوں ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں .... نایاب نے چیختے ہوئے کہا

... نایاب شہیر نے نایاب پر ہاتھ اٹھایا جب ہی مرتضیٰ خان نے شہیر کا ہاتھ پکڑ لیا  
 بہن ہے وہ تمھاری ہوش کھو بیٹھے ہو کیا مرتضیٰ خان نے  
 .... چیختے ہوئے کہا

ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں ماہی کا نام بلاج کے ساتھ جو جوڑے گا میں اسے بھی ماردوں گا اور بلاج  
 .... کو بھی

... بابا آپ نے آج بھی بھیا کو بچا یا ماما ہوتی تو وہ آپ سے پوچھتی  
 ... شیم اون یو بھیا نایاب روتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی

میں تمھاری ٹکٹ بک کروا رہا ہوں اور تم لندن جا رہے ہو شاہنواز اور خلیل کو پتا چلا کہ تم رہا  
 ہو گئے ہو تو وہ ایکشن لیں گیں اور اب تم کچھ دنوں کے لئے جا رہے ہو میں کہیں نہیں جا رہا اور  
 جائو نگا تو ماہی کو ساتھ لے کر جائو نگا شہیر مرتضیٰ سے کہتا ہوا چلا گیا شہیر پیچھے مرتضیٰ شہیر کو  
 .... پکارتا رہا

مرتضیٰ خان نے شہیر کے آگے ہاتھ جوڑے پلینز کچھ دن کے لیے چلے جائو اس معاملے کو ٹھنڈا  
 ہونے دو تمھاری بہن کا گھر بھی خراب ہو سکتا ہے اس سے کچھ اندازہ ہے تمھیں ایڈم نایاب کو  
 چھوڑ بھی سکتا ہے میری بات کان کھول کر سن لو شہیر تم آج ہی جا رہے ہو لندن مرتضیٰ خان  
 .... نے شہیر کو دو ٹوک انداز میں کہا اور وہاں سے چلے گئے





ماہی جو تین دن بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو گئی تھی میرب اور ایللی ماہی کے پاس تھیں ماہی .. سوپ پیلو ایللی نے ماہی کے آگے سوپ کرتے ہوئے کہا

نہیں ایللی میں نے بس پی لیا بہت ماہی کی حالت میں تھوڑی بہتری آئی تھی لیکن ماہی کا ڈرا بھی ... بھی کم نہیں ہوا تھار اتوں میں ڈر جاتی تھی اور ماہی ابھی تک بلانج سے نہیں ملی تھی کیسی ہے وہ اب بلانج نے میرب سے پوچھا جو روز ماہی کو دیکھنے آتا تھا لیکن ماہی سے ملے بنا ہی ... چلا جاتا تھا

ٹھیک ہے وہ تم مل لو اس سے میرب نے بلانج سے کہا بلانج نے مایوسی سے کہا وہ ڈر جائے گی مجھ سے ....

میرب ایک بات پوچھوں آپ سے بلانج نے میرب سے کہا جس پر میرب نے کہا ہاں .... پوچھو

ماہی ڈر کیوں رہی ہے مجھ سے آپ کو پتا ہے میں ترس گیا ہوں ماہی سے بات کرنے کے لیے وہ ... مجھ سے بات تک تو دور مجھے دیکھنا نہیں چاہتی بلانج کی آنکھیں نم ہو گئیں

میرب نے بلانج کو سمجھاتے ہوئے کہا وہ بس ڈری ہوئی ہے اور کچھ نہیں ہے تمہیں میں ملواتی ہوں نہیں میں ماہی سے اسکی خوشی سے ملوں گا بلانج نے میرب سے کہا میرب نے مسکراتے

ہوئے بلانج سے کہا میری بہن بہت خوش نصیب ہے اسے بلانج ملا جس پر بلانج مسکرا نے لگا

.....

... ماہی میرب کی آواز پر ماہی جو آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی اٹھ گئی ہاں میرب بولو  
وہ مجھے تم سے کچھ کہنا تھا میرب نے ہچکچاتے ہوئے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے میرب سے کہا  
... ہاں بولو

تم بلانج سے کیوں نہیں ملتی میرب کی بات پر ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنا شروع ہو گئے  
مجھے اسکے سامنے شرم آتی ہے میں کیسے نظریں ملا پائوں گی وہ کیا سوچے گا میرے بارے میں  
ماہی نے روتے ہوئے میرب سے کہا جس پر میرب نے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا وہ کچھ نہیں  
سوچے گا نا سوچتا ہے وہ تم سے بے حد پیار کرتا ہے تمہیں پتا ہے ماہی جب سے تم گم ہوئی تھیں  
بلانج جب سے ایک دن سے سکون سے نہیں بیٹھا تم بہت خوش نصیب ہو ماہی تمہیں بلانج ملا وہ  
تم سے ملنے کے لیے ترس رہا ہے ماہی تم پلیز مل لو اس سے میرب نے آنسو صاف کرتے ہوئے  
... ماہی سے کہا

کہاں ہے بلانج ماہی نے میرب سے کہا وہ باہر کھڑا ہے میرب نے ماہی کو بتایا جس پر ماہی نے کہا  
.... بلاؤ اسے

بلا ج روم میں داخل ہوا ماہی لیٹی ہوئی تھی ماہی کے آنکھوں کے نیچے ہلکے زخم ابھی بھی تازہ ...  
تھے زرد پیلی رنگت ماہی بہت بیمار لگ رہی تھی

ماہی سیدھی لیٹی تھی بلا ج ماہی کے پاس آ کر بیٹھ گیا ماہی کا منہ دوسری جانب تھا بلا ج نے ماہی کا ...  
نام پیار سے پکارا ماہی میری طرف دیکھو

بلا ج کی آواز پر ماہی کی چھکیاں بن رہیں تھیں بلا ج کی بھی آواز بہت مشکل سے نکل رہی تھی  
....

ماہی مجھ سے ناراض ہو تم میری طرف دیکھ بھی نہیں رہیں بلا ج نے اپنے آنسوؤں مشکل سے  
.... جذب کرتے ہوئے ماہی سے کہا

ماہی نے بلا ج کی طرف دیکھا اور بلا ج کے گلے لگ کر رونے لگی دونوں پھوٹ پھوٹ کر رو رہے  
... تھے بلا ج اور ماہی کی رونے کی آواز باہر ایللی ریان میرب کو بھی سنائی دے رہی تھی

میری جان ماہی بس چپ ہو جائو بلا ج نے ماہی کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ماہی نے بلا ج  
... کے سینے پر سر رکھ کر روئے جا رہی تھی

بلا ج مجھے معاف کر دو اب میں شاید تمہاری پہلے والی ماہی نہیں رہی ماہی نے روتے ہوئے بلا ج  
.... سے کہا

جس پر بلاج نے ماہی کو چپ کر دیا ماہی تم میرے لیے جیسے پہلے تھیں ویسی ہی ہو اور تم نے کیسے سوچ لیا میں تمہارے بارے میں ایسا سوچوں گا ماہی تم میری زندگی ہو میری جان ہو ماہی ہے تو ہی بلاج ہے میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے بلاج نے ماہی کے آنسو صاف کرتے ہوئے ماہی سے .... کہا

... اب بس چپ ہو جاؤ بلاج نے ماہی کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا  
 ماہی اب پر سکون بلاج کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی تھی بلاج ماہی کے بالوں کو سہلا رہا تھا اور ماہی ... کے زخموں پر ہاتھ پھیر رہا تھا  
 تمہیں چھوڑوں گا نہیں میں شہیر تم نے میری ماہی کو کتنی اذیت میں رکھا تمہاری وجہ سے وہ .... ڈرنے لگی ہے

..... بلاج خود سے کہہ رہا تھا بلاج کی آنکھوں میں شہیر کے لیے خون اتر رہا تھا

.....❤️❤️.....

شہیر جو اس وقت جہاز میں بیٹھا اپنے فون پر ماہی کی پک دیکھ کر مسکرا رہا تھا بہت جلد ماہی تمہیں واپس اپنے پاس لے آؤں گا مائے لو شہیر اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے ماہی کی پک ..... دیکھ رہا تھا

ماہی دیکھو میں کیا لایا ہوں تمہارے لیے ریان جو اس وقت ماہی کے پاس آیا تھا ملنے ہاتھ میں بڑا سا ٹیڈی بیئر لایا تھا جو بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔

ماہی اور ایللی ریان کے ہاتھ میں پکڑا ٹیڈی بیئر دیکھ کر ہسنے لگی جس پر ریان نے ایللی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

کیوں ہنس رہی ہو ایللی تم جس پر ایللی نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہی یہ میری اور ریان کی طرف سے ہے ایللی نے ریان کے ہاتھ میں پکڑے بیئر کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

کیوں یہ میں لے کر آیا ہوں ماہی کے لیے تم اپنا گفٹ لائو ریان نے گھورتے ہوئے ایللی سے کہا۔۔۔

ریان تم اور میں الگ تھوڑی ہیں ماہی یہ میری اور ریان کی طرف سے ایللی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

... دیکھو ایللی تم اپنا گفٹ خود لائو یہ میری طرف سے ہے ماہی کے لیے ریان نے ایللی سے کہا

جس پر ایللی نے ریان کو غصے سے دیکھا اچھا ٹھیک ہے یہ ایللی اور میری طرف سے ماہی تمہارے لیے ...

ماہی نے ٹے ڈی بیئر کو پکڑتے ہوئے کہا یہ بہت کیوٹ ہے ہاں تو چوائس کس کی ہے ایللی نے  
... مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا

ریان منہ بنائے اب ایللی کو دیکھ رہا تھا ماہی دونوں کو دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔

بلاج کہاں ہے ماہی نے ریان سے کہا جس پر ریان نے ماہی سے کہا وہ تو نماز پڑھنے گیا ہے ریان  
.. نے بے دھیانی میں ماہی سے کہا

جس پر ماہی شوگڈ ہو گئی کیا واقعی بلاج نماز پڑھنے گیا ہے ماہی نے حیرانگی سے ریان سے پوچھا

---

ارے ہاں تمہارے لیے تو یہ نیو بات ہے ریان نے ماہی سے کہا وہ نماز پڑھنے لگ گیا ہے جب  
.. سے تم گم ہوئی تھیں ماہی ریان نے مایوس ہوتے ہوئے ماہی سے کہا

وہ بہت اداس رہنے لگا تھا میں نے بلاج کی یہ حالت کبھی نہیں دیکھی تھی تمہیں پتا ہے وہ بہت  
بیمار ہو گیا تھا بس تمہیں ڈھونڈتا رہتا تھا شہر کی ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں اس نے تمہیں ڈھونڈا  
نہ ہو ریان کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں ماہی کے بھی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنا شروع ہو گئے  
... تھے

تم سے بہت محبت کرتا ہے بلاج ریان نے مسکراتے ہوئے کہا ماہی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ہاں معلوم ہے مجھے وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے تم سب کا بہت شکریہ تم سب نے.. ہمارا بہت ساتھ دیا ماہی نے ایللی کے گلے لگتے ہوئے کہا ہم کوئی غیر ہیں کیا ماہی جو تم ایسے کہ رہی ہو ایللی نے ماہی سے کہا۔۔۔۔۔

.....❤❤.....

کیسی ہے ہماری پرنسز عرش بھائی آپ میں ٹھیک ہوں ماہی نے جورج سے کہا جو ماہی کو دیکھنے آیا تھا۔۔۔

دیکھو میں اپنی چھوٹی بہن کے لیے کتنی ساری چاکلیٹس لایا ہوں اور بہت سے گفٹس لایا ہوں جورج نے ماہی کے سامنے گفٹس رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

.. اس کی کیا ضرورت تھی عرش بھائی ماہی نے مسکراتے ہوئے جورج سے کہا جس پر میرب نے ماہی سے کہا اب بھی اکلوتے جیجو ہیں تمہارے کرنے دو خدمت جس پر جورج نے میرب سے کہا بالکل میری بہن جو بولے گی میں وہ لا دوں گا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے جورج سے کہا مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے اس سے زیادہ اور کیا چاہیے مجھے ایک .. بھائی مل گیا

آپ کی صورت میں ماہی کی آنکھیں نم ہو گئیں اور جورج نے ماہی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تم بھی میری بہت پیاری سی بہن ہو میرب نے جلدی سے ماہی سے کہا ماہی تمہارے بھائی کو کھانا بھی بہت اچھا آتا ہے بنانا جس پر جورج نے ہنستے ہوئے میرب سے کہا ہاں ضرور میں بہت .. اچھا کھانا بھی بناتا ہوں اور سب کے لیے بہت ہی اچھا کھانا بناؤ گا

میرب نے تھوڑا اتراتے ہوئے جورج اور ماہی سے کہا ہاں بھئی میں ویسے بھی تھک گئی اب جورج آج تم بنا کر کھلاؤ کھانا جس پر ماہی اور جورج ہنسے لگے۔۔۔۔۔

-----❤❤-----

بلا ج ماہی کے روم میں اینٹر ہوتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی بتاؤ کونسا تھری پیس اچھا ہے بلا ج کے .. ہاتھ میں تھری پیس تھے

ماہی نے مسکراتے ہوئے کہا تم کہاں جا رہے ہو ریان نے ماہی کو بتایا یا رماہی کل فیئر ویل ہے نا .. ریان نے بلا ج کے ہاتھ سے ایک تھری پیس لیتے ہوئے کہا

ماہی بتاؤ میں کونسا تھری پیس پہنوں کل ریان نے شیشے کے آگے اپنے اوپر تھری پیس لگاتے .. ہوئے کہا بتاؤ یا رماہی

ایلی جو بیڈ پر بالکل سیدھی لیٹی تھی تم پر گرین تھری پیس بہت اچھا لگے گا ایلی نے لیٹے لیٹے .. ریان سے کہا



... اور ماہی کو دیکھ کر ہنسنے لگی بلانج بھی اب ایللی کی بات پر ہنسنے لگا  
تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو بلکہ ایک کام کرو تمہیں میں ایک گرین تھری پیس دلوادیتا  
... ہوں

ریان نے ایللی سے کہا ایللی اب بھی بیڈ پر لیٹی ہنس رہی تھی نیوی بلو تھری پیس بلانج کے ہاتھ سے  
.. لے کر ماہی نے ریان کو دیا تم اس میں بہت اچھے لگو گے ماہی نے مسکراتے ہوئے کہا  
.. ہاں ماہی بہت اچھی چوائس ہے تمہاری ریان نے ماہی سے کہا  
اور میں ماہی بلانج نے ماہی سے کہا یار میں بلیک تھری پیس پہنتا ہوں سوٹ کرے گا مجھ پر بلانج  
.. نے شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا  
ماہی تمہیں پتا ہے بلیک کلر میرا فیورٹ ہے کیونکہ اس میں فل ڈیول لگتا ہوں ماہی کو شہیر کی  
.. بات یاد آئی

... نہیں تم بلیک نہیں پہنتا ماہی نے بلانج کو زوردار آواز سے کہا  
.. بلانج ریان ایللی اب ماہی کو دیکھ رہے تھے بلانج کو ماہی کی کنڈیشن سمجھ میں آگئی تھی  
ہاں ماہی بلیک نہیں میں بھی نیوی بلو تھری پیس پہنتا ہوں بلانج نے بلیک تھری پیس کو رکھتے  
.. ہوئے کہا بلانج کی زندگی سے اب بلیک کلر بہت دور چلا گیا تھا

ہاں تم پر یہ سوٹ کر رہا ہے ماہی نے بلانج کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا بلانج اب بھی شیشے... میں ماہی کو دیکھ رہا تھا جو بالکل خاموش ہو گئی تھی

ایلی نے ٹوپک چینج کرتے ہوئے ماہی کے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا یا ماہی تمہارے پاس .. ساڑی تو ہے نا ایلی نے منہ بناتے ہوئے ماہی سے پوچھا

کیوں ماہی نے ایلی سے کہا کیونکہ فیرویل میں ساری لڑکیاں ساڑی پہن رہی ہیں ایلی نے بیڈ پر ... گرتے ہوئے کہا

.. جس پر بلانج ریان ماہی تینوں شوکڈ ہو گئے تھے کیا واقعی ماہی نے ایلی سے پوچھا

ہاں اور تمہیں پتا ہے یہ آئیڈیا کس کا تھا اس ماہم چڑیل کا کیونکہ اسے پتا تھا کہ میں ساڑی نہیں ... پہن سکتی ایک بار یہ میرے ہاتھ لگ جائے بس ایلی نے دانت پیستے ہوئے ماہی سے کہا

ریان جواب بہت زور سے ہنس رہا تھا یا اب آئے گا مزہ تو ساڑی یا قسم سے ریان نے ہنستے ... ہوئے ایلی سے کہا ایلی جواب غصے سے ریان کو دیکھ رہی تھی

تم جنگلی سانڈ ایلی ریان کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگی ریان تھری پیس پھینک کر اب روم سے باہر بھاگا ایلی بھی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

.. بلانج اور ماہی ریان ایلی کو دیکھ کر ہنس رہے تھے

بلاج اب ماہی کے پاس آ کر بیٹھ گیا ماہی تو تم تیار رہنا میں پک کرنے آؤنگا تمہیں بلاج نے ماہی سے کہا ..

کیوں کہیں جانا ہے ماہی نے حیران ہوتے ہوئے بلاج سے کہا یا رکل فیئر ویل ہے نا بلاج نے ماہی کو یاد دلایا میں نہیں جاؤنگی تم لوگ چلے جانا ماہی نے بلاج سے کہا جو ماہی کو دیکھ رہا تھا کیوں نہیں ... جاؤنگی تم بلاج نے ماہی سے پوچھا میرا دل نہیں ہے تم لوگ چلے جانا ماہی نے بلاج سے کہا یہ ہماری یونی کی فیئر ویل ہے ماہی یہ اب نہیں آئے گی تمہیں چلنا چاہیے وہاں سب ہونگے ویسے ... بھی کتنے ٹائم سے ہم یونی نہیں گئے اسی بہانے تھوڑا انجوائے بھی کریں گے

وہاں سب ہونگے ماہی نے نیچی نظریں کرتے ہوئے کہا ماہی میری طرف دیکھو تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ماہی میں تمہارے ساتھ ہوں ریان ہے ایلی ہے بلاج نے ماہی کے ... بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پیار سے کہا

ماہی کی آنکھیں نم ہونے لگیں دیکھو بلاج ضد نہیں کرو تم لوگ چلے جاؤ میں نہیں جاؤنگی میرا ویسے بھی اب دل نہیں چاہتا کہیں جانے کا تم جانا کل یونی فیئر ویل میں ماہی نے مسکراتے ہوئے ... بلاج کے ماتھے پر آتے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا

ریان اب بھاگتا ہوا روم میں آ گیا تھا ایلی بھی ریان کے ساتھ تھی یا رکتنا اسٹیمنا ہے تمہارا میں تو .. تھک گیا ریان پھولے ہوئے سانس کے ساتھ صوفے پر لیٹ گیا

اگر تم نے اب اپنے دانت نکالے تو یاد رکھنا منہ توڑ دوں گی تمہارا ایللی نے ریان سے کہا جو آنکھیں  
..بند کرے اب صوفے پر لیٹا تھا

ایلی یار ماہی کل نہیں جا رہی فیرویل پر بلاج نے ایللی سے کہا کیوں یار ماہی ایللی اب ماہی کی  
طرف متوجہ ہوئی یار ماہی تمہیں چلنا ہے کل ایللی کے ہاتھ میں چاقو تھا جو ریان کے لیے لائی  
.... تھی ایللی بے دھیانی میں ماہی کے آگے چاقو کیے بات کر رہی تھی  
ماہی جواب چاقو کو دیکھ رہی تھی ایللی نے ماہی کو چاقو کو دیکھا تو پیچھے کیا سوری یار ماہی ایللی  
... نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا ہاں تو ماہی یار تو کیوں نہیں جا رہی  
ایلی نے ماہی سے پوچھا دیکھو تم لوگ چلے جاؤ میں نہیں جا رہی ویسے بھی میرا دل نہیں ہے اور  
... طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے کچھ ماہی نے ایللی سے کہا  
.. ایللی نے ماہی کو اسکی طبیعت کی وجہ سے فورس نہیں کیا  
اگر تم چلتی تو ہمیں اچھا لگتا ریان نے ماہی سے کہا تم لوگ انجوائے کرنا یار میری وجہ سے اسپسٹ  
.... نہیں ہو ماہی نے ریان کے بال بگاڑتے ہوئے کہا  
.. بلاج نے اپنے تھری پیس اٹھا کر روم سے چلا گیا مجھے تھوڑا کام ہے بلاج کہتا ہوا چلا گیا

ریان بھی اب جاچکا تھا یا رما ہی تو چلتی تو مزہ آتا چلتے ہیں نایا رایی نے ایک آخری کوشش کی تم لوگ جائو مجھے فورس نہیں کرو پلیز رما ہی نے ایل کے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا ایل اب روم ... سے باہر آگئی تھی

.. ریان ایڈم بلاج نایاب اب باہر کھڑے تھے

.. بلاج بھائی کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں نایاب نے بلاج سے کہا جو بالکل خاموش تھا مجھے معاف کر دیں بلاج بھائی میں بہت شرمندہ ہوں لیکن اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے...

نایاب آنسو صاف کرتے ہوئے بلاج سے کہا جو بالکل خاموش کھڑا تھا بلاج کو خاموش دیکھ ریان نایاب کے پاس آیا ہم کیوں ناراض ہونگے چشمش تم سے ریان نے نایاب سے کہا جس پر .... نایاب مسکرانے لگی

میں ناراض تو نہیں ہوں بلاج نے نایاب سے کہا لیکن آپ کچھ کہ بھی تو نہیں رہے نایاب نے بلاج سے کہا بلاج نایاب کو دیکھ کر ہنسنے لگا تم تیار ہو پھر کل فیرویل کے لیے بلاج نے نایاب سے .... پوچھا

ابھی تو میں رما ہی سے ملنے آئی ہوں کیا میں مل سکتی ہوں نایاب نے بلاج سے پوچھا ہاں ضرور ... میرب نے نایاب سے کہا

نایاب اب ماہی سے ملنے اسکے روم میں آگئی تھی ماہی جو لیٹے ہوئے تھی نایاب نے روم میں اینٹر ہو کر ماہی کو آواز دی ماہی نایاب کی آواز پر اٹھ گئی تم تم قریب نہیں آنا میرے ماہی نے نایاب کو... دیکھ کر کہا

...ماہی میری بات سنو نایاب ماہی کے قریب آنے لگی تم دور رہو تمہیں پتا ہے ماہی نایاب اور میں بچپن میں بہت شرارت کرتے تھے ماہی کو شہیر کی باتیں یاد.... آنے لگی

.. میں تمہیں دیکھتی ہوں تو تمہارا وہ جانور بھائی یاد آتا ہے مجھے ... جائو یہاں سے ماہی نے کشن اٹھا کر نایاب کو مارا جائو یہاں سے ماہی نے چیختے ہوئے کہا باہر سے میرب آچکی تھی نایاب تم باہر آ جائو میرب نایاب کو لینے آگئی تھی نایاب روتے ہوئے ... وہاں سے چلی گئی ایڈم نایاب کے پیچھے بھاگتا ہوا گیا ایلے نے ماہی کو گلے لگا یادیکھو چپ ہو جائو ماہی نایاب چلی گئی ہے ریان اور بلانج بھی روم میں تھے میرب نے ماہی کو میڈیسن کھلا کر سلا دیا تھا۔۔۔۔۔

.....❤️❤️.....

ماہی جواب کچھ بکس کھولے بیٹھے تھی ماہی کی کھڑکی پر کسی نے نوک کیا ماہی نے پردہ ہٹا کر دیکھا  
سامنے بلانج نیوی تھری پیس میں ملبوس بالوں کو جیل سے بنایا گیا تھا بھوری سنہری آنکھیں  
... صاف رنگت بلانج بہت خوبصورت لگ رہا تھا

تم تم یہاں کیا کر رہے ہو ماہی نے ونڈو کھولتے ہوئے بلانج سے کہا بلانج اب ماہی کے روم میں  
.... آچکا تھا

تم فیروئیل میں نہیں گئے ماہی نے بلانج سے پوچھا میری فیروئیل تو وہاں ہے جہاں ماہی ہے بلانج  
نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی بلانج کی بات پر ہنسنے لگی تمہیں جانا چاہیے بلانج یونی ماہی  
... نے بلانج سے کہا

ہاں میں بھی تو کہہ رہا ہوں کہ تمہیں چلنا چاہیے ماہی بلانج نے ماہی سے کہا اگر تم نہیں جا رہی تو  
... میں بھی نہیں جا رہا بلانج اب ماہی کے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا

یار بلانج ضد نہیں کرو دیکھو تمہیں جانا چاہیے ریان ویٹ کر رہا ہو گا تمہارا ماہی نے بکس کو رکھتے  
.. ہوئے بلانج سے کہا

.. تمہارا بھی ایلویٹ کر رہی ہو گی تمہیں بھی چلنا چاہیے بلانج نے ماہی سے کہا

... بلانج پلیز تم جائو انجوائے کرو وہاں ماہی نے بلانج سے کہا

... ماہی پلیز تمہیں چلنا چاہیے انجوائے کرو گی تم بھی وہاں بلانج نے ماہی سے کہا

..ماہی نے بلانج کے بازو پر تھپڑ مارا مجھے کوپی نہیں کرو ماہی نے بلانج سے کہا  
میں یار تمہیں کیوں کوپی کرونگا بلانج نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا میں بھی نہیں جائونگا  
...جب تک تم نہیں جا رہی میرے ساتھ بلانج نے دو ٹوک انداز میں ماہی سے کہا  
...پلیز ماہی میرے لیے چلو فیئر ویل میں بلانج نے ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا پلیز ماہی  
ماہی نے بلانج کو دیکھتے ہوئے ایک گہرا سانس لیا تم بہت ضدی ہو ماہی نے بلانج کی ناک پکڑتے  
... ہوئے کہا جس پر بلانج نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا تھینک یو  
ٹھیک ہے میں چلتی ہوں ماہی نے مسکراتے ہوئے بلانج سے کہا شکریہ اللہ بلانج نے منہ پر ہاتھ  
... رکھتے ہوئے کہا  
سنو تمہارے پاس ساڑی ہے بلانج کی بات پر ماہی کو جیسے یاد آیا ہاں یار میرے پاس تو ساڑی ہے  
.. نہیں ماہی کہتے ہوئے بیٹھ گئی  
جب ہی بلانج نے ایک بیگ سے ماہی کے لیے ایک ریڈ خوبصورت ساڑی نکالی یہ لو تمہارے  
لیے بلانج نے مسکراتے ہوئے ساڑی ماہی کو دی بہت خوبصورت ہے یہ ساڑی بلانج ماہی نے  
... ساڑی کو چھوتے ہوئے کہا  
... تم پر زیادہ سوٹ کرے گی بلانج نے مسکراتے ہوئے ماہی سے کہا اور ماہی چیخ کرنے چلی گئی



ماہی واشروم میں شیشے کے سامنے اپنا آپ دیکھ رہی تھی جب ہی ماہی کی نظر اپنی گردن پر پڑی جہاں ایک ڈائمنڈ کانیکلیس تھا جس پر مسسز شہیر لکھا تھا ماہی نے وہ نیکیلیس اپنی گردن سے ... نوچ کر پہنک دیا

یہ مرتے دم تک تمہارے گلے میں رہے گا ماہی نے ہاتھ میں نیکیلیس پکڑے شہیر کی بات یاد آئی ماہی مسکراتے ہوئے خود سے کہا میں نے کہا تھا نا شہیر مجھے بلاج ڈھونڈ لے گا ماہی نے ... نیکیلیس واشروم میں ہی پھینک دیا اور ماہی تیار ہونے لگی

... میکپ سے ماہی نے اپنی آنکھوں کے نیچے کے ہلکے چھپائے اور زخموں کے نشان بھی چھپائے تھوڑی دیر بعد ماہی ایک بہت خوبصورت ریڈ ساڑی پہنے ڈھیلا جوڑا جس کی کچھ لٹھیں ماہی کے منہ ہر اور گردن کو چھو رہیں تھی ریڈ لپسٹک اونچی ہل کی سینڈل پہنے کانوں میں ٹوپس پہنے ... بہت خوبصورت لگ رہی تھی

بلاج کی نظر ماہی سے ہٹ نہیں رہی تھی بہت ہی حسین لگ رہی ہے میری ہونے والی مسسز .. بلاج نے ماہی کے چہرے پر آتی لٹھوں کو پیچھے کیا اور ماتھے پر بوسہ دیا ماہی مسکرا نے لگی چلیں اب ماہی نے بلاج سے کہا جس پر بلاج نے ماہی کے کان میں کہا اب دل تو نہیں کر رہا ایسا .. کرتے ہیں ابھی نکاح پڑھوا لیتے ہیں

.... بلاج کی بات پر ماہی ہسنے لگی اور دونوں چلے گئے



بلانج نے کار کا دروازہ کھولا اور ماہی کے آگے ہاتھ کیا ماہی جو تھوڑا گھبرا رہی تھی پھر ماہی نے  
.... بلانج کا ہاتھ تھاما اور دونوں یونی میں انٹر ہو گئے

ماہی اور بلانج دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے پاس کھڑی ایک لڑکی جو فوٹو شوٹ کر  
رہی تھی سامنے سے آتے ماہی اور بلانج کو دیکھ کر انھیں روکھنے کا اشارہ کیا ماہی اور بلانج رکھ گئے  
اور لڑکی نے دونوں کی پکس بنائی آپ دونوں کا کیل بہت ہی پیارا ہے لڑکی نے ہنستے ہوئے بلانج  
.... اور ماہی سے کہا جس پر بلانج نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا اور مسکراتے ہوئے چلے گئے

سامنے کھڑی ایللی اور ریان ماہی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ایللی جلدی سے ماہی کے پاس آئی  
جب ہی ایللی کی ساڑی کا پلو پائوں میں آیا اور ایللی گرتی گرتی بچی ماہی نے ایللی کو پکڑا دیکھ کر ایللی  
ایللی نے ہنستے ہوئے کہا یار یہ ساڑی مجھ سے سنبھالی نہیں جا رہی ایللی جو ریڈ ساڑی پہنے ہلکے کرل  
بال جو آدھے پیچھے اور آدھے آگے کیے ہوئے تھے میکپ ریڈ لپسٹک اونچی ہل کی سینڈل پہنے  
کب سے پارٹی میں اپنے آپ کو سنبھال رہی تھی

ریان بھی ایللی کا کبھی ساڑی کا پلو صحیح کرتے ہوئے کبھی ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پارٹی میں گھوم  
.... رہا تھا

ماہی ایللی کی بات پر ہسنے لگی تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو ماہی مجھے پتا تھا تم آؤ گی جس پر ماہی نے بھی ایللی کی تعریف کی بلانج اور ریان نے سیم کلر کا تھری پیس پہنا ہوا تھا نیوی بلو اور دونوں .... ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے

پارٹی میں سب بہت انجوائے کر رہے تھے لیکن ماہم اور اسکی دوستیں ماہی کو دیکھ کر باتیں بنا رہی تھیں ...

تو مس ماہی آگئیں ماہم نے ماریہ سے کہا ہمت تو دیکھو شہیر خان کے ساتھ دس راتیں گزار کر آئی ہے اور اب بلانج کے ساتھ گھوم رہی ہے ماریہ نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا جس پر ماہم نے ہنستے ہوئے ماریہ سے کہا صبر کرو اسے تو میں مزہ چکھاتی ہوں سو فٹ میوزک کے ساتھ سب اپنے اپنے پارٹنرز کے ساتھ کیل ڈانس کر رہے تھے ایللی اور ... ریان دونوں ایک دوسرے میں گم تھے

بلانج نے ماہی کو ڈانس کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ماہی کو جب ہی اچانک وہ رات یاد آگئی تمہیں پتا ہے ماہی میرا تبادل کرتا ہے میں بس تمہارے ساتھ ایسے جھومتا رہوں اور میں نے اس رات کاکب سے انتظار کیا تھا ماہی کو شہیر کے الفاظوں سے پھر سے خوف آ رہا تھا ماہی کی آنکھوں میں آتی نمی بلانج دیکھ چکا تھا کوئی بات نہیں ماہی ہم نہیں کریں گیں ڈانس جب ہی ایللی نے ماہی کو

ڈانس کرنے کا اشارہ کیا ماہی نے بلاج کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا کیا تم ڈانس کرو گے میرے ساتھ .... جس پر بلاج مسکرا نے لگا اور ماہی کے ساتھ سلو سلو جھومتے لگا

ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے بلاج سمجھ سکتا تھا ماہی کی حالت بلاج نے ماہی کے آنسو صاف کیے سب بھول جائو ماہی میں ہوں تم ہوا بھی بس ہم ہیں اس لمحے کو محسوس کرو اور تمہیں کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک تمہارا بلاج ساتھ ہے تمہارے ماہی بلاج کی بات پر بلاج کے سینے پر سر رکھ لیا اور بلاج ماہی نے آنکھیں بند کر لیں اور دونوں ..... جھومتے رہے

اندر جائو نایاب نہیں میں کیسے سامنا کرونگی تم مجھے کیوں لے آئے پارٹی میں ایڈم نایاب نے ایڈم سے کہا جس پر ایڈم نے نایاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھا مادیکھو نایاب تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے ماہی ابھی ڈپریشن میں ہے بس جب وہ ٹھیک ہو جائے گی تو تم سے بھی بات کرنے ..... لگے گی اب تم پلیز جائو ایڈم کی بات پر نایاب مسکرا کر چلی گئی

ایلی ماہی ریان بلاج سب کھڑے مسکرا کر باتیں کر رہے تھے دور کھڑی نایاب سب دیکھ رہی تھی نایاب کی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے جب ہی ماہی نے نایاب کو دیکھا اور نایاب کے پاس گئی نایاب جو دوسری طرف دیکھ رہی تھی ماہی کی آواز پر پلٹی تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو

چشمش نایاب جو ریڈ ساڑی پہنے لائٹ میکپ اسٹریٹ بال جو سارے پیچھے کیے ہوئے تھے بڑی  
... بڑی آنکھوں میں چشمہ اونچی ہل کی سینڈل میں بہت حسیں ن لگ رہی تھی

نایاب نے آنسو صاف کرتے ہوئے ماہی سے کہا اور تم تو مجھ سے بھی زیادہ پیاری لگ رہی ہو  
یہاں کیوں کھڑی ہو ہمارا گروپ ادھورا ہے تمہارے بغیر ماہی نے نایاب کی ناک کو چھوتے  
ہوئے کہا نایاب ماہی کے گلے لگ کر رونے لگی ماہی کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں اچھا اب بس  
میکپ خراب ہو جائے گا ماہی نے ہنستے ہوئے نایاب سے کہا اور دونوں ایللی والوں کے پاس چلی  
.... گئیں

پارٹی شروع ہوئے بہت دیر ہو چکی تھی شام ڈھل رہی تھی بلانج اور ریان اپنے کچھ دوستوں کو  
آٹو گراف دینے میں مصروف تھے ایللی بھی آٹو گراف دینے گئی ہوئی تھی نایاب بھی  
.... آٹو گراف لیتی ہوئی گھوم رہی تھی

ماہی واشروم میں اپنی ساڑی ٹھیک کرنے آئی تھی اب جا رہی تھی جب ہی ماہم کے گروپ نے  
... ماہی کو گھیر لیا

اوہ مس ماہی آئی ہو آج اتنے دن سے کہا تمہیں تم ماہی ماہم نے ماہی کو چھیڑتے ہوئے کہا مار یہ  
نے ماہم سے ہنستے ہوئے کہا تمہیں پتا ہے یہ دس دن نایاب کے بھائی کے ساتھ گزار کر آئی  
ہے جس پر ماہم اور اسکی دوستیں اور فیروز ہنسنے لگے ماہی نے جانے کی کوشش کی جب ہی ماہم

نے ماہی سے کہا بھئی ماہی صحیح ہیں ہاتھ بھی امیر پارٹی پر مارتی ہے پہلے بلاج اتنا امیر اور اب شہیر ویسے شہیر تو کسی لڑکی کو منہ ہی نہیں لگاتا کیا جادو کر دیا تھا تم نے جو دس دن ہی رکھ لیا تمہیں ماہم کی بات پر سب ہسنے لگے ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اور یار ماہی کا تو جواب نہیں ہے... پہلے بلاج پھر شہیر پھر بلاج اب واہ واہ ماہی ماہم نے ماہی کو اور زیادہ چھیڑتے ہوئے کہا

ماہی جانے لگی جب ہی فیروز نے ماہی کا ہاتھ پکڑ لیا میرے ساتھ بھی چلو آج میں بالکل فری ہوں آج رات پھر ہو جائے ماہی فیروز نے ماہی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جس پر ماہم نے کہا ہاں ماہی مانا کہ فیروز بلاج اور شہیر جتنا امیر نہیں ہے لیکن غریب بھی نہیں ہے ماہم اور سب ہسنے لگی ماہی کے آنسو نکل رہے تھے چھوڑو میرا ہاتھ ماہی نے فیروز سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہا جس پر فیروز نے ماہی کے منہ پر آتی کچھ لٹھیں پیچھے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے ڈار لنگ جب ہی بلاج نے فیروز کی کالر پکڑتے ہوئے غصے سے فیروز کو زمین پر لیٹا دیا اور اس پر بیٹھ کر منہ پر گھونسنے مارنے لگا زلیل انسان تیری ہمت کیسے ہوئی ماہی کو ایسے بولنے کی ماہی روتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی ریان اور بلاج فیروز کو مار رہے تھے ایللی نے ماہم کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا لگتا ہے.... آخری کے دنوں میں بھی مجھ سے پٹ کر جائو گی ایللی نے دانت پیستے ہوئے ماہم سے کہا پاس کھڑی لڑکی نایاب کو چھیڑ رہی تھی تم تو بہت تیز نکلیں اپنے بھائی کی سیٹنگ اپنی دوست سے.... کروادی اور دس راتوں کے لیے واہ بھئی نایاب اب روتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی

ماہی روتے ہوئے روڈ پر ننگے پاؤں بھاگ رہی تھی ماہی نے سینڈل پھینک دی تھی اور کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بھاگ رہی تھی شام پوری طرح ڈھل چکی تھی سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا ماہی ایک پتھر پر جا کر کھڑی ہو گئی اور نیچے پانی کو دیکھنے لگی پانی کی گھیرائی بہت تھی اگر... کوئی گرے تو لاش تک ناملے

..ماہی کے کانوں میں ماہم اور فیروز کی باتیں آرہیں تھیں  
اور تمہیں پتا ہے بلانج بھی تمہیں اپنائے گا نہیں ماہی تم میری ہو بس ماہی تم بہت خوبصورت  
ہو....

... یہ میری بلی ہے ماہی تم اس سے ڈر گئیں ماہی کو شہیر کی باتیں ذہن میں آرہیں تھیں  
میرے جینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مجھے مر جانا چاہیے ماہی اپنی سوچو میں گم پانی کو دیکھ کر آنکھیں  
بند کر کے گرنے والی تھی جب ہی بلانج نے ماہی کو زوردار آواز دی ماہی اپنی سوچو سے باہر بلانج  
کی آواز پر آئی ماہی کے بال ہوا کی تیزی سے اب کھل چکے تھے اور بار بار ماہی کے منہ پر آرہے  
... تھے سردی کی اتنی شدت ماہی اور بلانج کے منہ سے دھواں نکل رہا تھا

ماہی ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت ایسے کرنے سے پہلے میرے بارے میں سوچ لینا بلانج جو ماہی  
سے تھوڑا دور کھڑا تھا بلانج کی آنکھوں میں خوف تھا ماہی کو کھودینے کا بلانج بہت گھبراہوا ماہی  
... سے کہ رہا تھا

مجھ پر ترس مت کھاؤ بلال ماہی نے روتے ہوئے بلال سے کہا بلال نے دور سے اپنا ہاتھ بھڑاتے ہوئے کہا میں ترس نہیں کھا رہا ماہی تم پر ماہی نے چیختے ہوئے بلال سے کہا میں پہلے والی ماہی نہیں رہی بلال تمہیں پتا ہے اسنے مجھے کہاں کہاں چھوا ہے مجھے گھن آتی ہے اپنے وجود سے مجھے مر جانا ہی ٹھیک ہے ماہی نے روتے ہوئے بلال سے کہا بلال کی آنکھوں میں آنسو تھے .. میرے لیے تم جتنی پاک پہلے تھی ماہی اتنی اب ہو

... جہاں سب کو بہتر سے بہترین چاہیے میرے لیے میری ماہی کافی ہے

میری ماہی تم دنیا والوں کی باتیں مت سوچو تم یہ دیکھو تمہارا بلال ادھورا ہے ماہی کے بنا بلال ... نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا

ماہی ایسا مت کرنا تم میری بہت اچھی دوست بہن ہو پلینز ہم سب مر جائیں گیں اگر تم نے ایسا .... کیا ایلی اور ریان بھی ابھی پہنچے تھے ایلی نے دور کھڑے ہو کر روتے ہوئے ماہی سے کہا ماہی اس پتھر پر بیٹھ گئی ایلی بلال ریان نے سکون کا سانس لیا بلال ماہی کے پاس آیا ماہی جو اتنے دن سے اپنے اندر آنسو جذب کیے بیٹھی تھی آج چیخ چیخ کر رونے لگی بلال نے جلدی سے ماہی کو ... گلے لگایا

کیوں ہو امیرے ساتھ ایسا بلال کیوں ہو ماہی چیخ چیخ کر رو رہی تھی بلال سے شکوہ کر رہی تھی میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا میں نے کیا بگاڑا تھا اسکا بلال پلینز مجھے نہیں جینا سب میرے



بارے میں ایسے ہی سوچتے ہیں بلانج نے ماہی کو گلے لگایا اور ماہی کو چپ کر وایا دیکھو میری جان ماہی بلانج نے ماہی کو بہت پیار سے سمجھایا کوئی کچھ بھی سوچتا ہو تو سوچنے دو مجھے پتا ہے تم کیسی ہو تم میری جان ہو ماہی تم ہو تو میں ہوں تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا خود کشی کرنے کا بلانج مر ... جائے گا اگر تم نے کبھی ایسا کیا بھی

ریان اور ایللی بھی دور کھڑے رو رہے تھے ریان نے ایللی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا ہمیں انہیں .... اکیلا چھوڑ دینا چاہیے اور ریان ایللی کو وہاں سے لے گیا

بلانج نے ماہی کے آنسو صاف کیے اور ماتھے پر بوسہ دیا سردی کی وجہ سے ماہی کانپ رہی تھی .... بلانج نے ماہی کو اپنا کوٹ اتار کر پہنایا اور ماہی کا ہاتھ پکڑے دونوں چلنے لگے

دور سے شہیر جوا بھی ابھی لندن سے آیا تھا ماہی اور بلانج کو ایسا دیکھ کر گرے آنکھوں میں خون اتر گیا ڈرائیور کار روکھو کار رکھتے ہی شہیر کار سے اترنے لگا اسے تو آج مار دو نگائیں بلانج کو شہیر غصے سے کار سے نکلنے لگا مرتضیٰ خان نے کار چلانے کا کہا چپ چاپ بیٹھ جائو سمجھے تم شہیر جواب .... غصے سے دور جاتے ماہی اور بلانج کو دیکھ رہا تھا

بلانج نے ماہی کو میڈیسن کھلائی اور ماہی کو سلا کر چلا گیا باہر بہت بارش ہو رہی تھی سردی بھڑتی جا رہی تھی رات کافی ہو چکی تھی بلانج اب سنسان سڑک پر بارش میں بھیگ رہا تھا

کہاں جا رہے ہو تم مرتضیٰ خان نے شہیر سے پوچھا جو اس وقت کہیں جانے کی جلدی میں تھا ایک کام ہے شہیر نے کار نکالتے ہوئے مرتضیٰ خان سے کہا شہیر کے جانے کے بعد مرتضیٰ خان نے جورج کو فون ملا یا شہیر کی کار پر نظر رکھو کہاں جا رہا ہے وہ جلدی چھوڑوں گا نہیں تجھے شہیر میں تو نے میری ماہی کو کتنا ڈرا دیا ہے بلانج خود سے کہ رہا تھا جب ہی سامنے سے کار میں سے اترتا ہوا شہیر دکھا شہیر جو بلیک تھری پیس میں پہنے سنہری بال بکھرے ہوئے تھے گرے آنکھیں جو رات میں چمک رہی تھیں شہیر مسکراتا ہوا بلانج کے پاس آیا

اوہ تو خود ہی آگیا میں آنے ہی والا تھا تیرے پاس بلانج نے شہیر سے کہا اور ایک دم شہیر پر جھپٹ گیا بلانج نے شہیر کے منہ پر مکا مارا جس سے شہیر نیچے زمین پر گر گیا اور بلانج شہیر کے اوپر بیٹھ کر شہیر کے منہ پر گھونسنے مار رہا تھا بلانج کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا جیسے شہیر کو آج مار دے گا جان سے مار دوں گا تجھے آج تیری وجہ سے میری ماہی اتنی اذیت میں ہے بلانج شہیر کو مار رہا تھا شہیر کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور شہیر کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ

..... سجائے بلانج سے مار کھا رہا تھا

شہیر نے بلانج کو چھیڑا اور تجھے پتا ہے میں نے ماہی کو کہاں کہاں چھوا ہے شہیر نے ہنستے ہوئے بلانج سے کہا جس پر بلانج نے شہیر کا گلا دبا دیا جان سے مار دوں گا تجھے اگر تو نے ماہی کا نام اپنی زبان

سے لیا تو وہ صرف میری ہے سنا تو نے میری ہے ماہی اور ہم شادی کرنے والے ہیں بلانج کی بات پر شہیر کی گرے آنکھوں میں خون اتر گیا اور بلانج کو ایک مکا مارا جس سے بلانج دور جا کر گرا اب شہیر بلانج کے اوپر بیٹھ کر بلانج کو مار رہا تھا کیا کہا تو نے تیری ہے وہ ہاں تیری ہے ایسے ہی جب وہ تیرا نام لیتی تھی میرے پاس ہو کر بھی میری ہٹی تھی بہت شہیر نے بلانج کے زوردار گھونسا مارا جس سے بلانج کے ہونٹوں پر سے خون نکل گیا شہیر کی بات ہر بلانج ہسنے لگا وہ تیرے پاس رہ کر بھی دیکھ مجھے پکارتی تھی بلانج نے ہنستے ہوئے شہیر سے کہا جس پر شہیر بلانج کا گلا دبا رہا تھا جب جب تجھے اسکے ساتھ دیکھتا تھا جلتی تھی میری جب جب وہ تیرے ساتھ ہنستی تھی میرا خون کھول اٹھتا تھا آج تو جان سے مار دوں گا تجھے شادی کرے گا نا اس سے نار ہے گا نا وہ تجھے یاد کرے گی دور لے جاؤں گا اسے سب سے اتنا پیار دوں گا سب بھول جائے گی وہ شہیر کے ہاتھوں کی گرفت بلانج کے گلے پر تھی جب ہی جورج اور ریان آگئے اور دونوں کو دور ہٹایا .. جورج شہیر کو لے گیا اور ریان بلانج کو

بلانج اور شہیر کی لڑائی ہوئی ہے ریان گیا ہے ابھی ایلی جو ماہی کے گھر تھی پریشان ہوتے ہوئے .... میرب کو بتا رہی تھی جب ہی ماہی نے دونوں کی باتیں سن لی

کہاں ہے بلانج بولوا ایللی کہاں ہے بلانج ماہی نے ڈرتے ہوئے ایللی سے پوچھا جب ہی سامنے سے ریان بلانج کو لے آیا بلانج کے جگہ جگہ سے خون نکل رہا تھا ماہی نے بلانج کی حالت دیکھ کر بلانج ... کے گلے لگ گئی اور رونے لگی

... میرب نے بلانج کو روم میں جانے کا کہا بلانج ماہی کا ہاتھ پکڑے روم میں لے گیا ماہی بلانج کے زخموں پر مرہم لگا رہی تھی اور رو رہی تھی میں نے تم سب کو پریشان کر دیا ہے میری وجہ سے تم سب پریشان ہو گئے ہو مجھے معاف کر دو بلانج ماہی نے روتے ہوئے بلانج سے .... کہا

بلانج نے ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ماہی کے ہاتھوں پر بوسہ دیا ماہی تمھاری وجہ سے میں کبھی پریشان نہیں ہو سکتا تم ایسے سوچنا چھوڑ دو ماہی ایک بار پھر بلانج کے گلے لگ گئی بلانج ماہی کے بالوں کو سہلاتا رہا ماہی کل ماما بابا آئیں گے ہماری شادی کی ڈیٹ فکس کرنے بلانج نے دھیمے لہجے میں ماہی سے کہا ماہی نے شرماتے ہوئے بلانج کی شرٹ میں اپنا منہ چھپا لیا شرماتی ہوئی اور بھی زیادہ پیاری لگتی ہو بلانج نے ماہی کے کان میں سرگوشی کی جس پر ماہی اور بلانج مسکرانے لگے.....

بھیا یہ کیا کر اپنے نایاب جو شیشے کے پاس کھڑی اپنا آپ دیکھ رہی تھی آپ کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا آپ نے مجھے کہیں منہ دکھانے کہ لائق نہیں چھوڑا نایاب نے پاس رکھا گلاس دروازے

پر مار دیا نفرت ہے مجھے آپ سے نایاب نے چیختے ہوئے پاس رکھے پر فیومز گلاس کو پھینک دیا .. نایاب اب بہت زور زور سے رو رہی تھی

شہیر جواب اپنے روم میں جا رہا تھا نایاب کے روم سے چیخنے کی آواز پر شہیر نایاب کے روم میں چلا گیا ہر جگہ شیشوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے روم کی ساری چیزیں فرش پر ... تھیں نایاب ایک کونے میں بیٹھی رو رہی تھی

شہیر اب نایاب کے پاس آ کر بیٹھ گیا نایاب شہیر نے نایاب کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا آپ آپ میرے روم میں کیا کر رہے ہیں جائیں یہاں سے نایاب نے شہیر کو دور کرتے ہوئے کہا نایاب میری بات سنو شہیر نے نایاب سے کہا کیا سنو آپ کی بات کیا چاہتے ہیں اب آپ مجھے مارنا تو مار دیں کیونکہ میں اب کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں ہوں آج پتا ہے آپ کو یونی میں کیا ہوا آپ کی وجہ سے آپ جانتے ہیں بھیا نایاب نے چیختے ہوئے کہا مجھے لڑکیاں کہہ رہیں تھیں کہ نایاب تم تو بہت ہوشیار نکلیں اپنے بھائی کی سیٹنگ اپنی دوست سے کروا کر دونوں کو ہنی مون پر بھیج دیا اور پتا ہے بھیا آج ماہی کو لڑکے اور لڑکیوں نے کیا کہا لڑکیاں کہہ رہیں تھیں اسے کہ ہمارے بھائی آج رات فری ہیں اگر چاہو تو تم آج رات انکے ساتھ گزار سکتی ہو اچھی ... پے دیگے ہم وہ سوسائٹیڈ کرنے جا رہی تھی آپ کی وجہ سے یہ کیا کیا اپنے بھیا

نایاب اب رو رو کر تھک گئی تھی نایاب اب بیٹھ گئی تھی شہیر کی بھی آنکھیں نم تھیں نایاب کو دیکھ کر نایاب میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا میں تو ماہی سے عشق کرتا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا وہ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتی شہیر بھی اب بچوں کی طرح رو رہا تھا دیکھو میں نے اپنا کیا ... حال بنا لیا ہے شہیر نے بلاج کے دیے ہوئے زخموں کو نایاب کو دکھایا

کیا کروں تم بتاؤ کیا میں کبھی تم تمہیں تکلیف دے سکتا ہوں تم بتاؤ نایاب شہیر نے روتے ہوئے نایاب سے کہا نایاب جو اب شہیر کو دیکھ رہی تھی بھائی وہ آپ کی کبھی تھی ہی نہیں اور نا وہ کبھی آپ کی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ بلاج کو چاہتی ہے بھائی پلیرز آپ اسے بھول جائیں نایاب نے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے نایاب کے ہاتھوں کو چومنا نایاب میں اسے بھول .. نہیں سکتا

وہ بلاج سے شادی کرے گی اب آپ اسکا پیچھا چھوڑ دیں نایاب نے شہیر کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا نہیں وہ بلاج سے شادی نہیں کرے گی تم دیکھنا وہ مجھ سے محبت کرنے لگے گی ...

تم بتاؤ نایاب میں کیا بلاج مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے بتاؤ نا نایاب تم تو میری بہن ہو تم بتاؤ ...

نایاب نے شہیر کو دیکھا جو ایک چھوٹا سا ضدی بچہ لگ رہا تھا نایاب بولونہ کیا بلاج اسے مجھ سے زیادہ پیار دے گا بتاؤ نایاب شہیر نے روتے ہوئے نایاب سے کہا نہیں بلاج آپ کی طرح نہیں ہے... لیکن ماہی آپ کو نہیں چاہتی

مر تظیٰ اب نایاب کے روم میں تھا تم نے بلاج کو مارا ہے پاگل ہو گئے ہو کیا مر تظیٰ نے شہیر سے کہا میں تمہیں واپس لندن بھیج رہا ہوں اور اب تم واپس نہیں آؤ گے مر تظیٰ نے شہیر سے کہا..

جی بھائی اب آپ پلیز یہاں سے جائیں میں محبت کرتا ہوں ماہی سے میں محبت کرتا ہوں شہیر... نے دھاڑتے ہوئے کہا

ماہی کو اسکی زندگی میں آگے بڑھنے دیں پلیز نایاب نے روتے ہوئے شہیر سے کہا میں کہیں نہیں جاؤنگا شہیر نے روتے ہوئے کہا تمہیں جانا ہی ہو گا شہیر مر تظیٰ نے دھاڑتے ہوئے شہیر سے کہا....

اگر آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ یہ سب کرنے سے میں ماہی کو بھول جاؤنگا تو یہ آپ لوگوں کی... بھول ہے شہیر نے روتے ہوئے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور روم سے چلا گیا

شہیر جواب بیڈ پر لیٹا رہا تھا کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی شہیر کی کھڑکی سے چاند نظر آ رہا تھا شہیر جس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے تکیہ میں جذب ہو رہے تھے شہیر چاند کو

دیکھ رہا تھا نایاب فرسٹ ایڈ بکس لیے شہیر کے روم میں آگئی تھی شہیر ابھی بھی لیٹا ہوا تھا  
 نایاب نے روتے ہوئے شہیر کی بینڈج کی شہیر کو اب ماہی کی کی ہوئی بینڈج یاد آنے لگی شہیر کو  
 .... اب اپنے پیر پر ماہی کا لمس محسوس ہو رہا تھا شہیر اب نید میں چلا گیا تھا  
 .... کیسی ہے ہماری بیٹی مایلیج مسسز شاہنواز اور شاہنواز اس وقت ماہی کے روم میں تھے  
 ... جی آنٹی میں ٹھیک ہوں ماہی نے مسکراتے ہوئے مسسز شاہنواز سے کہا  
 بھی بہت ہی پیاری بچی ہے اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے شاہنواز نے ماہی کے سر پر ہاتھ رکھتے  
 ... ہوئے کہا

تمہیں پتا ہے بیٹا بلال کے بعد میری اتنی خواہش تھی ہمارے بیٹی ہو شاہنواز نے ماہی سے کہا اور  
 دیکھو مجھے اللہ پاک نے کتنی پیاری بیٹی سے نوازا ہے شاہنواز نے ایک بار پھر ماہی کے سر پر ہاتھ  
 .... رکھتے ہوئے کہا

میرا بیٹا واقعی بہت خوش نصیب ہے اسے ماہی ملی مسسز شاہنواز نے ماہی سے کہا جس پر ماہی نے  
 ... شرماتے ہوئے کہا آپ لوگ بھی بہت اچھے آنٹی انکل ہیں

... اب بھی انکل آنٹی بولنا چھوڑ دو بابا ماما بولنے کی عادت ڈالو بیٹا ماہی شاہنواز نے ماہی سے کہا  
 ہاں ماہی اب تم یہ عادت ڈالو بولنے کی روم میں انٹر ہوتے ہی بلال نے ماہی کو آنکھ مارتے ہوئے  
 ... کہا



اور اگر ماہی تمھیں یہ زرا بھی تنگ کرے نا مجھے بتانا اس کی کلاس تو میں پھر لو نگا شاہنواز نے  
.. بلانج کا کان کھینچتے ہوئے کہا

چلیں بھئی انکل آنٹی ٹیسٹ کر کے بتائیں میں نے براؤنیز بنائی ہے کیسی بنی ہے میرب جو ابھی  
... روم میں ریفریشمینٹ لے کر آئی تھی

واؤ براؤنیز میری توفیوریٹ ہے شاہنواز نے براؤنیز دیکھتے ہوئے میرب سے کہا اور کھانے  
لگے جب ہی مسسز شاہنواز نے براؤنیز کی پلیٹ شاہنواز کے سامنے سے ہٹالی منا ہے نا آپکو  
مسسز شاہنواز نے شاہنواز کو گھورتے ہوئے کہا جس پر سب ہسنے لگے تھوڑی دیر باتوں کے بعد  
میرب سے مسسز شاہنواز نے شادی کی ڈیٹ فکس کی یار ماما میں کیا کہ رہا تھا بلانج نے مسسز  
... شاہنواز سے کہا

کل ہی نکاح کرتے ہیں اور کل ہی رخصتی جس پر مسسز شاہنواز نے ہسنتے ہوئے ماہی کے کان  
... میں سرگوشی کی کیا جادو کر دیا ہے میرے بیٹے پر ماہی شرماتے ہوئے مسکرا نے لگی  
چلیں شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے اب کچھ میٹھا ہو جائے شاہنواز نے ہسنتے ہوئے میرب سے  
کہا جس پر میرب جلدی سے میٹھائی لائی اور بلانج نے سب کا منہ میٹھا کیا بابا یار کھالیں بیٹے کی  
شادی کی خوشی میٹھائی مسسز شاہنواز نے بلانج اور شاہنواز کو گھورتے ہوئے دیکھا ماما ایک گلاب

جامن سے کچھ نہیں ہوتا شاہنواز جو پورا گلاب جامن منہ میں رکھے مسسز شاہنواز کو دیکھ کر  
..... مسکرا رہے تھے شاہنواز کی حرکت پر سب ہسنے لگے

بابا آپ کو پتا ہے ماہی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے نایاب جو اس وقت مرتضیٰ خان کے روم  
..... میں آئی تھی اور مایوس ہو کر مرتضیٰ خان کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی  
شہیر جو مرتضیٰ خان کے پاس کسی کام سے آرہا تھا نایاب کی آواز پر شہیر کے قدم وہیں رکھ  
گئے...

... کیا واقعی ماہی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی مرتضیٰ خان نے حیرت سے نایاب سے پوچھا  
جی بابا مجھے ابھی ایلی اور ایڈم نے بتایا نایاب کے آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر مرتضیٰ خان کے  
... کپڑوں پر گرنے لگے

بابا آپ کو پتا ہے میری بھی بہت خواہش تھی ماہی میری بھابھی بنے بھیا کے ساتھ ماہی کی جوڑی  
بھی بہت پیاری لگتی ہے لیکن ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا ہوتا نہیں ہے نایاب کے آنسوؤں زار و قطار  
.... نکل رہے تھے

دروازے پر کھڑا شہیر کے تو جیسے جسم میں جان ہی نارہی ہو اب شہیر کے آنکھوں سے بھی  
.... آنسوؤں مسلسل بہ رہے تھے

مر تظی خان نے مسکراتے ہوئے شہیر کو آواز دی شیر ی بیٹا مجھے پتا ہے تم دروازے پر کھڑے ہو آ جاؤ روم میں مر تظی خان کی آواز پر شہیر کو ہوش آیا اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ... روم میں آیا

نایاب نے بھی اپنے آنسو صاف کیے بابا آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے بچپن سے بھیا دروازے پر .... کھڑے ہماری باتیں سنتے ہیں نایاب نے مسکراتے ہوئے مر تظی خان سے پوچھا شہیر اور مر تظی خان دونوں ہسنے لگے جب شیر ی اداس ہوتا ہے تو میرے سامنے نہیں آتا اور چھپ کر تمھاری اور میری باتیں سنتا ہے مر تظی خان کی بات پر نایاب اور شہیر ہسنے لگیں شہیر ہستے ہوئے آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مر تظی خان کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگا جس پر نایاب اور مر تظی خان بھی رونے لگے تینوں آج اس رات کی طرح رو رہے تھے جس رات شہیر کی ماں کا انتقال ہوا تھا مر تظی خان نے ایسے ہی اپنے دونوں بچوں کو اپنے سینے سے .... لگایا ہوا تھا اور تینوں رو رہے تھے اور آج بھی تینوں ایسے ہی رو رہے تھے بھیا پلیز چپ ہو جائیں نایاب نے شہیر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور آنسو صاف کرنے لگی

...

نایاب تم میری بہن ہونا وہ تو تمہاری دوست ہے وہ تمہاری بات تو مانے گی نا پلیر اسے بولو وہ  
 بلاج سے شادی نا کرے پلیر نایاب تم تو میری پر نسز ہونا بھیا کی ہر بات مانتی ہو پلیر جائو اسکو بولو  
 ..... شہیر بچوں کی طرح روتا ہوا نایاب سے کہ رہا تھا

چلو میں تمہیں لے کر چلتا ہوں اٹھو شہیر نے نایاب کا ہاتھ پکڑا اور روم سے لے جانے لگا ماہی  
 کے گھر شہیر پاگل ہو گئے ہو کیا مرتضیٰ خان نے شہیر کے منہ پر تھپڑ مارا نایاب اپنے منہ پر ہاتھ  
 ... رکھ کر رونے لگی

ہاں بابا پاگل ہو گیا ہوں وہ نہیں ملی تو پاگل ہو جائو نگا میں شہیر نے چیختے ہوئے مرتضیٰ خان سے  
 کہا میں مر رہا ہوں بابا میں نہیں رہ سکتا ماہی کے بغیر میں اسے بلاج کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا شہیر کا  
 رورو کر برا حال ہوا تھا مرتضیٰ خان بھی روتے ہوئے اپنے روم سے چلے گئے شہیر زمین پر بیٹھ  
 کر چیخ چیخ کر رونے لگا اور ماہی کو پکارنے لگا ماہی شہیر روتے ہوئے ماہی کو پکار رہا تھا نایاب اپنے  
 بھائی کو ایسا روتا ہوا پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی ایسا ٹوٹا ہوا شہیر خان ڈیول نایاب نے روتے ہوئے  
 شہیر کو گلے لگایا بھیا پلیر چپ ہو جائیں شہیر نایاب کے گلے لگ کر رونے لگا نایاب نے شہیر کو  
 ... پانی پلایا اور شہیر کے روم میں لے کر گئی

..... شہیر جو رورو کر تھک گیا تھا اب بیڈ پر لیٹ گیا تھا

نایاب تھوڑی دیر میں شہیر کے لیے کھانالے آئی بھیا اٹھ جائیں کھانا کھالیں نایاب کی آواز پر شہیر اٹھ گیا گرے آنکھیں جو رونے کی وجہ سے ریڈ ہو گئیں تھیں بلیک شرٹ سنہری بال جو .... پورے بکھرے ہوئے تھے رونے کی وجہ سے شہیر کو چہرہ سرخ ہو گیا تھا

شہیر نایاب کو دیکھ کر مسکرایا بھیا چلیں اٹھ جائیں آپ کے لیے کھانا لائی ہوں میں نایاب نے شہیر کے پاس کھانا لاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھیا آپ کو یاد ہے بچپن میں آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا کرتے تھے میں ناراض ہو جایا کرتی تھی نایاب نے نوالہ بناتے ہوئے شہیر کے منہ میں کھلایا۔۔۔

شہیر مسکراتا ہوا نایاب کو دیکھ رہا تھا اور پھر شہیر نے بھی نایاب کو کھانا کھلایا۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد نایاب شہیر کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

نایاب تمہیں پتا ہے جب میں چھوٹا تھا میں جو بھی چیز مانگتا تھا ماما بابا میری ہر زد پوری کرتے تھے مجھے ہر چیز لا کر دیتے تھے چاہے وہ چیز کتنی ہی مہنگی کیوں نہ ہوتی شہیر نے نایاب سے کہا۔۔۔ ماہی کیوں نہیں مل سکتی مجھے نایاب شہیر نے نایاب سے بچوں کی طرح پوچھا۔۔۔

نایاب نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے شہیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا میرے پیارے شیری بھیا کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں کبھی نہیں مل سکتیں اگر ماہی آپ کو مل بھی گئی بھیا

تو وہ آپ کے ساتھ خوش نہیں رہ سکے گی نایاب آج شہیر کو ایسے سمجھا رہی تھی جیسے شہیر نایاب کو سمجھاتا تھا۔۔۔

بھیا محبت زبردستی نہیں کروائی جاسکتی اور میرے بھیا تو اتنے ہینڈ سم ہیں دیکھنا آپ کے لیے میں اتنی پیاری دلہن ڈھونڈو گی نایاب نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے شہیر کو بتا رہی تھی۔۔۔

شہیر نایاب کی بات پر مسکرانے لگا۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے نایاب محبت ایک دفعہ ہوتی ہے اور وہ ایک دفعہ محبت مجھے ہو گئی ہے ماہیج سے شہیر نے نایاب کے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے نایاب وہ بہت معصوم ہے تمہاری طرح شہیر اب نایاب کو مسکراتے ہوئے ماہی کی باتیں بتا رہا تھا تمہیں پتا ہے نایاب میری کیٹی یاد ہے تمہیں شہیر نے نایاب سے کہا جس پر نایاب نے مسکراتے ہوئے کہا جی بھیا۔۔۔۔

ماہی اس سے اتنا ڈرتی تھی شہیر نم آنکھوں سے نایاب کو بتا رہا تھا اور وہ مجھ سے بچوں کی طرح روتے ہوئے بتا رہی تھی شہیر مجھے اس بلی سے ڈر لگ رہا ہے اور اسے دور رکھو شہیر روتے ہوئے نایاب کو بتا رہا تھا اور دونوں روتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔۔

بھیا آپ ایک وعدہ کریں مجھ سے نایاب نے ٹاپک چینج کرتے ہوئے شہیر سے کہا۔۔۔

جب تک ماہی کی شادی نہیں ہو جاتی آپ لندن میں رہینگے نایاب نے شہیر سے کہا جس پر شہیر نے نایاب سے کہا تمہیں پتا ہے جب تم ایسے بولتی ہو بھیا کو کتنی تکلیف ہوتی ہے شہیر کی آنکھوں میں آنسو تھے ماہی کو میں کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھ ہی نہیں سکتا نایاب شہیر نے نایاب سے کہا۔۔۔۔

سوری بھیا میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی مگر بھیا آپ بات سمجھیں پلیز آپ کل لندن چلے جائیں پلیز بھیا نایاب نے شہیر کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا جس پر شہیر نے نایاب کو گلے لگایا اور دونوں بہن بھائی رونے لگیں۔۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی نایاب اور مرتضیٰ خان سوچکے تھے شہیر نے کار نکالی اور چلا گیا سردی کی اتنی شدت تھی شہیر کے منہ سے دھواں نکل رہا تھا۔۔۔

میرب سوچکی تھی ماہی واشر روم میں تھی شہیر خاموشی سے ماہی کے روم میں انٹر ہو گیا تھا۔۔۔۔ اور ماہی کو ڈھونڈ رہا تھا جب ہی اچانک واشر روم کا گیٹ کھلا ماہی کے سامنے شہیر کھڑا تھا بلیک شرٹ میں ٹائی جو بالکل ڈھیلی سنہری بال بکھرے ہوئے تھے شیو جو بھڑی ہوئی تھی آنکھوں کے نیچے گرد سیاہ حلقے جو راتوں کو جاگنے اور رونے کی وجہ سے لگ رہے تھے آج شہیر خان ڈیول نہیں کوئی ناکام عاشق لگ رہا تھا ہارا ہوا ٹوٹا ہوا ماہی کی آنکھوں میں شہیر کے لیے خوف ڈر

تھاما ہی شہیر کو دیکھ کر کانپ رہی تھی ماہی شہیر نے ماہی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر واشر و م میں لے گیا اور واشر و م کا گیٹ بند کر دیا۔۔۔

شہیر نے ماہی کو دیوار کے ساتھ لگایا ہوا تھا ماہی کی آنکھوں میں خوف اور آنسو نکل رہے تھے۔۔۔

ماہی دیکھوں چیخا نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کرونگا پلیز میری بات سن لو شہیر نے ماہی کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا ماہی کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔

دیکھو تم کیوں نہیں سمجھ رہی ماہی میں عشق کرتا ہوں تم سے شہیر نے ماہی کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا ماہی نے شہیر کو اپنے آپ سے دور کیا۔۔۔

دیکھو ماہی ڈرو مت مجھ سے شہیر اب رو رہا تھا دیکھو میرے ہاتھ تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ماہی پلیز شہیر نے ماہی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا شہیر کا رو رو کر برا حال تھا ماہی بھی رو رہی تھی تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتا میں نہیں کرتی تم سے پیار نہیں کرتی ماہی نے چیختے ہوئے شہیر سے کہا شہیر نے ماہی کے سامنے دیوار پر اپنا ہاتھ مارا کیوں نہیں کرتی تم کیوں نہیں سمجھتی تم میں تم سے جنون کی حد تک عشق کرتا ہو جنون عشق ہو تم میرا ماہی تم کیوں نہیں سمجھتی شہیر نے روتے ہوئے چیختے ہوئے ماہی سے کہا۔۔۔



جاننا چاہتے ہونا کیوں نہیں کرتی تو سنو خوف آتا ہے مجھے تم سے ڈر لگتا ہے مجھے تم سے ماہی نے شہیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تم قاتل ہو اسمگلر ہو غرور ہے تم میں اپنی دولت کا تم .. سمجھتے ہو پیسے سے سب خریدہ جاسکتا ہے تو مسٹر شہیر

نہیں شہیر نہیں تمہیں تو دنیا ڈیول کہتی ہے رائیٹ ناما ہی نے تنزیا ہنسی ہنستے ہوئے شہیر سے کہا تو محبت پیسوں سے نہیں خریدی جاسکتی ناز بردستی کروائی جاتی ہے سمجھیں تم ماہی کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے شہیر بکل چپ کھڑا ماہی کو دیکھ رہا تھا آج ماہی شہیر کو آئینہ دکھا رہی تھیں۔۔

اور ہاں لڑکیاں مرتی ہیں تمہاری ان گرے آنکھوں پر مجھے خوف آتا ہے ان سے گھن آتی ہے تم سے میں نے صرف بلاج سے محبت کی ہے عشق ہے بلاج میرا جنون عشق بے پناہ محبت کرتی ہوں میں بلاج سے اور میری شادی ہونے والی ہے بلاج سے اب تم چلے جاؤ واپس لندن میں صرف بلاج سے محبت کرتی ہوں ماہی نے چیختے ہوئے شہیر سے کہا ماہی میں مر جاؤنگا اگر تم نے بلاج سے شادی کی تو شہیر نے ایک دفعہ اور دیوار پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے روتے ہوئے کہا شہیر کے دونوں ہاتھوں سے خون نکل رہا تھا۔۔

ماہی نے شہیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو مر جاؤ مجھے کوئی فکر نہیں ہے ماہی ہنستے ہوئے شہیر کو دھکا دے کر واشروم سے چلی گئی اور شہیر ماہی کو دیکھتا ہوا چلا گیا۔۔

خاموش ہو جائیں دیکھیں میری طرف کیا حال بنا لیا ہے اپنے نایاب نے روتے ہوئے شہیر کے آنسوؤں صاف کیے اب آپ پلینز چپ ہو جائیں شہیر نایاب اب ایرپوٹ پر تھے نایاب شہیر کو ... سی او ف کرنے آئی تھی

بھیا آئی ایم سو سوری نایاب نے شہیر سے روتے ہوئے کہا تم کیوں معافی مانگ رہی ہو شہیر جس کی آنکھیں رو رو کر آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں شہیر نے نایاب کی طرف دیکھا میں نے اس دن آپکو تھپڑ مارا تھا نا میں کیسے مار سکتی ہوں آپکو نایاب نے روتے ہوئے شہیر کے گال پر بوسہ .... لیا جس گال پر تھپڑ مارا تھا

شہیر اب نایاب کو دیکھ کر اور رونے لگا شہیر بھیا میرے بہت اچھے بھائی ہیں آپ مجھے پتا ہے اب آپ ماہی کو بھولنے کی کوشش کریں گیں نایاب اب شہیر کے آنسوؤں صاف کر رہی ... تھی

ناياب ميں پاكستان كيوں آيا كيوں مجھے تم لوگوں نے فورس كيا كه ميں پاكستان آجاؤں نہ ميں پاكستان آتا نہ ماہي ملتي نہ تم لوگ اتني تكليف ميں ہوتے شہير اب روتے ہوئے نایاب سے كه .... رہا تھا آتے جاتے لوگ اب شہير اور نایاب كو روتا ديكھ رہے تھے

شہیر اب بالکل خاموش ہو گیا تھا نایاب تمہیں یاد ہے جب میں لندن جا رہا ہوتا تھا تو تم لوگ مجھے کتنا روکتے تھے کہ رکھ جائیں لیکن میں نہیں رکتا تھا اور اب دیکھو میں جانا نہیں چاہتا تم .. لوگ مجھے زبردستی بھجوانا چاہتے ہو شہیر کہتا ہوا ایک بار پھر نایاب سے گلے لگ کر رونے لگا بھیا آپ دیکھنا میں آپ کیلئے ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی ڈھونڈو گی پھر آپ کی اس سے شادی کروائیں گیں آپ دلہا بن کر بالکل شہزادہ لگو گے نایاب نے شہیر کے ہاتھوں کو چومتے ... ہوئے کہا میں نہیں کرونگا شادی کرونگا تو بس ماہی سے شہیر نے روتے ہوئے نایاب سے کہا مجھے پتا ہے آپ بھول جائیں گیں ماہی کو نایاب نے روتے ہوئے کہا شہیر کی فلائٹ کا ٹائم ہو گیا تھا نایاب نے شہیر کو اٹھاتے ہوئے کہا آپ کچھ دن وہیں رکیے گا میں کچھ دن میں آپ کے پاس آ جاؤنگی پھر آپ مجھے اپنا لندن دکھانا ہم انجوائے کریں گے بہت بس آپ اور میں نایاب نے .. مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا

شہیر جس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہ رہے تھے نایاب نے شہیر کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے اب آپ میرے پرانے والے بھیا بن کر آئیں گے نایاب نے شہیر کے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا جو بے ترتیب تھے شہیر نے نایاب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اب میں پہلے جیسا کبھی نہیں بن سکتا اب تم اپنے پرانے بھیا کو بھول جاؤ شہیر نایاب کو الوداعی .. نظر سے دیکھتا ہوا چلا گیا

نایاب جو شہیر کو دور جاتا دیکھ رہی تھی شہیر اپنے آنسوؤں صاف کرتا ہوا چلا گیا نایاب جواب  
.. بھی شہیر کو جاتا دیکھ رہی تھی

شہیر جواب جہاز میں بیٹھا ہوا اپنے موبائل میں ماہی کی تصویریں دیکھ رہا تھا شہیر ماہی کی  
.... تصویریں دیکھتا ہوا ان لمحات میں کھو گیا جب ماہی شہیر کے پاس تھی

دل یہ کرتا ہے تجھے تجھ سے چرا کہ رکھوں

... تجھے دیکھوں تجھے چاہوں تجھ سے پیار کروں

شہیر کہتا ہوا ماہی کو یاد کرنے لگا تم ایک نفسیاتی انسان ہو سب سے پہلے تو تمہارے اعلان  
... کرو اؤنگی یہاں سے جانے کہ بعد

تیرے رنگ روپ کو میں سب سے چھپا کے رکھوں

کر لوں قید اپنے دل میں تیرے جیون کو

.... تجھے میں عشق کی زنجیر پہنا کے رکھوں

.... شہیر پلیز اس بلی کو یہاں سے بھگائو مجھے اس سے ڈر لگ رہا ہے دیکھو پلیز اسے بھگائو

کوئی بھی جان نہ پائے تیری آنکھوں کی گھرائی

.... میں تجھے ایسی کنول جھیل بنا کے رکھوں

... کہاں چلے گئے تھے مجھے اکیلا چھوڑ کر میں اتنا ڈر گئی تھی میرے روم میں کوئی جانور آ گیا ہے

دل یہ کہتا ہے تیرے بعد کوئی تجھ سانہ ہو

... میں تجھے آخری تحریر بنا کے رکھوں

.. ایک تو یہ اتنی بھاری میکسی ہے اور میرے سارے بال بھی اس میں الجھ گئیں ہیں

شہیر جو غزل پڑھتے ہوئے ماہی کی باتوں پر مسکرا رہا تھا شہیر کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے

.. شہیر اب بھی ماہی کی تصویریں دیکھ رہا تھا

شہیر نے مسکراتے ہوئے سیٹ سے ٹیک لگائی برابر میں بیٹھا ایک لڑکا جو شہیر کی غزل سن رہا

.. تھا

شہیر کے آخری مصرعہ پر شہیر کی غزل کو سراہا واہ واہ بھائی بہت ہی عمدہ آپکے لفظوں میں تو

.. بہت گہرائی ہے بہت ہی اچھی غزل پڑھی آپنے

آپکو پتا ہے میری جو گرل فرینڈ ہے اسے غزلیں بہت پسند ہیں اور وہ مجھ سے سنا چاہتی ہے لیکن

مجھے یار آتی ہی نہیں ہے اس لیے تھوڑا ناراض رہتی ہے لیکن پیار بہت کرتی ہے مجھ سے اب

.. آپکی پڑھی ہوئی غزل میں اسے سناؤنگا

بیس اکیس سال کا لڑکا اب شہیر کو اپنے دل کا حال بتا رہا تھا کیا میں آپکا نام جان سکتا ہوں اس

.. لڑکے نے شہیر سے پوچھا

.. میرا نام شہیر خان ہے اوہ اچھا میرا نام حسن ہے آپ سے مل کر اچھا لگا

میں تو کب سے آپکو کوئی انگریز سمجھ رہا تھا لیکن جب اپنے غزل پڑھی جب پتا چلا کہ آپ تو .. پاکستانی ہیں

.. شہیر نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں حسن اب ہیڈ فوم لگا کر گانے سننے لگا .. شہیر نے لندن آکر جونس کو کال کی تھوڑی باتوں کے بعد شہیر نے جونس کو کہا جونس میں نے اپنے شیرز تمہارے بزنس سے الگ کر لیے ہیں اور اسمگلنگ کا بھی کام وائنڈ اپ ... کر دیا ہے اب تم کوئی اور ڈھونڈ لے نہ میں اب یہ کام نہیں کر سکتا شہیر نے جونس سے کہا .. کیوں شہیر کیا مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہے یا بزنس میں کوئی تمہیں لوس ہوا ہے .. نہیں میں بس اب یہ کرنا نہیں چاہتا بس یہی بتانا تھا شہیر نے کہتے ہوئے کال کٹ کی لوس تو ہو گیا ہے بہت شہیر نے کہتے ہوئے ماہی کو یاد کیا تم قاتل ہوا سمگلر ہو ڈیول ہو تم خوف آتا ہے مجھے تم سے ماہی کی باتیں شہیر کے کان میں گونجنے لگی شہیر اب کار سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

شہیر جو لندن کی سڑکوں پر بے مقصد گھوم رہا تھا کافی رات ہو چکی تھی سنسان سڑک پر اکیلا چلتا .. شہیر

تیز بارش جو ٹھنڈ میں بہت اضافہ کر رہی تھی بلیک تھری پیس سنہری بال جو بڑھے ہوئے تھے اور شہیر کے منہ پر آرہے تھے شیو جو بھڑی ہوئی تھی گرے آنکھیں جو سرخ ہوئیں تھیں .. ٹھنڈ کی وجہ سے شہیر کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے

شراب کی بوتل ہاتھ میں لیے پیتا ہوا شہیر ایک سڑک کے بیچ میں بیٹھ گیا اور آسمان کی طرف .. دیکھ کر چیخنے لگا

.. ماہی کیوں نہیں مل سکتی تم مجھے ماہی

.. آئی لو یو

پلیز آ جاؤ ماہی شہیر روتے ہوئے ماہی کو پکار رہا تھا شہیر کو ماہی کی بات یاد آئی کیا یہاں ہر وقت بارش ہوتی ہے۔۔

جس طرح ٹوٹ کے گرتی ہے زمین پہ بارش

.. اس طرح خود کو تیری ذات پر مرتے دیکھا ہے

شہیر نے ماہی کو سوچتے ہوئے شعر پڑھا ماہی کا سامنے سے ابھرتا عکس شہیر کو دکھا ماہی تم آگئیں ماہی مجھے پتا تھا تم آ جاؤ گی شہیر جو سڑک پر گرا ہوا تھا سامنے سے کسی کا عکس شہیر کے .. اور قریب آنے لگا

.. شہیر تم یہاں کیا کر رہے ہو ماہی تم آگئیں شہیر نے روتے ہوئے کہا

میں ماہی نہیں ہوں میں جینی ہوں اٹھو تم تو بہت بھیگ گئے ہواٹھو جینیفر نے شہیر کو اٹھا کر کار میں بٹھایا ..

ماہی ہو تم شہیر نے شراب کے نشے میں کہا نہیں میں ماہی نہیں میں جینی ہوں جینیفر نے ڈرائیو کرتے ہوئے شہیر سے کہا ..

جینی تم جینی ہو جینی شہیر کہتا ہوا کار میں سو گیا جینیفر شہیر کو اب اپنے گھر لے آئی تھی جینی .. نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا کیا ہو گیا ہے تمہیں شہیر جینی نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے عشق ہو گیا ہے شہیر نے مسکراتے ہوئے کہا کون ہے وہ جس سے شہیر خان کو عشق ہو گیا ہے جینیفر نے ہنستے ہوئے کہا ماہی سے ماہی سے عشق ہو گیا ہے مجھے شہیر نے .. جینیفر سے کہا ..

جینیفر نے شہیر کے گیلے بالوں کو خشک کیا جینیفر اب شہیر کے پاس آکر بیٹھ گئی جینیفر نے شہیر کو بلینکٹ اوڑھا دیا تم بہت ڈرنک کرنے لگے ہو شیری جینیفر نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا .. جو ڈرنک کر رہا تھا

بابا کہتے ہیں کہ ماہی کو بھول جائو تو یہ ماہی کو بھولنے میں میری مدد کرے گی شہیر نے نشے کی ... حالت میں جینی سے کہا



تم بہت بدل گئے ہو جینی نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا تمہیں سو جانا چاہیے جینی اب شہیر سے کہہ کر جانے لگی شہیر نے جینیفر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا نہیں جاؤ پلیز مجھ سے باتیں کرو شہیر نے روتے ہوئے جینیفر سے کہا جینی اب شہیر کے پاس بیٹھ گئی تھی

کون ہے وہ کیا تم مجھے اسکی پکس دکھائو گے جینی نے شہیر سے کہا ہاں میرے پاس اسکی اور میری شادی کی پکس ہیں اور بھی بہت ساری پکس ہیں شہیر نے موبائل میں پکس دکھاتے ہوئے جینی سے کہا اچھی ہے نہ بہت معصوم ہے میری ماہی شہیر نے موبائل کو رکھتے ہوئے کہا...

تمہاری شادی ہو گئی ہے جینی نے اپنے آنسوؤں چھپاتے ہوئے کہا نہیں ہونے والی تھی لیکن وہ .... کمینا بلانج آگیا اور اسے لے گیا شہیر نے جینی سے کہا

کیا مطلب کون بلانج جینی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا بلانج سے ماہی محبت کرتی ہے شہیر نے شراب کو رکھتے ہوئے کہا اور تم بھی ماہی سے محبت کرتے ہو جینی نے شہیر کی آنکھوں میں ... دیکھتے ہوئے کہا

نہیں میں اس سے محبت تو نہیں کرتا میں تو ماہی سے عشق کرتا ہوں شہیر نے مسکراتے ہوئے .. جینی سے کہا

.. کمرے میں لیمپ کی ہلکی ہلکی پیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی

کیا وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے جینی نے شہیر سے گھبراتے ہوئے پوچھا شہیر جو مسکرا رہا تھا .. اب خاموش ہو گیا تھا نہیں وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی شہیر نے روتے ہوئے جینی سے کہا وہ کیوں مجھ سے محبت نہیں کرتی جینی میں تو اسے بلانے سے زیادہ خوش رکھ سکتا ہوں بلانے سے زیادہ چاہتا ہوں پھر وہ مجھ سے کیوں محبت نہیں کرتی کیوں وہ مجھ سے اب ڈرتی ہے میرے قریب آنے سے ڈرتی ہے میرے وجود سے اسے گھن آتی ہے میری آنکھوں سے اسے خوف .. آتا ہے شہیر چیختے ہوئے جینی کو بتایا

میری آنکھوں پر تو کتنی لڑکیاں مرتی ہیں میری خوبصورتی پر کتنی لڑکیاں مرتی ہیں لیکن وہ مجھ .. پر کیوں نہیں مرتی

شہیر اب روتے ہوئے جینی سے پوچھ رہا تھا شہیر اب بچوں کی طرح چیخ چیخ کر رونے لگا جینی .. اب شہیر کی حالت کو دیکھ کر رونے لگی شہیر پلینز خاموش ہو جائو

وہ مجھ سے کیوں محبت نہیں کرتی وہ کیوں بلانے سے محبت کرتی ہے شہیر جواب تھک گیا تھا .. دیوار سے ٹیک لگا کر خاموش ہو گیا

جینی نے شہیر کے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا شہیر محبت کسی سے آپ زبردستی نہیں کروا سکتے میں بھی تو تم سے محبت کرتی ہوں جیسے تم ماہی سے کرتے ہو جیسے ماہی بلانے سے کرتی ہے جیسے تم میرے نہیں ہو سکتے ویسے ماہی تمہاری نہیں ہو سکتی جیسے تمہارے

دل پر ماہی کے نام کی مہر لگی ہے ایسے ہی میرے دل پر تمہارے نام کی مہر لگی ہے ماہی کے دل پر بلانج کی اب تم بتاؤ کیا ماہی کو چھوڑ کر تم مجھ سے محبت کر سکتے ہو جینی نے روتے ہوئے شہیر سے پوچھا ..

.. شہیر نے روتے ہوئے جینی سے انکار کیا ایسے ہی ماہی بلانج کو چھوڑ کر تمہاری نہیں ہو سکتی اگر میں تمہیں کڈنیپ کر کے اپنے پاس رکھ لوں اور زبردستی شادی کر لوں تم سے تو بتاؤ ماہی کو .. بھلا سکو گے تم جینی نے روتے ہوئے شہیر سے پوچھا

شہیر نے ایک بار پھر اپنی گردن نہ میں ہلائی تو بس شہیر یہی پیار ہے کہ آپ اپنی محبت کو خوش ہو تا دیکھیں چاہے وہ آپ کے پاس ہے یا نہیں محبت تو قربانی مانگتی ہے تو اب بتاؤ کیا تم ماہی کی ... خوشی میں خوش ہونا چاہو گے جینی نے شہیر کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا

.. شہیر جو رو رہا تھا اب جینی کی باتیں شہیر کے دل پر اثر کر رہیں تھیں

تمہیں پتا ہے شہیر مجھے تم سے کتنی محبت ہے جینی نے روتے ہوئے شہیر کے چہرے کو اپنے .. ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

میں تو بچپن سے تم سے بہت محبت کرتی ہوں جب تم بچپن میں لندن آتے تھے مجھے جب سے .. تم سے محبت ہے

تمہیں پتا ہے اس دن جب تم مجھے مول میں ملے تھے اور تم نے ماہی کا بتا کر مجھے کتنی ازیت دی تھی ..

ابھی تک میں تو تمہارے لیے اکیلی ہوں جینی کہتے ہوئے کبرڈ سے ایک ایلیم لے آئی یہ دیکھو یہ ہمارے بچپن کی تصویریں جینی نے شہیر کے آگے ایلیم کرتے ہوئے کہا شہیر اور جینیفر کی بچپن کی تصویریں ویکینڈ پکس یونیورسٹی پکس شہیر نے دیکھتے ہوئے جینیفر سے کہا تمہارے ... پاس میری ساری تصویریں ہیں

جینی نے روتے ہوئے ایلیم کو سائڈ میں رکھا تم میرے پاس آ جاؤ ہم دونوں بہت خوش رہیں ... گیس شہیر جینی اب روتے ہوئے شہیر سے کہ رہی تھی

جینی کیا تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو شہیر نے روتے ہوئے جینی سے پوچھا ہاں میں بہت محبت .. کرتی ہوں تم سے جینی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

.. لیکن میں تو ماہی سے محبت کرتا ہوں جینی شہیر نے جینی کو دیکھتے ہوئے کہا مجھے معلوم ہے لیکن میں تمہارا آخری سانس تک انتظار کرونگی کبھی میری کمی محسوس ہو تو مجھے یاد کر لے نہ میں آ جاؤنگی۔۔۔۔

.. جینی اب روتے ہوئے شہیر کے گلے لگ گئی تھی شہیر بھی اب جینی سے مل کر رو رہا تھا

مجھے معاف کر دینا جینی میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے شہیر روتے ہوئے جینی سے کہ رہا تھا۔۔۔

شہیر اب روتے ہوئے چپ ہو گیا تھا اور وہیں سو گیا جینی فراب شہیر پر بلیںکٹ ٹھیک کر کے وہاں سے چلی گئی۔۔

شہیر صبح سے ہی الٹیاں کر رہا تھا اور شہیر بے ہوش ہو گیا تھا جینی فرنے ڈاکٹر کو بلا یا ڈاکٹر نے ... جینی فر کو شہیر کی کنڈیشن بتائی

انکی کنڈیشن اچھی نہیں ہے انکی شراب آپ کو چھٹوانی ہوگی ان کے لنگس خراب ہو رہے ہیں .... ان کا بہت خیال رکھنا ہے آپکو ڈاکٹر بول کر چلے گیا

جینی فر شہیر کو دیکھ رہی تھی تم نے کیا حالت بنالی اپنی شہیر جینی فر روتے ہوئے شہیر کو دیکھ رہی تھی شہیر جو بے ہوش لیٹا ہوا وہ شہیر لگ نہیں رہا تھا آنکھوں کے نیچے ہلکے بڑھی ہوئے شیو .... سنہری بال جو بڑھے ہوئے تھے زرد رنگت شہیر بہت بیمار لگ رہا تھا

تم کہاں جا رہے ہو شیر می تمہیں ڈاکٹر نے ریسٹ کا کہا ہے جینی فر نے شہیر سے کہا جواب اپنے شوز پہن رہا تھا .....

پتا ہے مجھے ڈاکٹر نے کیا کہا ہے لیکن میں اب واپس پاکستان جا رہا ہوں شہیر نے جینی فر کو بتایا .....

کیا مطلب تم جارہے ہو جینیفر نے حیران ہوتے ہوئے شہیر سے پوچھا میں ساری زندگی تو یہاں نہیں رہ سکتا اور اب میرے پاس ٹائم بھی تو بہت کم ہے اس لیے میں پاکستان جا رہا ہوں شہیر نے جینیفر کو دیکھتے ہوئے کہا اور ہاں تم میری مدد کرو گی پاکستان بھجوانے میں شہیر نے .... مسکراتے ہوئے کہا

میں کیا مدد کرونگی جینی اب شہیر کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی تمہیں بابا ضرور کال کریں گے تو تم ان سے کہنا کہ میں تمہارے پاس ہی ہوں ٹھیک ہے انہیں یہ نہ پتا چلے کہ میں پاکستان میں ہوں تم کہ تو دو گی نہ شہیر نے جینیفر سے کہا جو بہت خاموش تھی شہیر کیا تم ماہی کے پاس جاؤ گے جینی نے شہیر سے پوچھا دیکھو اگر تم ماہی کے پاس جاؤ گے تو میں تمہارے بابا کو خود کال کر کے .... بتا دوں گی کہ تم پاکستان چلے گئے ہو جینی نے شہیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

دیکھو جینی میں ماہی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائوں گا بس اس سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں بس ایک بار بات کرنا چاہتا ہوں شہیر کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں تم ماہی کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچائو گے نہ شہیر دیکھو وہ اب شادی کرنے جا رہی ہے اسکو اسکی زندگی میں خوش ہونے دو جینی نے شہیر کے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا میں بس ایک بار ملنا چاہتا ہوں ماہی سے شہیر نے جینی کی طرف ..... دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے پھر اگر تم مجھ سے ایک وعدہ کرتے ہو تو میں تمہیں جانے دوں گی جینی نے شہیر کہا کیسا وعدہ بولو شہیر نے جینی سے پوچھا تم وعدہ کرو کہ ماہی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائو گے جینی نے شہیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہا کیا تمہیں لگتا ہے کہ ماہی کو کوئی نقصان دوں گا شہیر نے جینی کو دیکھتے ہوئے کہا جو خود بہت پریشان تھی ٹھیک ہے تو پھر تم جاسکتے ہو جینی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جینی شہیر کو اب ایئر پورٹ لے آئی تھی وعدہ تو پکا والا کیا ہے نہ شہیر .... کہیں وہ بچپن والا پرومس تو نہیں کیا جو گھر جا کر تم بھول جاتے تھے

جینی نے شہیر کو چھیڑا شہیر اور جینی دونوں ہنسنے لگے نہیں اب پکا والا پرومس کیا ہے شہیر جس کے ہنستے ہوئے آنکھوں سے پانی بہنے لگے تم بہت اچھی ہو جینی شہیر نے جینیفر کو دیکھتے ہوئے کہا جینی جس کی آنکھیں شہیر کے جانے سے نم ہو رہی ہیں تمہیں میری طرف دیکھو جینی میں اب کبھی لندن نہیں آؤں گا کیونکہ نہ میرے پاس اب وقت ہے نہ میں یہاں آنا چاہتا ہوں شہیر نے ... جینیفر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو تم میرا انتظار نہیں کرنا میں اب پاکستان میں ہی رہنا چاہتا ہوں اب کبھی لندن نہیں آؤں گا تمہیں جیری شو پسند کرتا ہے تم اس سے شادی کر لیں نا میری لیے اپنی زندگی کو برباد نہیں کرنا

.....

جیری شوکی شادی ہو گئی ہے تھوڑے دن پہلے اسکا ریسپشن تھا جینی نے شہیر کو مسکراتے ہوئے بتایا کیا واقعی اسکی شادی ہو گئی ہے شہیر نے حیران ہوتے پوچھا ہاں اسکی شادی ہو گئی ہے اچھا چلو تو پھر کوئی بات نہیں تم ویسے ہی بہت کیوٹ ہو تمہیں کوئی اور لڑکا مل جائے گا تم اس سے شادی کر لیں نا شہیر نے جینی کو کہا کیا شادی کرنا لازمی ہے اور میری زندگی ہے میری مرضی کہ میں شادی کروں یہ نہیں تم اپنے فضول مشورے اپنے پاس رکھو سمجھ آئی بات جینی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے شہیر نے جینی کو دیکھتے ہوئے کہا

.....

جینی تم میری بہت اچھی ایک دوست ہو میں اب یہاں سے جا رہا ہوں اور اب شاید تم مجھے کبھی نہ دیکھ پاؤ شہیر نے جینی سے کہا تم بار بار ایک ہی بات کیوں کر رہے ہو کہ تم نہیں آؤ گے یہاں میں تمہارا انتظار کرونگی جینی صرف شہیر کی ہے میں تمہارا آخری سانس تک انتظار کرونگی جینی نے روتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر اب جینی کے گلے لگ کر رونے لگا جینی نے شہیر کو خود سے دور کیا اگر اس طرح تم کرو گے تو تمہیں واپس بھیجنا میرے لیے مشکل ہو جائے گا تم جائو اب جینی نے مسکراتے ہوئے شہیر سے کہا شہیر جواب جینی کے گال پر کس کر کے اب جینی سے بہت دور جا رہا تھا جینی جواب اپنی محبت کو خود سے بہت دور جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔



جورج جو کسی کام سے ایئر پورٹ آیا تھا سامنے ٹیکسی لیتے ہوئے جورج کو شہیر دکھا سر یہاں کیا.... کر رہیں ہے جورج کہتا ہوا شہیر کے پاس گیا

سر آپ یہاں آپ تو لندن میں تھے نہ یہاں کیسے آگئے سر آپ کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا.... جورج نے شہیر سے کہا

دیکھو جورج بات سمجھنے کی کوشش کرو میں یہاں کسی کو نقصان نہیں پہنچانے آیا میں بس ایک دفعہ ماہی سے ملنا چاہتا ہوں میں فارم ہاؤس چلا جاؤنگا گھر بھی نہیں جائوں گا تم پلیز بابا کو میرے بارے میں نہیں بتانا کہ میں پاکستان ہوں شہیر نے پریشان ہوتے ہوئے جورج سے کہا سر آپ کو ہو کیا گیا ہے جورج جو شہیر کو اس طرح دیکھ کر شوکڈ ہو گیا تھا دیکھو میرے پیارے جورج تمہیں لگتا ہے کہ میں ماہی کو کوئی نقصان پہنچاؤنگا میں بس اس سے ایک بار بات کرنا چاہتا ہوں.... تم پلیز بابا کو نہیں بتانا کہ میں یہاں ہوں ورنہ وہ مجھے لندن واپس بھیج دیں گے

تم نہیں بتاؤ گے نہ شہیر نے بچوں کی طرح جورج سے کہا ٹھیک ہے سر میں نہیں بتاؤنگا کہ آپ یہاں ہے جورج نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا ابھی آپ کہاں جا رہے ہیں جورج نے شہیر سے پوچھا میں ابھی فارم ہاؤس جا رہا ہوں شہیر نے جورج کو بتایا ٹھیک ہے میں ڈروپ کر دیتا ہوں جورج نے شہیر سے کہا ٹھیک ہے چلو شہیر جواب جورج کے ساتھ فارم ہاؤس کے باہر کھڑے

تھے ٹھیک ہے سر میں اب چلتا ہوں کوئی کام ہو تو کال پر بتا دینا میں آ جاؤنگا جورج شہیر سے کہ ..... کروہاں سے چلا گیا شہیر اب جورج کہ جاتے ہی شہیر اب فارم ہائوس سے چلا گیا شہیر اب ماہی کو ڈھونڈ رہا تھا جورج نے بتایا تھا کہ اسکی شادی ہو رہی ہے اور شوپنگ اسٹارٹ ہو چکی ہیں شہیر کو جورج کی بات یاد آئی شہیر اب ایک مول میں تھا کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد ..... شہیر کو ماہی دیکھی جواب اپنا برائیڈل ڈریس سلیکٹ کر رہی تھی شہیر جو دور کھڑا ماہی کو دیکھ رہا تھا ماہی اب پہلے سے بہت بہتر ہو چکی تھی آنکھوں کے نیچے حلقے پیلی رنگت اب ٹھیک ہو چکی تھی اوہ مسٹر شہیر آپ آج کیا آپ اپنی شادی کی شوپنگ کرنے آئیں ہے کیا پاس کھڑی امبر نے شہیر کو چھیڑا شہیر نے امبر کو دیکھا اوہ آپ تھوڑی ہیلو ہائے .... کہ بعد شہیر نے امبر سے ہیلپ مانگی کین یو پلزز ہیلپ می مس امبر یس شور امبر نے شہیر سے کہا شہیر نے ماہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ سامنے جو لڑکی برائیڈل ڈریسز دیکھ رہی ہے نہ آپ اس کو جا کر کہیں کہ وہ لیفٹ والا ڈریس لے آپ میری ہیلپ کریں گی نہ مس امبر شہیر نے امبر سے کہا امبر شہیر کو دیکھ کر شوکڈ تھی کہ کیا یہ وہی شہیر خان ہے جو مجھے اس دن مول میں ملا تھا میں آپ کی ہیلپ ضرور کرونگی امبر کہتی ہوئی دور ..... کھڑی ماہی کے پاس گئی

ہیلو میم امبر نے ماہی سے کہا جی آپ کون ماہی نے امبر سے کہا میں کب سے آپ کو نوٹ کر رہی ہوں شاید آپ کنفیوز ہیں ڈریس سلیکٹ کرنے میں امبر نے ماہی سے مسکراتے ہوئے کہا ہاں میں اپنا برائیڈل ڈریس لینے آئی ہوں لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کونسا لوں ماہی نے .... مسکراتے ہوئے امبر سے کہا

اوہ اگر آپ میری بات مانیں تو آپ یہ لیفٹ والا لیں کیونکہ یہ آپ پر بہت سوٹ کریگا باقی آپ کی مرضی ہے امبر نے مسکراتے ہوئے کہا تھینک یو سوچ آپ نے تو مجھے ٹینشن فری کر دیا میں اب یہ والا ہی لوں گی ماہی نے مسکراتے ہوئے امبر سے کہا امبر اب مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور دور کھڑے شہیر کے پاس آگئی اس نے وہ لیفٹ والا ہی لیا ہے کیا وہ آپ کی گرل فرینڈ ہے امبر نے ہنستے ہوئے شہیر سے پوچھا جب ہی امبر کی بیٹی آگئی ماما بابا آگئے ہیں چلیں ہاں ٹھیک ہے..... ہے چلتے ہیں چلیں تو مسٹر شہیر اللہ حافظ امبر مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

شہیر اب ماہی کے پیچھے گیا ماہی جواب کچھ ڈریسز دیکھ رہی تھی شادی کی شوپنگ ہو رہی ہے بہت خوش دکھ رہی ہو شہیر نے ماہی سے کہا ماہی شہیر کی آواز پر پلٹی تم تم یہاں کیا کر رہے ہو ماہی جو شہیر کو دیکھ کر بہت گھبرا گئی تھی اب شہیر سے پیچھے ہونے لگی دیکھو ماہی ڈرو نہیں مجھ سے میں بس ایک بات کرنا چاہتا ہوں تم سے ماہی پلیز میری بات سنو شہیر جواب ماہی سے کہتا ہو اور رہا تھا پاس نہیں آنا میرے دور ہو جاؤ بلاج ماہی جس کی آواز نہیں نکل رہی تھی ماہی مجھ

سے نہیں ڈرو میری بات تو سنو شہیر ماہی کہ رہا تھا سامنے سے آتا بلانج شہیر کو دکھا شہیر بلانج کو  
..... دیکھ کر وہاں سے چلا گیا

کیا ہوا ماہی ابوری تھنک از او کے شہیر نے ماہی سے جو بہت گھبرائی ہوئی تھی ماہی نے اپنے بال  
ٹھیک کرتے ہوئے اپنے آس پاس دیکھا ہاں میں ٹھیک ہوں چلو یہاں سے چلتے ہیں ماہی اب  
بلانج کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلی گئی شہیر جو مول سے روتا ہوا روڈ پر بھاگ رہا تھا کافی دیر بھاگنے  
کہ بعد شہیر اب فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا ماہی میری بات تو سنو میں مر رہا ہوں شہیر نے روتے  
.... ہوئے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

سورج ڈوب چکا تھا ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں شہیر اب فارم ہائوس میں آگیا تھا شہیر نے فارم  
ہائوس کا گیٹ کھولا کہاں چلے گئے تھے تم میں کتنا ڈر گئی تھی کتنی رات ہو گئی ہے کہاں چلے گئے  
تھے تم شہیر کو اب ماہی کا لمس اپنے سینے پر محسوس ہوا شہیر جو بہت تھکا ہوا الگ رہا تھا شہیر اب  
آنکھوں میں آنسو لیے اوپر چلا گیا سامنے بیلکنی پر کھڑی ماہی شہیر کو محسوس ہوئی کیا یہاں ہر  
وقت بارش ہوتی ہے شہیر اب اپنے روم میں آچکا تھا بچاؤ پلیز کوئی مجھے دیکھ رہا ہے وارڈروب  
کے پیچھے کوئی ہے شہیر کو اب اپنے پیر پر ماہی کا لمس محسوس ہوا فارم ہائوس بالکل ویسا ہی تھا جیسا  
ماہی اور شہیر چھوڑ کر گئے تھے بیڈ پر پڑے گلاب کے پھول جو شہیر صبح ماہی کے لیے لاتا تھا

ناشتے کی ٹرے جو ماہی نے غصے میں پھینک دی تھی شہیر کی شرٹ جو جس سے ماہی نے کیچپ... کے ہاتھ صاف کیے تھے بیڈ پر رکھا وہ بلینکٹ جس سے ماہی اپنا چہرہ شہیر سے چھپاتی تھی شہیر اب بیڈ پر لیٹ گیا تھا شہیر اب رونے لگا ماہی کہاں ہو تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی تم.... ماہی میں مر رہا ہوں شہیر جس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اب گر رہے تھے

شہیر جواب شہیر نہیں رہا تھا ماما آج آپ مجھے بہت یاد آرہی ہیں اگر آپ ہوتیں تو آپ ماہی کو منایتی میرے لیے میں جانتا ہوں شہیر کہتا ہوا رو رہا تھا شہیر اب روتا ہوا بیٹھ گیا تھا روم میں اندھیرے کی وجہ سے شہیر کو کارپیٹ پر کچھ چیز چمکتی نظر آئی شہیر نے اپنے آنسو صاف کیے شہیر نے دیکھا تو وہ ماہی کی رنگ تھی تمہیں پتا ہے یہ بلاج نے دی ہے مجھے میرے فیوچر ہسبینڈ نے اوقات ہی کیا ہے اس انگھوٹھی کی شہیر کو اب وہ رات یاد آئی شہیر نے انگھوٹھی کو اپنی مٹھی میں بند کر لیا شہیر اب کھڑکی کے پاس کھڑا رو رہا تھا شہیر کو کچھ یاد آنے پر شہیر نے وارڈروب کھولی یہ بہت بھاری میکسی ہے اور میرے سارے بال بھی اس میں الجھ گئے ہیں شہیر کو اب روتی ہوئی ماہی یاد آئی شہیر کے چہرے پر اب مسکراہٹ پھیل گئی شہیر اب روتے ہوئے ایک بار پھر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

بلیک ٹی شرٹ پر بلیک جیکٹ لیے شہیر خان اب کار میں بیٹھا بے مقصد گھوم رہا تھا ڈھلتا سورج فضا میں خاموشی شہیر خان کی کار سی سائیڈ پر آکر رکی سمندر کے پاس کھڑا بلاج جو ماہی کو پکڑ رہا ..... تھا بلاج اور ماہی کے قہقہوں کی آوازیں شہیر خان کو سنائی دے رہیں تھیں

بلاج ماہی کو پکڑ رہا تھا شہیر کو ان دونوں کے قہقہوں کے سوا اور کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا شہیر خان جو حسرت سے ماہی کو دیکھ رہا تھا دیکھ کر ماہی جو بلاج کو پیچھے دیکھ رہی تھی سامنے پڑا پتھر ماہی کو نظر نہیں آیا شہیر کے زباں سے اچانک ماہی کے لیے نکلا جب ہی اچانک بلاج نے ماہی کو سنبھالا دیکھ کر یار ماہی وہ تمہیں لگ جاتا بلاج جو ماہی کو پکڑے ہوئے کہ رہا تھا تم ہونا مجھے ہر بار ..... سنبھالنے کیے ماہی نے مسکراتے ہوئے بلاج سے کہا

ماہی نے بلاج کے گرد ایک سمندر کی گیلی ریت کی مدد سے بلاج کے گرد ایک گول دائرہ بنایا اب اس میں سے باہر نکل کر دکھاؤ ماہی ہنستے ہوئے بلاج سے کہ رہی تھی جب ہی اچانک سمندر کی لہروں نے وہ دائرہ مٹا دیا بلاج اب ہنستا ہوا ماہی کے پیچھے بھاگا ماہی بھی ہنستے ہوئے بھاگ رہی ..... تھی شہیر جو ماہی اور بلاج کو دیکھ کر ہنس رہا تھا

شہیر نے کار کے شیشے پر اپنا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا شیریں محبت تو وہ ہوتی ہے جب آپ اپنے محبوب کی خوشی میں خوش ہونا سیکھ لیں چاہے وہ آپ کے پاس ہو یا نہ ہو شہیر کو جینی کی بات یاد .... آئی تم صحیح کہتی ہو جینی میں اب ماہی اور بلاج کو دیکھ کر مسکرا رہا ہوں

اب بلاج کو نقصان پہنچانے کی تمنا نہیں ہے مجھ میں شہیر نے روتے ہوئے خود سے کہا اور اور  
..... کارڈرائیو کر کے وہاں سے چلا گیا  
سر آپ کتنی ڈرنک کریں گے جورج نے شہیر سے کہا جو اس وقت فام ہاؤس میں تھا اور ڈرنک کر رہا  
تھا۔۔۔

سردی کی اتنی شدت روم میں تھی لکڑیوں کے جلنے کی آواز پورے کمرے میں آرہی تھی۔۔۔  
جورج تمہیں پتا ہے تم بہت خوش نصیب ہو تمہیں میرب ملی ہے وہ بالکل ماہی جیسی ہے شہیر  
نے شراب کا گلاس رکھتے ہوئے جورج سے کہا۔۔۔  
جورج بھی نم آنکھوں سے مسکرا رہا تھا جی سر۔۔۔  
اور میں ایک بد نصیب جسے ماہی نہیں مل سکی شہیر نے چیئر سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔  
سر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے پلیز آپ اور ڈرنک نہ کریں جورج نے شہیر کے پاس  
بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں یاد ہے جورج پچھلے سال کا دسمبر ہم نے لندن میں کتنا انجوائے کیا تھا تمہیں یاد ہے نیو  
ایئر کی رات تم نے نشے میں ایک لڑکی کو کس کر دی تھی اور وہ بھی تم میں کھو گئی تھی اور اس  
وقت اسکا بوئے فرینڈ آگیا تھا اور تم کیسا بھاگے تھے ڈر کر شہیر نے ہنستے ہوئے جورج سے  
کہا۔۔۔۔

جورج اور ڈیول اب ایک سال پیچھے اپنی یادوں میں کھو گئے تھے۔۔۔

اس سال کو گڈ بائے کرنے کے لیے لندن کہ روڈ پر بہت سے لوگ کھڑے تھے برف باری نے لندن کہ روڈ کو سفید چادر اوڑھادی تھی۔۔۔۔

ایسے میں شہیر خان ایک لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرنے میں مصروف تھا بلیک تھری پیس گرے آنکھیں سنہری بال جو تھوڑے ماتھے پر آرہے تھے۔۔۔

تمھاری گرے آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں پاس کھڑی اینا نے شہیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جس پر شہیر نے مسکراتے ہوئے اینا کے بال کان کے پیچھے کیے۔۔۔

تم پر بلیک کلر بہت خوبصورت لگتا ہے اینا نے شہیر کے کوٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر شہیر نے آنکھوں میں شرارت سجائے اینا کو دیکھا یہ بات تو ہے کیونکہ بلیک کلر میں اور ڈیول لگتا ہوں شہیر نے ہنستے ہوئے اینا سے کہا۔۔۔

جس پر اینا مسکرا نے لگی۔۔۔

شہیر نے اینا کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی کیا آج رات تم فری ہو۔۔۔۔

جس پر اینا نے شہیر کی گرے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا سوری اینا مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب تمھارا کیا کوئی بوئے فرینڈ ہے شہیر نے اپنی گرے آنکھوں کو چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔۔



ہاں میرا بوئے فرینڈ ہے اینا نے شہیر کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر شہیر نے حیران ہوتے ہوئے اینا کو دیکھا۔۔۔

.. کیا تم مجھ سے فلرٹ کر رہیں تھیں

.. تھوڑا بہت

شہیر کی بات پر اینا نے ہنستے ہوئے شہیر کو آنکھ ماری۔۔۔

... اور تمہیں پتا ہے میرا بوئے فرینڈ تمہارے پیچھے ہی ہے

شہیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے سے ایک بوڈی بلڈر آدمی جو شہیر کو گھور رہا تھا اور شہیر کے

... پاس ہی آرہا تھا

جب ہی جورج کی آواز شہیر کے کان میں گونجی بھاگ شیری جورج شہیر کے بھاگتے ہوئے

... قریب آرہا تھا اور اسے بھاگنے کا اشارہ کر رہا تھا

شہیر اور جورج دونوں بھاگ رہے تھے جب ہی بھاگتے ہوئے شہیر نے پھولے ہوئے سانس

سے جورج سے کہا یا جورج ہم بھاگ کیوں رہے ہیں شہیر کی بات پر جورج نے شہیر کو پیچھے

... دیکھنے کا اشارہ کیا جہاں دو لڑکیاں کھڑی جورج اور شہیر کو دیکھ کر بہت ہنس رہی تھی

شہیر اور جورج دونوں رکھے اور سانس لیا کیا یہ ہمارے ساتھ پرینک کر رہیں تھیں لیکن ان

... کے بوئے فرینڈ جورج نے شہیر سے کہا

جس پر دونوں لڑکیوں نے شہیر اور جورج سے ہسنتے ہوئے کہا کب سے بور ہو رہے تھے تو سوچا ... تھوڑا پرینک ہی کر لیں تم دونوں سے جس پر شہیر نے غصے سے جورج کی طرف دیکھا

جورج اب ایک بار پھر بھاگ رہا تھا اور شہیر جورج کے پیچھے بھاگ رہا تھا بھاگتے بھاگتے دونوں ... روڈ پر گر گئے جو برف باری سے نرم گدا بنا ہوا تھا اور ہسنے لگے

جب ہی آتش بازی کی آوازیں ہوئیں گونجی اور سامنے بلڈنگوں پر بڑا بڑا سا پیپو نیو ایر لکھا ہوا تھا شہیر اور جورج نے کھڑے ہو کر تیز آواز میں کہا بائے بائے دسمبر اور دونوں ہسنتے ہوئے

..... مستی کرتے ہوئے لندن کے روڈ پر برف باری میں نیو ایر نائیٹ انجوائے کرنے لگے

... شہیر اور جورج دونوں کی آنکھیں نم تھیں اور اپنے ماضی کی یادوں سے باہر آئے

تم بھی کیا مجھے ایسا سمجھتے ہو جورج جیسے ماہی سمجھتی ہے بابا نایاب سب کہہ رہے ہیں میں واپس چلا جاؤ لیکن یار کوئی سمجھتا نہیں ہے میں ماہی سے محبت کرتا ہوں جورج میں واپس کیسے چلا جاؤ

... شہیر رو رہا تھا

سر میں آپ کو ایسا نہیں سمجھتا جس پر شہیر نے جورج کو ٹوکا آج میں لندن والا شیر ی اور تو

... جورج جیسے ہم لندن میں رہتے تھے

... شہیر کی بات پر جورج شہیر کے گلے لگ گیا اور دونوں بچوں کی طرح رونے لگیں

شیری جینی بہت پیار کرتی ہے تجھ سے وہ تیرے انتظار میں ہے تو چلا جالندن جورج نے شہیر  
... سے روتے ہوئے کہا

تجھے بھی پتا ہے جینی مجھ سے محبت کرتی ہے شہیر نے مسکراتے ہوئے جورج سے کہا جس پر  
... جورج نے آنسو صاف کرتے ہوئے شہیر سے کہا

جب سے میں تم سے ملا اور جینی سے ملا ہوں مجھے جب ہی پتا لگ گیا تھا کہ جینی تجھے پسند کرتی  
ہے اور وہ روز مجھ سے تیری خیریت معلوم کرتی ہے ایسا کوئی دن نہیں ہوتا وہ تجھے یاد نہیں  
... کرتی ہو

آج بھی تیرے لیے بیٹھی ہے انتظار میں وہ تجھے بہت خوش رکھے گی تو بھول جائے گا ماہی کو  
... جورج نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

... شہیر نے ہنستے ہوئے جورج سے کیا تجھے لگتا ہے میں ماہی کو بھولونگا کبھی

.. شہیر تو چلا جا واپس لندن جورج نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

.. میرے پاس وقت نہیں ہے اب شہیر نے بہتے ہوئے آنسو سے کہا

... کیا مطلب تیرے پاس وقت نہیں ہے جورج نے حیران ہوتے ہوئے شہیر سے پوچھا

میں مر رہا ہوں جورج میرے لنگس خراب ہو گئے ہیں میں اب تم لوگوں کی زندگی سے بہت

.. دور چلا جاؤنگا شہیر نے ہنستے ہوئے جورج سے کہا

تجھے پتا ہے کہ تیرے لنگس خراب ہیں اور تو پھر بھی ڈرنک کر رہا ہے جورج نے روتے ہوئے  
.. شہیر سے کہا

.. میں اب جینا نہیں چاہتا مجھے ماہی چاہیے شہیر نے ہچکیوں سے روتے ہوئے جورج سے کہا  
جورج نے شہیر کے ہاتھ سے ڈرنک لے لی میں تجھے اور نہیں پینے دوں گا جورج اب ڈرنک کو  
.. پھینکنے جا رہا تھا

جورج تجھے تیری میرب کی قسم ہے مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اور پلیز ڈرنک واپس دے  
.. شہیر نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

جورج جواب شہیر کو دیکھ رہا تھا شہیر کے پاس آکر بیٹھ گیا شہیر تجھے ایک بات بتانی تھی جورج  
.. نے شہیر سے کہا

.. ہاں بول کیا بات ہے میں سن رہا ہوں شہیر نے شراب پیتے ہوئے جورج سے کہا  
میں نے اسلام قبول کر لیا ہے مجھے میرب نے اسلام قبول کروادیا ہے جورج نے مسکراتے  
ہوئے شہیر سے کہا اور تجھے پتا ہے اس نے میرا نام کیا رکھا ہے اس نے میرا نام عرش رکھا ہے  
.. وہ کہتی ہے کہ عرش کا مطلب تاج ہے جورج اب ہنستے ہوئے رو رہا تھا  
.. شہیر نے ہنستے ہوئے جورج کو دیکھا مبارک ہو بھائی جورج آپکو

.. اوہ سوری

\*عرش\*

شہیر نے ہنستے ہوئے جورج سے کہا تو میرا ایک کام کرے گا شہیر نے جورج سے کہا ہاں بول کیا .. کام ہے جورج نے شہیر سے کہا

بیڈ سائیڈ ٹیبل پر میری ایک بک ہوگی اسے لے آ شہیر نے تھکے ہوئے لہجے سے جورج سے کہا ..

.. جورج تھوڑی دیر میں بک لے آیا جورج نے شہیر کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا اس میں کیا ہے شہیر نے بک کھول کر جورج سے کہا اس میں میری بچپن سے لے کر اب تک کی کہانی ہے شہیر نے مسکراتے ہوئے جورج سے کہا

.. کیا تو نے بک لکھی ہے اپنی زندگی پر جورج نے حیران ہوتے ہوئے شہیر سے پوچھا ہاں اور اب یہ مکمل ہے بس دو تین پیج ہیں اسکے میری زندگی کی طرح جیسے دو تین دن ہیں تو .. پڑھے گا اسے شہیر نے جورج سے کہا جو رو رہا تھا

میں ضرور پڑھوں گا نام کیا ہے تیری بک کا جورج نے مسکراتے ہوئے شہیر سے پوچھا اس بک کا نام ہے .. زندگی

تجھے پتا ہے میں نے اپنی بک کا نام زندگی کیوں رکھا ہے کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں بہت سے گناہ کیے اپنی زندگی کو سنجیدہ نہیں لیا اپنی ایسا شیوں میں لگا رہا اگر میں اپنی زندگی کو سنجیدہ لیتا برے کام نہیں کرتا تو شاید ماہی میرے پاس ہوتی مجھ سے محبت کرتی شہیر نے روتے ہوئے .... جورج سے کہا

میں اس سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں وہ مجھ سے ڈرتی ہے میری بات نہیں سن رہی اسے میں کیسے بتاؤں میں مر رہا ہوں اسکے لیے اور وہ بلاج کے ساتھ بہت خوش ہے اپنی شادی کی تیاریاں کر .. رہی ہے شہیر نے روتے ہوئے جورج سے کہا  
محبت میں زد نہیں ہوتی محبت تو ہتھیار ڈال دینے کا نام ہے  
.... جورج نے شہیر سے کہا

جس پر شہیر زور زور سے ہسنے لگا اور چیخ کر کہنے لگا یہی تو کیا ہے میں اب اسکی خوشی میں خوش .... ہوں وہ بلاج کے ساتھ خوش ہے

جورج نے شہیر کو بیڈ پر لٹایا جو پورانشے میں تھا رو رو کر سرخ آنکھ ہو چکی تھی جورج شہیر کے ... لیے جو س لینے کچن میں چلا گیا

باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی لکڑیوں کی جلنے کی آواز روم میں خاموشی کو توڑ رہی تھی شہیر نے .. بیڈ پر لیٹے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھا یہاں جانوروں کی آوازیں آرہی ہیں شہیر

... شہیر کو ماہی کی آواز گونجی شہیر مسکرانے لگا

.... یہ رات کی خاموشی یہ عالم تنہائی

... پھر درد اٹھا پھر تیری یاد آئی

..... شہیر نے اپنے آپ سے کہا اور آنکھیں بند کر لی

جورج جب روم میں آیا شہیر سوچا تھا جورج نے شہیر کی بک اٹھائی اور اسے دیکھ رہا تھا روم میں خاموشی باہر تیز بارش کی شدت ہلکی ہلکی لیمپ جلنے کی روشنی پورے روم میں خاموشی جورج نے جیسے ہی بک کھولی اور جورج شہیر کے بچپنے میں چلا گیا۔۔۔

ہائے میرا نام شہیر خان ہے اور تمہارا۔۔۔؟

ایک پندرہ سالہ بچہ سنہری بال جو ماتھے پر آرہے تھے بلیک شرٹ پہنے گرے آنکھیں دودھیا رنگت ایک بہت ہی خوبصورت انگریز لگ رہا تھا۔۔۔۔

میرا نام جورج ہے کیا تم میرے دوست بنو گے ہاں بالکل۔۔۔۔

جورج بتائو میں کیسا لگ رہا ہوں۔

تم ہر وقت بلیک کیوں پہنتے ہو۔۔۔

کیوں کے جورج میں بلیک میں اور زیادہ ڈیول لگتا ہوں۔۔۔۔

تمھاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں لڑکی جو کب سے شہیر کے پاس کھڑی اسکی آنکھوں کی تعریف کر رہی تھی۔۔۔

یار شیریں تیری آنکھیں واقعی بہت خوبصورت ہیں جورج نے شہیر سے کہا۔۔۔۔  
آج نایاب کی ڈول چھپائیں۔۔

نہیں شہیر وہ مرتضیٰ انکل سے ڈانٹ لگوا دے گی۔۔۔

جورج تو میرے ساتھ ہے ڈیول کے ساتھ تجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے شہیر نے اپنی آنکھوں کو گھوماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جورج بھی میری ڈول نہیں مل رہی کیا آپ نے دیکھی ہے چھوٹی سے نایاب جسکی دو چھوٹی چھوٹی پونیاں بنی ہوئی تھیں بڑی بڑی آنکھوں پر چشمہ لگا ہوا پریشان ہوتے ہوئے پورے گھر میں ڈول ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

شیریں یار تو اسکی ڈول دے دے۔۔

یار کیا ہے ہر وقت اس ڈول کے ساتھ کھیلتی رہتی ہے جورج تجھے پتا ہے یہ ڈولز نا مجھے بہت بری لگتی ہیں شہیر نے ڈول کو ہاتھ میں پکڑے منہ بنا کر کھا آج ڈول کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں اور۔۔۔۔



یہ گئے ڈول کے بال شہیر نے ڈول کے بالوں کو قینچی سے کاٹ دیے اور یہ گئے ڈول کے ہاتھ شہیر نے پوری ڈول کا برا حال کر دیا تھا اور جورج اور شہیر دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔  
 .. تجھے کتنے دنوں بعد دیکھ رہا ہوں شہیر تو اور زیادہ خوبصورت ہو گیا ہے یار جو ان ہو کر شہیر بلیک تھری پیس میں ملبوس سنہری بال جو تھوڑے ماتھے پر آرہے تھے گرے آنکھیں جو اب اور بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔

کہاں چلنا ہے شیر یار جینی سے ملنے اتنے دن ہو گئے ابھی تک اس سے ملا نہیں ہوں میں اوکے سر۔۔۔۔

تمہاری گرے آنکھیں بہت خوبصورت ہیں بھاگ شیر ی ہم بھاگ کیوں رہے ہیں کیونکہ ان لڑکیوں کے بوائے فرینڈز ہمارے پیچھے ہیں ہم نے تو پرینک کیا ہے۔۔۔

جورج چھوڑوں گا نہیں تجھے میں دونوں ہنستے ہوئے برف پر گر گئے بائے بائے دسمبر۔۔۔  
 تم بہت خوبصورت ہو ڈیول اور تم تو مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو بیلا۔۔

شیر ی شیر ی پیچھے دیکھ جورج کیا پرو بلم ہے تجھے دیکھ نہیں رہا اتنی امپورٹنٹ میٹنگ اٹینڈ کر رہا ہوں میں۔۔

ہاں تو بیلا ہم کہا تھے۔۔۔۔

شیر ی ایک دفعہ دیکھ لے یار پیچھے۔۔۔

کیا مسئلہ ہے جورج لو دیکھ لیتا ہوں پیچھے  
اور شہیر کے چاروں طبک روشن ہو گئے پیچھے جینیفر آنکھوں میں غصہ لیے شہیر کو گھور رہی  
تھی۔۔۔

.. جینی یا یار تم

.. بیلا ڈار لنگ آپ پلیز جاسکتی ہیں جورج نے بیلا کو جانے کا کہا  
اور شہیر اب جینی کے سامنے کان پکڑا کھڑا تھا۔۔۔  
یار جینی یہ تو بس ایسے ہی ہے جو جورج کے لیے آئی تھی یار یہ جینی شہیر نے گھبراتے ہوئے  
جینی سے کہا۔۔۔

جورج شیر ی کو بول دو میں اب اس سے دس دن تک بات نہیں کرونگی اور ہاں مرتضیٰ انکل کو  
کال کر کے بتاؤنگی شیر ی اب کافی بڑا ہو گیا ہے اسکی بیلا سے شادی کروادیں۔۔۔  
او کے جینی کیا او کے جینی یار بات تو سنو۔۔۔

جورج تجھے تو اب میں چھوڑو نگا نہیں۔۔۔  
جینی یار بات سنو یار میں بیلا سے کیوں شادی کرونگا۔۔۔

ہر لڑکی سے تمہارا فلرٹ چل رہا ہوتا ہے ایسا ناہو کسی دن سچی محبت ہو گئی ناروتے رہو گے اور ویسے بھی تمہارے پاکستان میں تو لڑکیوں کو تو پسند ہی نہیں ہوتے تمہارے جیسے فلرٹی لڑکے پھر نابیلا ملے گی نا تمہاری پاکستانی کوئی لڑکی جینی اب زور سے ہسنے لگی جورج بھی ہسنے لگا۔۔

اچھا ایسی بات ہے پہلی بات مجھے کسی سے محبت سچی نہیں ہوگی۔ اور اگر کسی نے شادی نہیں کی تو تم تو ہونا میری بچپن کی دوست جینیفر۔۔

میں اور تم سے وہ بھی شادی جورج سنا تم نے جینی اور جورج دونوں ہنس رہے تھے شہیر نے .. جورج کی قمر پر گھونسہ مارا بہت ہنسی آرہی ہے جورج تمہیں یا اب ہنسے بھی نہیں چھوڑو نگا نہیں تم دونوں کو شہیر اب جینی اور جورج کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

جورج بک پڑھتے ہوئے اپنے ماضی میں کھو گیا اور رونے لگا جورج کو پتا نہیں چلا جورج کی آنکھ لگ گئی اور جورج وہیں بک پر سر رکھ کر سو گیا۔۔۔۔

جورج کی آنکھ صبح کھلی تو شہیر اپنے روم میں نہیں تھا جورج نے پورے فام ہاؤس دیکھ لیا شہیر کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

شہیر کی آنکھ فجر میں کھلی سامنے لیٹا جورج شہیر کو دکھائی دیا شہیر بہت احتیاط سے روم سے باہر .. نکلا

شہیر اب جنگل سے باہر آ گیا تھا اب روڈ پر چلنے لگا سامنے مسجد کے آگے شہیر کے قدم رکھے

...

کسی بچے کی تلاوت کی آواز شہیر کے کان میں گونجی جو مٹھاس سے بھری ہوئی تھی شہیر وہیں .. کھڑا وہ آواز سنتا رہا جو شہیر کے دل کو چھو رہی تھی

ٹھنڈ کی شدت میں اضافہ تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں شہیر خان کے جسم کو اور سرد کر رہیں .. تھیں

کیا یہیں کھڑے رہو گے برخوردار اندر بھی چلو شہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ تیس پینتیس .. سالہ آدمی اب شہیر سے کہہ رہا تھا

.. میں کیا کرونگا اندر جا کر شہیر نے پینتیس سالہ آدمی سے کہا

جو سب کرتے ہیں اندر جا کر نماز پڑھنا سکون قلب ملے گا اللہ کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہے .. اور تم ہو کہ باہر کھڑے ہو چلو اب جلدی سے آ جاؤ

.. لیکن میں تو بہت گنہگار ہوں میں کیا کہوں گا اللہ سے شہیر نے نم آنکھوں سے کہا

تو میں کو نسا دورھ کا دہلا ہوں بھائی اندر مسجد میں دیکھو جتنے بھی لوگ ہیں سب گنہگار ہیں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں رورو کر کیونکہ انہیں پتا ہے کہ اللہ ان سے بہت محبت کرتا ہے اور .. انکے گناہوں کو معاف کر دے گا

انسان کو بس یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس نے جو غلط کام کیے ہیں کیا وہ غلط ہیں جب اسے اس بات کا احساس ہو جاتا ہے تو وہ اپنے رب سے معافی مانگتا ہے اور اللہ تو ویسے بھی بہت معاف کرنے والا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ امیر کہ گناہوں کو پہلے معاف کرو یا غریب کے گناہوں کو اللہ تو بس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرے بندے کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو اور وہ معافی مانگنے آئے اور اللہ اس سے پہلے ہی اس کے گناہوں کو معاف کر دے ..

اور تم تو نوجوان ہو یا رتم سے تو گناہ ہو سکتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کا احساس ہے تمہیں یہ بہت بڑی بات ہے ..

اچھا چلو اب جلدی سے آجاؤ نماز شروع ہونے والی ہے شہیر کا ہاتھ پکڑ کر وہ آدمی اب شہیر کو وضو خانے تک لے آیا ..

.. چلو یا ر اب جلدی سے وضو کر لو شہیر کو کہتے ہوئے اس نے اپنی آہستہ آہستہ فوٹو لیا .. لیکن مجھے وضو نہیں آتا کہ کیسے کرتے ہیں شہیر نے ہکلاتے ہوئے کہا ..

.. تو کوئی بات نہیں مجھے دیکھ لینا کہ میں کیسے وضو کر رہا ہوں شہیر مسکراتا ہوا اب وضو کر رہا تھا .... شہیر نے اپنے آس پاس دیکھا ضعیف، بوڑھے، معذور، جوان، بچے۔ سب نماز کے لیے تھے .. نماز میں مدد کریں گے آپ شہیر نے گھبراتے ہوئے کہا

.... مولوی صاحب پڑھاتے ہیں نماز وہ جو کہتے رہیں آپ انہیں دھراتے رہو اب آجاؤ

...پینتیس سالہ آدمی جو بہت خوش مزاج انسان لگ رہا تھا  
 شہیر نے نماز پڑھی نماز پڑھنے کے بعد شہیر نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور تھوڑی دیر خاموش  
 رہا...

.. پھر کچھ کہنا چاہا پھر خاموش ہو گیا شہیر اب رو رہا تھا  
 .... مجھے نہیں یاد میں آخری بار مسجد کب آیا تھا شہیر نے روتے ہوئے کہا  
 .. شاید بچپن میں ہی آیا ہوں لیکن ٹھیک سے یاد نہیں  
 .. یہاں ہر کوئی اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہے  
 .. تجھ سے کوئی کامیابی مانگ رہا ہے کوئی کچھ تو کوئی کچھ  
 .. مجھے تجھ سے کبھی مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ میں جو چاہتا تھا آپ پہلے ہی لا دیتے تھے  
 .... یہاں مسجد کے لوگوں کو نہیں پتا میں کون ہوں

.. میں ایک قاتل ہوں

.. زنا کرتا ہوں

... شراب پیتا ہوں

دنیا بھر کے سارے برے کام کرتا ہوں سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کہوں تجھ سے اپنے گناہوں  
 ... کی معافی کیسے مانگوں

لیکن اب اللہ تیری اور میری ملاقات کا وقت آگیا ہے میں اب کیا کروں زندگی سے کچھ نہیں  
.. چاہیے

اللہ میں نے ساری زندگی تیری عبادت کی ہوتی اور تجھے راضی کیا ہوتا تو شاید میں آج بہت  
خوش ہوتا کہ اللہ اب میں تیرے پاس آنے والا ہوں شاید میں بہت خوش ہوتا شہیر اب بہت  
... رورہا تھا

لیکن اللہ میری بد قسمتی دیکھ میں وہ انسان ہوں جس نے ساری زندگی دنیا کو اپنے جوتے کی  
... نوک پر رکھا جو چاہا وہ پالیا جو نہیں ملا اسے چھین کر حاصل کر لیا  
میں کیسے کہوں تجھ سے کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے مجھے شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے  
.. بھی کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے کیونکہ میرے گناہ معافی کے لائق نہیں ہیں اللہ  
میں کیا کہوں اب شہیر جس کی آواز رورو کر بھاری ہو گئی تھی ہچکیاں بند گئیں تھیں رورو کر چہرہ  
.. سرخ ہو گیا تھا

میں اللہ تجھ سے معافی مانگتا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے شہیر اور رونے لگا یا اللہ  
.. مجھے معاف کر دے یا اللہ مجھے معاف کر دے

میں اپنے آپکو کیا سمجھتا رہا اور میں کیا نکلا میں تو ایک مٹی کا پتلا تھا جسے مٹی ہی ہو جانا تھا لیکن اصل چیز تو روح تھی جسے تیرے پاس آنا تھا میں اسے ہی گندا کرتا رہا اور مٹی کے پتلے کو ... سنوارتا رہا میں

یا اللہ معاف کر دے میرے گناہوں کو مجھے اپنی ساری غلطیوں کا احساس ہے اب تو مجھے معاف .. کر دے آج میں جس حال میں ہوں اسکی خبر صرف تجھے ہے

اللہ میں ماہی کو نہیں مانگتا تجھ سے کہ وہ میرے حصے میں آئے مجھے اس سے اتنی محبت ہے اگر دل کو باہر نکال کر دکھا سکتا تو میں اسے دکھاتا لیکن میں اس کو اب نہیں مانگتا کہ وہ مجھے ملے اب .. وہ جہاں رہے خوش رہے

جینی کہتی ہے کہ اس کی خوشی میں خوش ہونا سیکھو میں نے اب سیکھ لیا ہے اللہ میں لیکن اس ... سے آخری بات کرنا چاہتا ہوں اگر وہ چاہے تو

اللہ لیکن اگر وہ مجھے مل جاتی تو کیا ہی بات تھی لیکن اگر مل جاتی تو آج میں تیرے پاس نہیں آتا آج ماہی سے ملنے سے اچھا ہے تیرا ملنا کہ تو مجھے ملا تو ملا تو اللہ سب کچھ مل گیا تو نہیں ملا تو سب .. کچھ پا کر بھی خالی ہاتھ رہتا



میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جینی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے مجھے پتا ہے وہ میرے سوا کسی سے محبت نہیں کرے گی لیکن میں اب اسکو پا کر بھی وہ خوشی نہیں دے سکتا جو .. اسکا حق ہوگا

کیونکہ میں تو ماہی سے محبت کرتا ہوں میں آج تجھ سے اپنے سارے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں .. تو مجھے معاف کر دے اللہ آمین

شہیر نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا مسجد خالی ہو چکی تھی شہیر اکیلا بیٹھا تھا شہیر روتے ہوئے .... مسجد سے باہر نکلا تھوڑی دیر چلنے کے بعد شہیر روڈ پر بے ہوش ہو گیا

جورج جو کافی دیر سے شہیر کو ڈھونڈ رہا تھا جورج کی نظر روڈ پر پڑی جہاں شہیر خان بے ہوش .. گرا ہوا تھا

جورج نے بھاگتے ہوئے شہیر کو اٹھایا شہیر میری جان آنکھ کھول بھائی آنکھ کھول جارج اب .. شہیر کو اٹھا رہا تھا

شہیر نے دھیمے لہجے میں جورج سے کہا مجھے نایاب کے پاس جانا ہے مجھے گھر لے چل شہیر نے .. جورج سے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

.. ہم ڈاکٹر کے چل رہے ہیں شیری جورج نے شہیر کو کار میں بٹھاتے ہوئے کہا

... نہیں مجھے نایاب سے ملنا ہے تو گھر چل شہیر نے جورج سے کہا جو شہیر کی حالت پر رو رہا تھا

جورج اب شہیر کو گھر لے آیا تھا جورج شہیر کو روم میں لے گیا نایاب کو بلا شہیر نے جورج سے ... کہا ہاں ٹھیک ہے

جورج نایاب کو آوازیں دے رہا تھا کیا بات ہے جورج نایاب نے روم سے نکلتے ہوئے کہا وہ

... شیریں جورج اپنا جملہ پورا نہیں کر پایا اور شہیر کے روم میں چلا گیا

کیا ہوا بھیا کو نایاب روتے ہوئے شہیر کے روم کی طرف بھاگی شہیر بھیا آپ کو کیا ہوا ہے بھیا آپ ٹھیک تو ہیں نہ جورج بھیا ڈاکٹر کو بلاؤ بابا کہاں ہے بابا نایاب روتے ہوئے مرتضیٰ کو آواز دی ..

.. میں نے ڈاکٹر کو کال کر دی ہے وہ بس آتا ہی ہو گا جورج نے نایاب سے کہا

نایاب میرے پاس بیٹھو شہیر نے نایاب کا ہاتھ نرمی سے پکڑتے ہوئے کہا جی بھیا آپ لندن سے کب آئے اور آپ نے اپنا کیا حال بنا لیا ہے نایاب نے روتے ہوئے شہیر کے چہرے کو .. چھوا

نایاب میرے لنگس خراب ہو گئے ہیں میرے پاس اب بہت کم وقت ہے شہیر نے روتے

.. ہوئے نایاب سے کہا جو شوکڈ ہو گئی تھی

کیا مطلب آپ کے لنگس خراب ہو گئے ہیں اور آپ کے پاس کم وقت ہے جورج بھیا کیا کہہ رہے ہیں

.. تم بتاؤ نایاب نے جورج سے کہا

.. نایاب شیر ی ٹھیک کہ رہا ہے جورج کہتا ہوا روم سے باہر چلا گیا  
 نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں بلکہ ہم آپکا اعلیٰ کسی اچھے ہو سہیل میں  
 .... کروائینگے نایاب نے روتے ہوئے شہیر سے کہا

شہیر جو نایاب کو دیکھ رہا تھا نایاب تمہیں پتا ہے میرے دل کا بوجھ بہت ہلکا ہو گیا ہے شہیر نے  
 .. نم آنکھوں سے نایاب سے کہا تمہیں پتا ہے میں آج اپنے اللہ سے صلہ کر کے آ رہا ہوں  
 .. وہ واقعی بہت اچھا ہے نایاب اللہ بہت اچھا ہے اس نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ تم تو گنہگار ہو  
 .. میرے گھر سے باہر نکلو

.. نہ اسنے یہ کہا کہ اسے میرے وجود سے گھن آتی ہے  
 بلکہ نایاب اس نے میرے دل کا حال سنا جو میں اسے سنانا چاہتا تھا اس نے میری باتوں کو سنا پھر  
 میں نے اس سے معافی بھی مانگی اور تمہیں پتا ہے نایاب مجھے لگتا ہے کہ اسنے مجھے معاف کر دیا  
 ہو گا کر دیا ہو گا نہ نایاب اللہ نے مجھے معاف تم بتاؤ شہیر نے روتے ہوئے بچوں کی طرح نایاب  
 .. سے پوچھا

اللہ نے میرے بھیا کو ضرور معاف کر دیا ہو گا اللہ تو کہتا ہے کہ میرے بندے تو اتنے گناہ کر  
 جتنے تو کر سکتا ہے اور پھر ایک بار سچے دل سے توبہ کر تو میں معاف کر دوں گا اب میرے بھیا کو  
 .. اپنے گناہوں کا احساس ہو گیا ہے تو اللہ نے ضرور معاف کر دیا ہو گا آپکو

کیونکہ اللہ تو اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے نایاب نے روتے ہوئے شہیر کے آنسوؤں صاف کیے نایاب تم میری بہت معصوم بہن ہو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں شہیر نے نایاب کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

مجھے پتا ہے میرے بھیا مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں نایاب نے شہیر کے ماتھے پر بوسہ دیا .. مرتضیٰ خان اب شہیر کے روم میں آگئے تھے .. شہیر کیا ہو گیا ہے تمہیں

بابا شہیر روتے ہوئے مرتضیٰ خان کے گلے لگ کر رونے لگا بابا میں مر رہا ہوں شہیر نے روتے ... ہوئے مرتضیٰ سے کہا جو شہیر کو دیکھ کر رو رہے تھے .. نایاب بھی رو رہی تھی بابا مجھے معاف کر دیجئے گا آپ

کیا مطلب معاف کروں تم میرے شیر ہو شیر بیٹے ہو میں تو لڑکی ڈھونڈ رہا تھا تمہارے لیے .. شادی بھی تو کرنی ہے نہ تمہاری اور تم ہو کہ بیمار ہو کر لیٹ گئے ہو بابا شہیر اب بچوں کی طرح رو رہا تھا مرتضیٰ خان کی طبیعت خراب ہونے لگی بابا آپ ٹھیک تو ہیں نہ نایاب اور شہیر نے مرتضیٰ سے کہا جورج بابا کو روم میں لے جاؤ شہیر کہتے ہی جورج .... مرتضیٰ کو لے گیا

شہیر اب لیٹا ہوا نایاب کو دیکھ رہا تھا نایاب تمہیں ایک راض کی بات بتائوں شہیر نے مشکل سے ہنستے ہوئے نایاب سے کہا نایاب جو شہیر کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی جی بھیا تمہاری ڈول کو جو ... سوئیمینگ پول میں پھینک دیتا تھا وہ میں ہی تھا شہیر اب ہنستے ہوئے کھانسنے لگا نایاب بھی اب ہنس رہی تھی بھیا اور آپ مجھ سے کہتے تھے کہ تمہاری ڈول رات میں مونسٹر .. بن جاتی ہے اور سوئیمینگ کرنے چلی جاتی ہے نایاب کہتے ہوئے ہنسنے لگی شہیر بھی ہنس رہا تھا ایڈم جو تھوڑی دیر پہلے ہی روم میں آیا تھا ایڈم میرے پاس آؤ شہیر نے ایڈم کو پاس بیٹھنے کا .. اشارہ کیا

میری بہن بہت معصوم ہے اسے کبھی میری غلطیوں کی سزا نہیں دینا اس کا بہت خیال رکھنا .. ہمیشہ خوش رکھنا نایاب کو اس سے روٹھ نہ نہیں کبھی بہت چھوٹا دل ہے نایاب کا بات بات پر رونے لگتی ہے میرے دل کا ٹکڑا ہے نایاب بابا سے زیادہ نایاب کو میں محبت کرتا ہوں اس کا ہمیشہ خیال رکھنا اور مجھے معاف ... کر دینا شہیر نے روتے ہوئے ایڈم سے کہا

.. ایڈم اب شہیر کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا میں ہمیشہ نایاب کا خیال رکھوں گا ایڈم نے شہیر سے کہا تھوڑی دیر میں ڈاکٹر نے شہیر کو میڈیسن دی انکا کچھ نہیں ہو سکتا انکے لنگس خراب ہو گئے ہیں .. ڈاکٹر نے جورج کو شیر کی کنڈیشن بتائی

اگر ہم انہیں باہر لے جاسکیں تو جورج نے ڈاکٹر سے پوچھا ویسے تو اچھا ہی ہو گا کہ آپ انہیں اپنے پاس رکھیں کیونکہ انکے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے باقی آپ لوگوں کی مرضی ہے ڈاکٹر اب چلا..... گیا تھا شیریں کے روم میں خاموشی تھی

شہیر کی حالت ٹھیک نہیں تھی کمرے میں بہت خاموشی تھی شہیر بلیک شرٹ جسکے بٹن آگے سے کھولے تھے سنہری بال بکھرے ہوئے تھے آنکھوں کے نیچے بہت ہلکے ہو گئے تھے زرد رنگت شہیر بہت کمزور لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

شہیر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا شہیر نے خود سے کہا۔۔

بہت بوجھل ہوں رگوں میں اداسی بہتی ہے۔۔۔۔

طیب عشق کرتا ہے پچھڑ جانے کا موسم ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کھانستے ہوئے وہی دھن بجائی جو اسنے ماہی کے لیے بنائی تھی۔۔۔

وہ آپ کی کولر ٹھیک کر لیں آج تو آپ پاکستانی لگ رہے ہیں مجھے تو ایسا پسند ہے گول چاند ہو

مجھے پانی کی جگہ پر پوز کرے لڑکا شہیر کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل رہے تھے اور ماہی کی باتیں

یاد آرہی تھیں۔۔۔

آج تم دلہن بنی ہوئی ہوگی ماہی شہیر نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہ رہا تھا اور ماہی کو سوچ رہا تھا شہیر نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی اور ماہی کو دلہن کے لباس میں سوچ رہا تھا جو ماہی نے آج شہیر کی پسند کا پہنا ہو گا۔

ماہی اب برائیڈل ڈریس پہنے کھڑی تھی۔۔۔

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک۔۔

میکپ آرٹسٹ نے ماہی کو اب تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔۔

کون جیتا ہے تیری زلف سر ہونے تک۔۔۔

ماہی کے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھا ہے۔۔

ہم نے مانا کے تغافل نہ کرو گے لیکن۔۔

ماہی کے سر پر اب برائیڈل دوپٹا سیٹ کر دیا تھا۔۔۔۔

ماہی اب پوری ریڈی ہو کر شیشے کے سامنے اپنا آپ دیکھ رہی تھی۔۔۔

خاک ہو جائے گے ہم تم کو خبر ہونے تک۔۔۔۔

شہیر نے آخری مصر اڑھا اور شہیر کی سانس اکھڑ رہا تھا شہیر کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔

جب ہی جورج شہیر کے روم میں آیا شہیر نے کھانستے ہوئے جورج سے کہا۔۔

جورج میرے دوست یار میری آخری خواہش پوری کرے گا شہیر کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل رہے تھے اور جورج بھی شہیر کو دیکھ کر رو رہا تھا۔

ہاں بول شیریں ماہی سے آخری ملاقات کروادے یار ایک آخری بار دیکھنا چاہتا ہوں اسے پلیز.. یار

شہیر جورج کے آگے رو رہا تھا جورج نے شہیر سے کہا ہاں میں اسے لاؤنگا تیرے پاس تو آرام کر میڈیسن کھا میں لاتا ہوں اسے۔۔

جلدی جا میرے پاس ٹائم نہیں ہے شہیر نے کھانستے ہوئے جورج سے کہا۔۔  
جورج جو رو رو کر نیچے بھاگتا ہوا آ رہا تھا نایاب اور ایڈم گارڈن میں بیٹھے تھے نایاب بھی رو رہی تھی جب ہی جورج کو بھاگادیکھ کر کہا جورج بھیا کیا ہوا بھیا ٹھیک ہے نا آپ کہاں جا رہے ہیں

---

ناياب نے روتے ہوئے جورج سے پوچھا میں ماہی کو لینے جا رہا ہوں۔۔  
وہ نہیں آئے گی نایاب نے مایوسی سے جورج سے کہا۔۔

جورج نے غصے سے نایاب سے کہا اسے آنا ہی ہو گا اور جورج چلا گیا۔۔

جورج نے بہت مشکل سے کارڈرائیو کر کے پوچھا تھا جورج جلدی سے ہال میں انٹر ہوا بھاگتا ہوا

--



سامنے ماہی آخری بار قبول ہے کہ رہی تھی نکاح ہو چکا تھا جب ہی جورج نے پوری طاقت کے ساتھ ماہی کو آواز دی جس پر سب ڈر گئے میرب جو ماہی کے پاس کھڑی تھی جورج کو دیکھ کر جلدی سے بھاگتی ہوئی جورج کے پاس آئی عرش تم ٹھیک تو ہو سب ٹھیک ہے جورج جو اس وقت وائیٹ شرٹ پہنے بال سارے بکھرے ہوئے تھکا ہوا رو رو کر آنکھیں لال ہو رہی تھی اور ابھی بھی رو رہا تھا میرب میرا دوست مر رہا ہے پلیز اسے بچالو جورج بچوں کی طرح میرب کے گلے لگ کر رونے لگا پلیز اسے بچالو میرب جو جورج کی حالت دیکھ کر رونے لگی۔۔۔

ماہی بھی جورج کے پاس آگئی تھی عرش بھائی کیا ہو اسب ٹھیک ہے عرش نے ماہی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ماہی پلیز میرے دوست کو بچالو وہ مر رہا ہے وہ تم سے آخری بار ملنا چاہتا ہے پلیز ماہی جورج کی بات پر ریان ایلی بلانج ماہی میرب سب ہی رو رہے تھے ماہی نے بلانج کی طرف دیکھا بلانج نے ماہی سے کہا ہمیں جانا چاہیے اور سب شہیر سے ملنے گئے۔۔۔

بھیا آپکو کچھ نہیں ہو گا پلیز بھیا نایاب اور ایڈم شہیر کے پاس بیٹھے تھے نایاب نے شہیر کا ہاتھ ... اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا اور رو رہی تھی

ناياب جورج ماہی کو لینے گیا ہے وہ آخری بار ملنے آئے گی نہ مجھ سے شہیر روتے ہوئے نایاب .. سے کہ رہا تھا جس پر نایاب نے ایڈم کی طرف دیکھا

... ہاں شیر ی بھیا آپ سے ماہی ملنے آئے گی ایڈم نے شہیر سے کہا

... جب ہی سامنے سے دلہن کے لباس میں شہیر کو ماہی آتی دکھی  
 .. ماہی کو دیکھتے ہی شہیر کی جان میں جان آگئی اور شہیر نے ماہی کو آواز دی ماہی  
 ... ماہی کے ساتھ بلاج ریان ایللی میرب جورج سب انٹر ہوئے روم میں  
 .. نایاب ایسی ہی بیٹھی ہوئی شہیر کا ہاتھ پکڑے شہیر کو دیکھ رہی تھی  
 .. ایللی نے نایاب کو وہاں سے اٹھایا نایاب ایللی کے گلے لگ کر رونے لگی  
 ... سب شہیر کے سامنے کھڑے تھے  
 .. شہیر نے بلاج کو آواز دی جو شہیر سے بہت مشکل سے نکل رہی تھی  
 .. بلاج جلدی سے شہیر کے پاس آکر بیٹھا  
 شہیر نے بلاج سے معافی مانگی معاف کر دینا مجھے بلاج میں نے تمہیں اور ماہی کو بہت دکھ دیے  
 .... شہیر روتے ہوئے بلاج سے کہہ رہا تھا بلاج بھی شہیر کو دیکھ کر رو رہا تھا  
 بلاج تم بہت خوش نصیب ہو تمہیں ماہی ملی اسکا ہمیشہ خیال رکھنا اور ہاں شہیر نے کھانستے ہوئے  
 ... بلاج سے کہا یہ مت سمجھنا میں ہار گیا میرا عشق سچا تھا  
 عشق تو سچا وہی جسکو ملتی نہں منزل اور دیکھو میں آج ماہی کے لیے مر رہا ہوں شہیر نے ہنستے  
 ہوئے بلاج سے کہا بلاج اور شہیر دونوں ہی رو رہے تھے اور دونوں کی باتوں کی آوازیں کسی کو  
 ... نہیں سنائی دے رہی تھی

.. بلانج نے ہسنتے ہوئے شہیر سے کہا تم بہت اچھے ہو شہیر

شہیر بے ہسنتے ہ

....چند ہفتے بعد

... میری ڈول پلیر دیں دوشیری

نومیں نہیں دوں گا کیا ہر وقت ڈولز کے ساتھ کھیلتی رہتی ہو ایک 10 سال کا بچہ جسکی گرے آنکھیں اور سنہری بال جو تھوڑے ماتھے پر آرہے تھے بلیک رومپر پہنے سفید رنگت بلکل ... انگریز لگ رہا تھا

.... میں تمھاری ڈول پانی میں پھینک دوں ماہی

.. نو نو پلیر شیری میری ڈول واپس کر دو مہا جبین جو روتے ہوئے اپنی ڈول مانگ رہی تھی ... کیا تمھیں میری آنکھوں سے ڈر لگتا ہے ماہی شیری نے مہا جبین سے پوچھا

ہاں یہ گرے آنکھیں مجھے بہت خوف آتا ہے ان سے جس پر شیری نے مہا جبین کو اپنی ... آنکھوں سے اور ڈرایا اور مہا جبین روتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی

دور کھڑا ایڈم جو یہ سب دیکھ کر نایاب کو بتا رہا تھا نایاب تمھیں پتا ہے شیر یا خان پھر چلا گیا ... مہا جبین کو اپنی آنکھوں سے ڈرانے جس پر نایاب اور ایڈم ہسنے لگے

بلکل شیر ی بھیا پر گیا ہے ایڈم نے دور سے آتے ہوئے شیر یار سے کہا جس پر نایاب نے ایڈم سے کہا لیکن میں اسے شیر ی بھیا جیسا بننے نہیں دوں گی کسی ماہی کے پیچھے اپنی زندگی برباد کرنے ... نہیں دوں گی نایاب نے ایڈم سے کہا اور آنسو صاف کرنے لگی

ماما بابا آپ کو پتا ہے ماہی آج پھر ڈر گئی مجھ سے جس پر نایاب نے شیر یار کے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا بیٹا شیر ی ایسے نہیں ڈراتے اور اسکا نام مہا جبین ہے تم اسے مہا جبین کہا کرو ماہی نہیں نایاب اب شیر یار کو سمجھا رہی تھی جس پر ایڈم نے بھی کہا ہاں شیر ی اسکا نام لیا کرو ماہی نہیں .. کہا کرو

اففف ماما اسکا نام بہت بڑا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آتا اور ماہی نام زیادہ سوٹ کرتا ہے اس پر جس ..... پر نایاب ایڈم ہسنے لگے

ناياب جو ايليم کھولے بیٹھی تھی شہیر خان کی تصویر پر شیر ی نے کہا ماما شیر ی ماموں میرے ... جیسے ہیں نہ

ایڈم نے ہنستے ہوئے شیر یار کو گود میں بٹھاتے ہوئے کہا بیٹا آپ شہیر ماموں جیسے ہو اوہ ہاں انکی ... آنکھیں بھی میری جیسی ہیں نایاب جس کی آنکھیں نم تھی شیر ی اب چلا گیا تھا بابا کو گزرے بھی ایک سال ہو گیا ہے نایاب نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ایڈم سے کہا بابا ..... شیر ی بھائی کا غم نہیں سہ پائے ایڈم نے نایاب کو گلے لگایا

... بیٹا کیا ہوا مہا جبین کیوں رو رہی ہو بلانج اور ماہی اب مہا جبین کو چپ کر وارہے تھے وہ ماما شیریں نے میری ڈول لے لی ہم جب جب ویکینڈ پر آتے ہیں وہ میری ڈول لے لیتا ہے وہ لندن میں ہی ٹھیک ہے اسے آپ لوگ یہاں نہیں بلایا کریں ہماری ویکینڈ کی پکنک خراب .. کر دیتا ہے مہا جبین روتے ہوئے ماہی اور بلانج کو بتا رہی تھی جس پر بلانج ہسنے لگا اور ماما آپ کو پتا ہے اسکی گرے آنکھیں مجھے ان سے اتنا ڈر لگتا ہے وہ اور مجھے .. ڈراتا ہے ماہی اور بلانج دونوں بہت ہسنے لگے بلانج نے مہا جبین کو پیار کرتے ہوئے کہا مہا جبین بیٹا ایسے نہیں کہتے شیریں بہت اچھا بچہ ہے .. اور وہ دیکھو ویکینڈ پر چھٹیاں منانے ہمارے پاس آتا ہے لندن سے بابا تو طاحہ بھائی اور زارون نیلو فروہ سب بھی تو آتے ہیں ویکینڈ پر لیکن وہ تو میری ڈول نہیں .. لیتے شیریں ہی لیتا ہے مہا جبین کی بات پر ماہی اور بلانج ہسنے لگے ... بیٹا نیچے آ جاؤ جلدی اترو درخت پر سے نو موم میں نہیں آؤنگا مجھے یہاں بہت مزہ آرہا ہے زارون تم نیچے آرہے ہو یا میں اوپر آؤں ایلی غصے سے اپنے 8 سالہ بیٹے سے کہ رہی تھی جو ... درخت پر بیٹھا تھا بیٹا تمہاری موم آ بھی سکتی ہیں اسے ہلکامت لینا ریان نے زارون سے کہا جو اوپر بیٹھا سیب کھا رہا تھا ...

.... ہے بھی تو تمہارا جیسا نا اہلی نے منہ بناتے ہوئے ریان سے کہا جس پر دونوں ہسنے لگے

یار شیر ی مجھے بال پاس کرو شیر ی نے مسکراتے ہوئے طاحہ کو بال پاس کی اور بال جا کر اہلی کے

.. پیر پر لگی اہلی نے شیر یار کو دیکھتے ہوئے کہا رکھو شیر ی کے بچے تمہیں تو میں بتاتی ہوں

.... جس پر طاحہ نے ہنستے ہوئے کہا شیر ی بھاگ اور دونوں بھاگنے لگے

... دور سے جورج جو اپنے بیٹے طاحہ اور شیر یار کو دیکھ رہا تھا اور جورج کی اپنے ماضی میں چلا گیا

شیر ی بھاگ یار ہم بھاگ کیوں رہے ہیں کیونکہ انکے بوئے فرینڈ ہمارے پیچھے ہیں بائے بائے

.. دسمبر جورج دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی یادوں میں کھو گیا تھا

جورج نے اپنے آنسو صاف کیے اور میرب سے کہنے لگا تمہیں پتا ہے میرب یہ میرا اور شہیر

خان کا بچپن لگتا ہے مجھے جب بھی میں طاحہ اور شیر یار خان کو ساتھ دیکھتا ہوں میرب نے

.. مسکراتے ہوئے دیکھنے لگی

جب ہی سامنے کھڑی نیلو فر کی آواز پر جورج اور میرب نیلو فر کو دیکھنے لگے بال کھولے کھڑی

سنڈریلا مووی کی ایکٹنگ کر رہی تھی دیکھو زارون میرا سینڈل دے دو کیونکہ بارہ بجے کے بعد

.. یہ چوہا بن جائے گا نیلو فر زارون سے کہہ رہی تھی

انفف نیلوفر کیا میں اب جائوں اگر تمھاری ایکٹنگ ختم ہوگئی ہو تو زارون جو کافی دیر سے نیلو فر کی ایکٹنگ دیکھ رہا تھا پہلے بتاؤ نہ کہ میں سنڈریلا لگ رہی ہوں نہ نیلو فر نے اتراتے ہوئے زارون ... سے پوچھا

چڑیل لگ رہی ہو زارون کہتا ہوا بھاگ گیا زارون بھی ریان اور ایلی کا بیٹا تھا اتنی جلدی کسی کی ..... تعریف کیسے کر سکتا تھا

جورج اور میرب دیکھ کر ہسنے لگے جورج نے میرب سے کہا اور نیلو فر تمھاری طرح ہے تھوڑی .... فلمی جورج اور میرب ہسنے لگے

ماہی جو اکیلی کھڑی تھی جب ہی ماہی کی نظر دور سے آتی ہوئے گرے آنکھوں پر پڑی ماہی نے غور سے دیکھا تو سامنے سے شیریار خان آرہا تھا ماہی کے پاس آکر شیریار نے ڈول ماہی کو دی یہ .... لیں مس ماہی، سیلج ماہی کی ڈول

ماہی نے شیریار کے پاس بیٹھتے ہوئے ڈول لی تم میرا نام کیوں لیتے ہو میں تم سے کتنی بڑی ہو ماہی .. نے شیریار سے کہا جس پر شیریار ہسنے لگا

.. وہ ایکچولی پھر آپ کے نام کی کنفیو جن ہو جائے گی نہ کیونکہ آپ کی بیٹی کا نام میجین میجنین شیریار جواب مہا جین کا نام لینے کی کوشش کر رہا تھا مہا جین نام ہے ماہی نے .. مسکراتے ہوئے شیریار سے کہا

انفنف اتنا بڑا نام ہے میں اسلیے اسے ماہی کہتا ہوں تو آپ مجھے پھپھو کہا کریں ماہی نے شیر یار سے کہ وہ کیا ہے نہ آپ پر پھپھو نام سوٹ نہیں کرتا شیر یار ماہی کے گال پر کس کرتے ہوئے مسکرا کر وہاں سے بھاگ گیا ماہی جو شیر یار کو دور جاتا دیکھ رہی تھی ماہی میں مرنے کے بعد بھی تمہارے آس پاس رہو نگا ماہی کے کان میں شہیر خان کی آواز گونجی ٹھنڈی ہوا جو سردی میں اور اضافہ کر رہی تھی کچھ لٹیں جو ماہی کے گالوں کر چھو رہی تھی ماہی نے مسکراتے ہوئے خود سے کہا

تم صحیح کہتے تھے شہیر تم مرنے کے بعد بھی میرے آس پاس رہو گے تم واقعی میرے آس پاس ہو ماہی اب بلاج اور مہاجبین کو کھلتا دیکھ رہی تھی دور سے ایلے نے ماہی کو آواز دی ماہی ڈنر تیار ہے آجاؤ ماہی اب نایاب ایلے کے پاس چلی گئی جہاں میرب اور سب ماہی کا ویٹ کر رہے تھے

ماہی کے لیے شہیر نہ دوست رہا تھا نہ محبت تھی لیکن اب شہیر ماہی کے لیے اجنبی بھی نہیں رہا تھا....

سب بہت خوش تھے اب سب کی زندگی میں شہیر خان نہ سہی لیکن اسکے روپ میں ایک شیر یار تھا جو اب بھی باربی کیو کھاتے ہوئے دور بیٹھی مہاجبین کو اپنی گرے آنکھوں میں.... شرارت سجائے مہاجبین کو ڈرا رہا تھا



ڈھلتا سورج سمندر کے پاس کھڑی جینیفر جو بہت پہلے ہی شہیر خان کی بک پڑھ چکی تھی  
 ... آنکھوں میں آنسو لیے جینی اب اپنے بچپن کی یادوں میں تھی  
 .. شیریں اسے نہیں مارو شہیر خان جو اسکول کی چھٹی کہ بعد ایک انگریز بچے کو مار رہا تھا  
 نہیں جینی اس نے تمہیں تنگ کیا ہے اچھا پلیر اسے چھوڑ دو جینی کہ کہنے پر شہیر خان نے اب  
 .. اس لڑکے کو چھوڑ دیا تھا  
 اب منہ بنائے جینی غصے سے شہیر خان کو دیکھ رہی تھی شہیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے جینی  
 .. کے پاس آیا  
 ہے جینی یو آر لوکنگ سو کیوٹ  
 .... شہیر نے جینی کے گال پر کس کر کے وہاں سے چلا گیا  
 .. جینی اب اپنی یادوں سے باہر نکل گئی تھی جینی روتے ہوئے ڈھلتے سورج کو دیکھ رہی تھی  
 میرا دل آج بھی شہیر تمہارے لیے دھڑکتا ہے آئی مس یو شیریں جینی کہتے ہوئے اب کان  
 میں ہیڈ فون لگائے ایک بار پھر دوڑنے لگی

ختم شد

